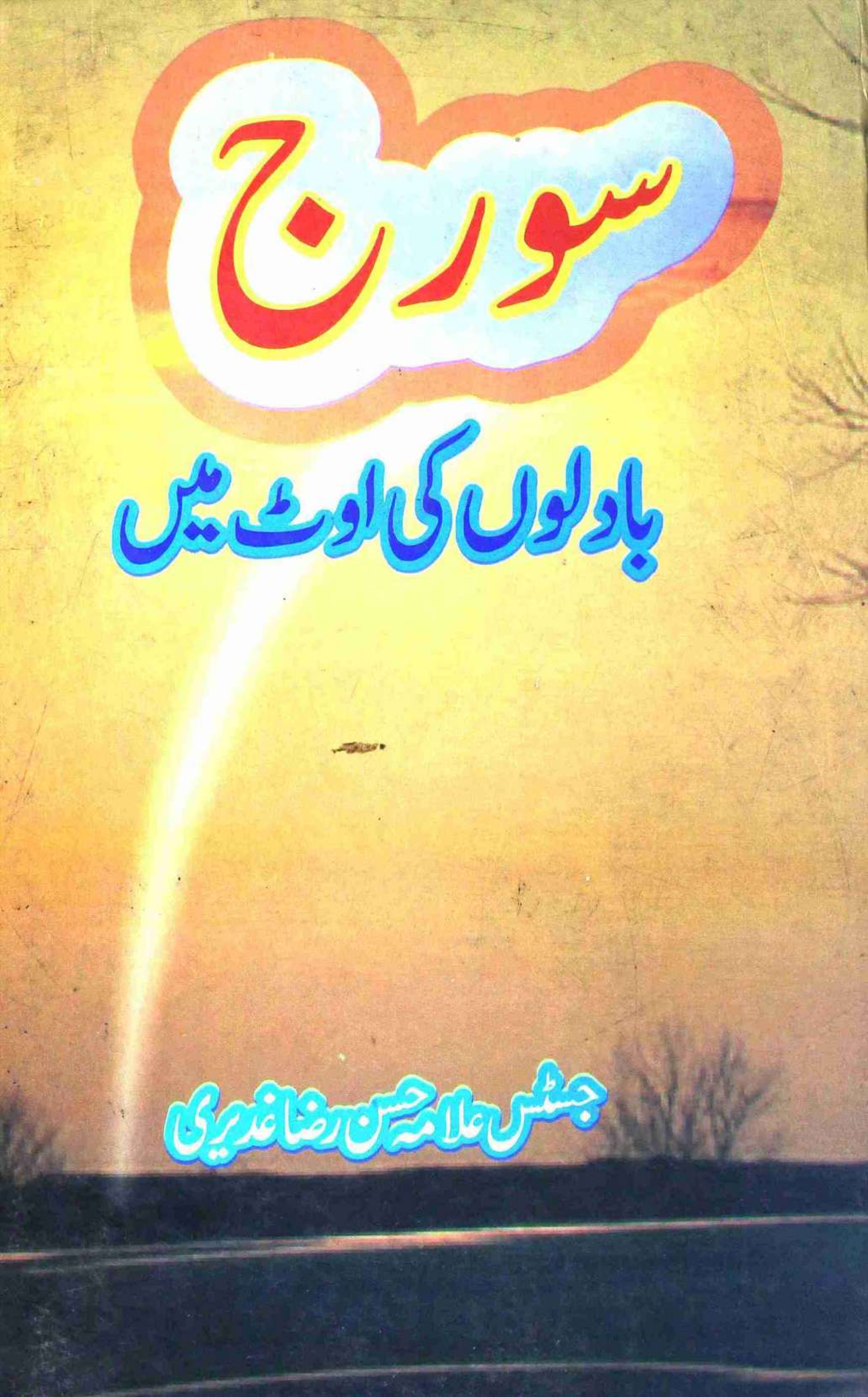

سورج

بادلوں کی اوٹ میں

جسٹس علامہ حسن رضا غدیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورج

بادلوں کی اوٹ میں

آیت اللہ دستغیب شیرازی شہید

مترجم

علامہ حسن رضا غدیری سابق جسٹس اسلامی عدالت ایران

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

حقوق حق ادارہ محفوظ ہیں!

نام کتاب	سورج بادلوں کی اوٹ میں
مجالس	شہید محراب آیت اللہ عبدالحسین دستغیب
مترجم	علامہ حسن رضا غدیری
اشاعت	1999ء
کمپوزنگ	عدیل عابد، فراز کمپوزنگ سنٹر اردو بازار لاہور
تعداد	ایک ہزار
ہدیہ	100 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین، جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

انتساب

میں اس ناچیز کاوش کو

اپنے وقت کے امامؑ

اور

خلق پر خدا کی آخری حجت

حضرت قائم آل محمد مہدی موعودؑ

کے نام نامی واسم گرامی

سے منسوب کرتا ہوں کہ

جو اسی طرح ہمیں فیض پہنچا رہے ہیں

جس طرح

سورج بادل کی اوٹ میں رہ کر

اپنے نور سے زمین کو زندگی کی روشنی عطا کرتا ہے

اس امید پر کہ امامؑ کی زیارت نصیب ہو جائے۔

حسن رضا غدیری

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	ابتدائیہ	۱۰
۲	حرف اول	۲۲
۳	مصلح جہانی و موعود آسمانی	۲۲
۴	مظلوموں کا حقیقی سہارا	۲۳
۵	امام مہدیؑ کی عظمت و اہمیت	۲۴
۶	پیغمبرؐ کے اوصیاء بارہ ہیں	۲۵
۷	سورج کے ساتھ تشبیہ ایک پاکیزہ پہلو	۲۶
۸	بادل کے پیچھے رہ کر بھی سورج فائدہ بخش ہے	۲۷
۹	احساس سے بالاتر اعتقاد کی منزل	۲۸
۱۰	وجود امامؑ سے موجودات عالم باقی ہیں	۲۹
۱۱	وجود امامؑ عظمتوں کا پاکیزہ مجموعہ	۳۰
۱۲	امام زمانہؑ کی طولانی زندگی	۳۱
۱۳	ابراہیمؑ کی مانند ولادت، اور موسیٰؑ کی مانند غیبت	۳۲

۱۴	امام زمانہؑ کی حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ سے مشابہت	۳۳
۱۵	امام زمانہؑ کے برحق نائبین	۳۵
۱۶	غیبت کبریٰ میں کوئی نائب خاص نہیں	۳۶
۱۷	امام زمانہؑ کا دیدار قابل انکار نہیں	۳۷
۱۸	زمانہ غیبت میں حدیث و علم رجال کی کتابیں	۳۸
۱۹	اظہار رائے کا حق صرف ماہرین علم کو حاصل ہے	۳۹
۲۰	عادل فقہاء کی نیابت عامہ	۴۰
۲۱	آخر الزمان میں فسق و فجور	۴۲
۲۲	ظہور امامؑ کی نشانیاں	۴۲
۲۳	میراث انبیاءؑ اور تکرار تاریخ	۴۳
۲۴	وقت ظہور کا نامعلوم ہونا اور انتظار فرج	۴۵
۲۵	ظہور امامؑ سے پہلے کا دور	۴۶
۲۶	معجزات امام مہدیؑ	۴۸
۲۷	برکتوں کا مخصوص زمانہ	۴۹
۲۸	پرہیزگاروں پر عنایات الٰہی کی بارش	۵۱
۲۹	زمانہ ظہور امامؑ کے دیکھنے کی آرزو	۵۲
۳۰	مختصر مگر عظیم کتاب	۵۴

۳۱	اسلامی جمہوریہ، انقلاب مہدیؑ کا پیش خیمہ	۵۵
۳۲	کیا ظلم کو پھیلتا دیکھتے رہیں۔	۵۷
۳۳	ذمہ داریاں معین ہیں	۵۷
۳۴	عدالت الٰہیہ کے قیام کی کوشش	۵۸
۳۵	طاقت کے ذریعے حکومت کرنا طاغوتی عمل ہے	۵۹
۳۶	ظہور امامؑ کے بغیر قیام عدل ممکن نہیں	۶۰
۳۷	اسلامی جمہوریہ، ظہور امامؑ میں رکاوٹ نہیں	۶۰
۳۸	حضرت امام مہدیؑ کے متعلق ہزاروں روایتیں	۶۳
۳۹	امام مہدیؑ کی تشریف آوری یقینی ہے	۶۴
۴۰	حضرت عیسیٰؑ کا امام مہدیؑ کے ساتھ نماز پڑھنا	۶۴
۴۱	امام حسینؑ کے نویں فرزند امام مہدیؑ ہیں	۶۶
۴۲	ظلم کی انتہا کے بعد عدل کا قیام	۶۶
۴۳	گمراہ فرقہ اور قیام عدل	۶۷
۴۴	وجود امام مہدیؑ کے زندہ ثبوت	۶۸
۴۵	حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھوں اسماعیل ہرقلی کی شفایابی	۶۹
۴۶	امام مہدیؑ کے معجزات پر مشتمل کتابیں	۷۶
۴۷	امام مہدیؑ کی ولادت کے موقعہ پر دلچسپ روایت	۷۸

۴۸	حضرت مہدیؑ اور ستر مسئلے	۸۹
۴۹	دربار خلافت اور غیبت صغریٰ	۸۹
۵۰	۷۴ سال کے عرصے میں چار نائب	۹۰
۵۱	نیابت کے عنوان پر رویت کا دعویٰ	۹۲
۵۲	ظہور امامؑ کا وقت سب سے پوشیدہ ہے۔	۹۳
۵۳	جھوٹے خواب اور بے بنیاد حکایتیں	۹۴
۵۴	سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا مطلب	۹۶
۵۵	ظہور امامؑ کا وقت خوابوں سے معین نہیں ہو سکتا۔	۹۷
۵۶	امام جعفر صادقؑ کا امام مہدیؑ کے لیے گریہ شوق	۹۷
۵۷	امام مہدیؑ کی اقتداء میں انبیاءؑ کا نماز پڑھنا	۹۸
۵۸	لوگوں کی ہدایت کا مکمل انتظام	۱۰۰
۵۹	زمانہ غیبت میں علماء کی طرف رجوع کرنا	۱۰۱
۶۰	صفوان بن یحیٰی اور ان کے ساتھیوں کی عبادت	۱۰۳
۶۱	زمانہ غیبت میں کتب حدیث	۱۰۴
۶۲	مقدس علماء کی طرف رجوع کریں	۱۰۵
۶۳	دنیا پرست عالم لشکر یزید سے زیادہ خطرناک ہے	۱۰۵
۶۴	فتویٰ دینے کے لیے تقویٰ ضروری ہے	۱۰۶

۶۵	صفوان اقتدار کا بھوکا نہیں	۱۰۷
۶۶	امام زمانہؑ بھی ظہور کے منتظر ہیں	۱۰۸
۶۷	مہدویت' ایک عظیم مقام و منزلت	۱۱۰
۶۸	ظہور سے پہلے بنی عباس کا خاتمہ	۱۱۱
۶۹	سفیانی اور دجال کا فتنہ	۱۱۱
۷۰	ظہور امامؑ سے پہلے سفیانی کی سفاکانہ حرکتیں	۱۱۲
۷۱	بیداء میں سفیانی کے لشکر کی ہلاکت	۱۱۲
۷۲	سید حسنی اور طالقان کا خزینہ	۱۱۴
۷۳	حسنی سید کی ترقی اور کامیابی	۱۱۴
۷۴	میراث ہائے انبیاءؑ اور حضرت مہدیؑ	۱۱۶
۷۵	خوارج کی تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔	۱۱۶
۷۶	رکن و مقام کے درمیان نفس ذکیہ کا قتل	۱۱۷
۷۷	آسمانی آواز کو سب لوگ سنیں گے	۱۱۸
۷۸	سورج میں ایک سر اور سینہ ظاہر ہوگا	۱۱۹
۷۹	سورج گرہن اور چاند گرہن	۱۱۹
۸۰	دیگر امکانی علامتیں	۱۲۰
۸۱	زمین حجت خدا سے خالی نہیں	۱۲۱

۸۲	لوگوں کو خدا کی طرف لانا	۱۲۲
۸۳	پہلے امام پھر ماموم	۱۲۲
۸۴	سلسلہ امامت قیامت تک رہے گا	۱۲۳
۸۵	نور ولایت کی برکتیں	۱۲۵
۸۶	قناعت کی برکتیں	۱۲۵
۸۷	امام زمانہؑ کے اختیار میں ترقی یافتہ وسائل	۱۲۶
۸۸	مورخین کی نظر میں امام مہدیؑ حضرت حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں	۱۲۷
۸۹	امام مہدیؑ بمطابق لفظ نور	۱۲۸
۹۰	زمانہ غیبت میں امام مہدیؑ سے ملاقات	۱۲۸
۹۱	آفتاب ولایت کی نور افشانی	۱۲۹
۹۲	زیارت امام کے لیے بیس مرتبہ سفر حج	۱۳۰
۹۳	آسمانی کتابوں میں امامؑ کے آنے کی خوشخبری	۱۳۶
۹۴	اخلاقی برائیاں ختم ہو جائیں گی	۱۳۷
۹۵	زمین اپنے خزینے باہر نکال دے گی	۱۳۸
۹۶	امام زمانہؑ کے دور کی ایک خصوصیت	۱۳۹
۹۷	تعجیل ظہور کے لیے امام صادقؑ کی دعا	۱۴۰
۹۸	امام مہدیؑ کا انتظار کرنے والوں کا رتبہ	۱۴۱

۹۹	کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں	۱۴۲
۱۰۰	مکہ سے ظہور اور ملائکہ کا نصرت کرنا۔	۱۴۴
۱۰۱	چار خاص نائبین کے ذریعے لوگوں کی حاجت روائی	۱۴۴
۱۰۲	احتیاط پر عمل کرنے کا مسئلہ	۱۴۵
۱۰۳	ظہور امام مہدیؑ کے بارے میں ۱۱۵۶ حدیثیں	۱۴۷
۱۰۴	ماہ رجب و رمضان میں ندائے آسمانی	۱۴۸
۱۰۵	سفیانی کا فتنہ	۱۴۹
۱۰۶	دجال بدنام جادوگر	۱۵۰
۱۰۷	حضرت عیسیٰؑ کا نزول	۱۵۱
۱۰۸	ابو راجح حمامی کا واقعہ	۱۵۲
۱۰۹	امام غائب کے فوائد کیا ہیں	۱۵۶
۱۱۰	کتب احادیث آئمہ اطہارؑ کی یادگاریں ہیں	۱۵۷
۱۱۱	رحمتوں کا نزول اور بلاؤں کی دوری	۱۵۸
۱۱۲	بادل کے پیچھے سورج کا فائدہ	۱۵۹
۱۱۳	غیبت پر ایمان	۱۶۱
۱۱۴	عبادت کی کوشش اور گناہ سے دوری	۱۶۳
۱۱۵	امامؑ کی برکت سے حاجت روائی	۱۶۴

۱۱۶	امام زمانہ میں انبیاء کی نشانیاں	۱۶۵
۱۱۷	طولانی زندگی میں آدم و نوح کے ساتھ شباہت	۱۶۶
۱۱۸	دنیا دو دروازوں والا گھر ہے۔	۱۶۷
۱۱۹	اصحاب کہف اور طول عمر امام مہدی	۱۶۸
۱۲۰	حضرت عزیر اور ان کے گدھے کا واقعہ	۱۶۹
۱۲۱	انسان کا علم و فضل خدا کا عطیہ ہے	۱۷۱
۱۲۲	کیا یہ سب شواہد کافی نہیں	۱۷۲
۱۲۳	امر ولایت میں حضرت ابراہیم سے شباہت	۱۷۳
۱۲۴	وہ بچہ جس نے نمرود کا تختہ الٹ دیا	۱۷۴
۱۲۵	ابراہیم بت شکن کی ولادت	۱۷۵
۱۲۶	ابراہیم کی غار میں تنہائی	۱۷۶
۱۲۷	طاغوتی حکومت کا سرنگوں کردے گا	۱۷۷
۱۲۸	حضرت موسیٰ کے غائب ہو جانے کی یادگار	۱۷۷
۱۲۹	شیخ صدوق کو حضرت مہدی کا فرمان	۱۷۹
۱۳۰	حضرت عیسیٰ کے متعلق لوگوں کا اختلاف رائے	۱۸۰
۱۳۱	تلوار لے کر میدان میں آنا اور پرچم توحید کی سربلندی	۱۸۱
۱۳۲	حضرت یوسف کی نشانی	۱۸۲

۱۳۳	حضرت یوسفؑ نے اپنی پہچان خود کروائی	۱۸۴
۱۳۴	مومنین حضرت مہدیؑ پر یقین رکھتے ہیں	۱۸۵
۱۳۵	کافروں نے حضرت محمدؐ کو نہ دیکھا	۱۸۶
۱۳۶	وہابیوں نے تفسیر کبیر کے مولف سید بزرگوار کو نہ دیکھا	۱۸۷
۱۳۷	جب تک امامؑ خود نہ چاہیں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔	۱۸۶
۱۳۸	زمانہ غیبت میں جھوٹے دعویدار	۱۹۰
۱۳۹	غیر حتمی علامات بہت زیادہ ہیں	۱۹۰
۱۴۰	سود اور شراب خوری کا دور دورہ	۱۹۱
۱۴۱	تیسری عالمی جنگ کی تباہیاں	۱۹۳
۱۴۲	عورتوں کی حکمرانی	۱۹۴
۱۴۳	امام مہدیؑ کے نمائندے کو قتل کر دیا جائے گا۔	۱۹۴
۱۴۴	نداہائے آسمانی	۱۹۵
۱۴۵	ندائے آسمانی کی کیفیت	۱۹۶
۱۴۶	انتظار کرنے والے ندائے آسمانی سے لطف اندوز ہوں گے	۱۹۶
۱۴۷	تعجیل ظہور کے لیے دعا ضروری ہے	۱۹۷
۱۴۸	علامہ حسن رضا غدیری کی دوسری تصنیفات	۱۹۸

باسمہ تعالیٰ

ابتدائیہ

عرصہ دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں کچھ تحریر کروں۔ اس سلسلے میں کئی کتابیں نظر سے گزریں، کبھی سوچا کہ کتاب لکھوں اور کبھی ترجمے کا ارادہ کیا، لیکن ترجمے کے لیے کوئی ایسی کتاب نظر نہ آئی جو میری نظر میں جامع ہو، البتہ جب میں حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر، پرسٹن (انگلینڈ) میں تھا تو اس زمانے میں ایک کتاب میں نے دیکھی جس کا نام "یوم الخلاص" ہے مجھے وہ کتاب بہت پسند آئی، اس میں قرآنی آیات اور پیغمبر اکرمؐ و آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے وہ بیانات یکجا کر دیئے گئے ہیں جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں ہیں۔ بہرحال اگر خدا نے توفیق دی تو اس کے ترجمے کا شرف حاصل کروں گا۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے جب میں محرم پڑھنے کے لیے جا رہا تھا تو شہید محراب حضرت آیت اللہ سید عبدالحسین دستغیب شیرازی کی کتاب "مہدی موعودؑ" نظر سے گزری اور ترجمے کی خواہش بھی پیدا ہوئی تو میں نے اپنی دیرینہ

آرزو کے پیش نظر فوراً اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی اور ساتھ یہ امر بھی ملحوظ تھا کہ مختصر وقت میں یہ مختصر کتاب مکمل ہو جائے گی۔

بہرحال میں نے ہالینڈ میں محترم جناب مرزا نعیم حسین صاحب کے گھر بیٹھ کر اس کتاب کے ترجمے کا آغاز کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد اس سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے سلسلے میں ہمارے بزرگ علماء اور محققین کرام نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے ان کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل بڑی بڑی کتب کے مطالعے سے اجتناب کرتی ہے جس کی وجہ سے اکثر اہم مطالب لوگوں تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ اور یہ افسوسناک امر ہے۔ آقائے دستغیب شیرازیؒ ایران کے بلند پایہ عالم دین تھے میری ان سے دو مرتبہ تفصیلی ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے کتاب "گناہان کبیرہ" اور "قلب سلیم" عطا فرمائی تھی اور ترجمے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن عدیم الفرصتی کے سبب میں ان کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکا۔ تاہم ان کے بیانات پر مشتمل کتاب "مہدی موعودؑ" اگرچہ نہایت مختصر ہے لیکن مرحوم و مغفور نے اکثر مسائل ذکر کر دیئے ہیں۔ جو احباب میرے ذوق طبع سے آشنا ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ میں خوابوں وغیرہ

کا زیادہ قائل نہیں ہوں اور انہیں عقیدے کی بنیاد قرار دینے کا سخت مخالف ہوں۔ البتہ اعتقاد کی پختگی و استحکام کے لیے نیک خواب تائیدی عمل ضرور ادا کر سکتے ہیں لیکن اگر صرف اور صرف انہیں معیار و میزان قرار دیا جائے تو یہ بات شاید آیات و روایات معصومینؑ کے خلاف ہوگی۔ لہٰذا نہ تو قرآنی آیات سے انکار ممکن ہے، اور نہ ہی ارشادات آئمہ اطہار علیہم السلام میں کسی قسم کا شک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح تاریخی حقائق کو نظرانداز کرنا بھی نہایت ناانصافی ہے' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل ایمان فرامین معصومین علیہم السلام اور تاریخ کے مسلمہ حقائق سے اپنے عقیدے کو استحکام عطا کرتے ہیں۔ اگر ارشادات معصومین علیہم السلام نہ ہوں تو ہمارے پاس عقیدے کی ٹھوس بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات سے قرآن کے معانی ومفاہیم کا صحیح طور پر علم ہو سکتا ہے۔ اور میں اپنے تحقیقی نظریے کی روشنی میں اس بات کا قائل ہوں کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو آل محمدؐ نے پیش کیا اس کے علاوہ سب کچھ جعلی و بے بنیاد ہے۔ اس لیے میں شیعہ اثنا عشریہ کے علاوہ کسی کو حقیقی اسلام پر نہیں سمجھتا۔ دیگر مذاہب والے اگرچہ اپنے آپ کو اسلام کے ساتھ نسبت دیتے ہیں لیکن اسلام کی حقیقت سے دور ہیں۔ اتحاد بین المسلمین کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ حقیقی اسلام کے مقدس و

نورانی چہرے پر نقاب ڈال دی جائے۔ اتحاد بین المسلمین کے دعویدار ہمارا استحصال کرنا چاہتے ہیں اور اپنے بعض سیاسی و غیر منطقی مفادات کے تحفظ کے لیے حقیقی اسلام کی تبلیغ کو چھوڑ کر ظاہر داری کو اپناتے ہیں جو کہ نہایت افسوسناک ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر وہی ہے جو قرآن و اہل بیت علیہم السلام نے پیش کی ہے دیگر سب مسخ شدہ صورتیں ہیں۔ اگر قرآنی آیات اور احادیث و روایات معصومین علیہم السلام کو دین و مذہب کی بنیاد قرار دیا جائے تو خدا رسول خداؐ اور آئمہ اثنا عشرؑ میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے' ولایت' اطاعت اور حکومت کی آیات کے علاوہ منزلت' غدیر' ثقلین اور وصایت کی احادیث اس امر کی واضح دلیل ہیں کہ آئمہ اثنا عشرؑ میں سے کسی ایک کا بھی انکار موجب کفر ہے' اور ایسا کرنے والے کو حقیقی معنوں میں "مسلمان" نہیں کہا جا سکتا اور پھر تکمیل دین و اتمام نعمات الٰہیہ کا اعلان بھی شاہد ہے کہ اقرار ولایت علی علیہ السلام و آئمہ ثنا عشرؑ کے بغیر دین مکمل ہی نہیں' افسوس ہے کہ زمانے کی ضروری و غیر ضروری مصلحتوں نے ہمیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم اپنے مسلمہ نظریات اور بنیادی اعتقادات کو حقیقت کے بجائے مجاز کے رنگ میں پیش کرنے کے عادی بن گئے ہیں ورنہ جس طرح معرفت گردگار اور معرفت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اسلام ناقص و

ناکمل رہتا ہے۔ بلکہ امام کے بغیر خدا و رسول خداؐ کی معرفت اور ان پر ایمان لانا بے اثر و بے نتیجہ امر ہے' امام وقت کی معرفت کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس سلسلے میں حدیث اس طرح گویا ہے۔

"مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً"

"جو شخص اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کی معرفت کیے بغیر اس دنیا سے چلا جائے تو اس کی مثال اس طرح سے ہے جیسے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے"

ظاہر ہے کہ اتنی تاکید کسی معمولی امر کے لیے ممکن نہیں۔ اگر معرفت امام زمانہ ایک عام اور معمولی امر ہوتا تو اسے حاصل کرنے کی اس قدر تاکید وارد نہ ہوتی اور اسے حاصل نہ کرنے والے کے انجام کو جاہلیت کی موت سے تعبیر نہ کیا جاتا۔

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ مَّاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ كُفْرٍ وَ شِرْكٍ وَ ضَلَالَةٍ"

"جو شخص امام کے بغیر مر جائے اس کی موت جاہلیت' کفر' شرک اور گمراہی کی موت ہے"

حضرت امام رضا علیہ السلام نے معرفت امام زمانہؑ کے متعلق فرمایا:

مَنْ شَكَّ فِيْ اَرْبَعَةٍ فَقَدْ كَفَرَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَدُهَا وَ مَعْرِفَةُ الْاِمَامِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ وَ اَوَانٍ بِشَخْصِهٖ وَ نَعْتِهٖ"

"جو شخص چار امور میں شک کرے گویا اس نے ان تمام چیزوں کا انکار کر دیا جو خداوند عالم نے نازل فرمائیں ان چار چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے زمانے کے امام کی مکمل پہچان حاصل کرے اور اس کی خصوصیات اور صفات سے آگاہ ہو۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ علیہ السلام نے آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کی بابت جو تصریح فرمائی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بارہ اماموں میں سے کسی ایک کا بھی انکار موجب کفر ہے اور جو لوگ آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے ایک یا دو یا اس سے زیادہ یا سب کے منکر ہوں انہیں اسلام اور دین الٰہی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا اور وہ محکوم بالکفر ہیں' ملاحظہ ہوں۔

"قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْاَئِمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ اِثْنَا عَشَرَ نَجِيْبًا مَفْهُمُوْنَ مَنْ نَقَصَ مِنْهُمْ وَاحِدًا اَوْ زَادَ فِيْهِمْ وَاحِدًا خَرَجَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ"

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منصب امامت بارہ پاکیزہ شخصیتوں کے ساتھ مخصوص

ہے جن کی پہچان کروا دی گئی ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی کم کرے یا ان میں کسی کا اضافہ کر دے تو وہ "دین خدا" سے خارج ہو جائے گا۔"

اس روایت کے بعد آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت کا انکار کرنے والوں کے کفر پر کیا شک ہو سکتا ہے۔

اسی طرح متعدد روایات میں حقیقی اسلام اور اسلام کی حقیقت کے متعلق وضاحت موجود ہے اور اس امر کو صراحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی نیابت و خلافت کا استحقاق صرف اور صرف انہی بارہ معصوم ہستیوں کو حاصل ہے جن کے متعلق پیغمبر اکرم ﷺ نے وضاحت کر دی اور ان کے اسماء گرامی کا ذکر کر کے تصریح فرما دی جیسا کہ اس سلسلے کی روایات میں مذکور ہے۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم ان روایات کو ذکر نہیں کر رہے ہیں۔ ان روایات و احادیث شریفہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بعد میری امت کے ہادی و رہنما بارہ ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ علی بن ابی طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی بن حسن علیہم السلام۔

ان بارہ آئمہ طاہرینؑ میں سے جو شخص کسی ایک کا انکار کرے وہ دین خدا کے دائرے سے خارج ہے۔

باقی رہا امام وقت کی معرفت کا مسئلہ، تو اس سلسلے میں پیغمبر اکرمؐ نے تصریح فرمائی ہے کہ مہدی علیہ السلام آخر الزمان میری اولاد سے ہو گا اور وہ پوری دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی اس کتاب میں مؤلف نے اس سلسلے میں بعض روایات ذکر فرمائی ہیں۔

اس مقام پر ایک اور مسئلہ بھی زیر بحث آسکتا ہے کہ عام طور پر ہم لوگ دو قسم کے کلمہ طیبہ کے قائل ہیں۔ ایک کلمہ اسلام اور دوسرا کلمہ ایمان۔ کلمہ اسلام ہے وہ کہ جس کے پڑھنے سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسرا کلمہ ایمان، اور وہ یہ ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ" اگرچہ حقیقی معنوں میں یہی کلمہ ایمان میں مکمل اسلام اور کامل دین کا کلمہ ہے لیکن اس میں بھی بعض امور قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ کہ اس کلمے کے تین اجزاء ہیں ایک جز توحید سے مربوط ہے دوسرا جز نبوت سے متعلق ہے اور تیسرا جز

امامت سے مختص ہے اور ان تینوں اجزاء ہی سے کلمہ کی تکمیل ہوتی ہے جو کہ دین کامل کی نشانی ہے لیکن جہاں تک پہلے جز کی بات ہے تو اس سلسلے میں کوئی ابہام موجود نہیں کیونکہ وحدانیت خدا کا اقرار ہر زمانے میں اور رہتی دنیا تک ضروری ہے' دوسرے جز کی بابت بھی معاملہ ایسا ہی ہے۔

چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نبوت بھی قیامت تک ہے اس لیے اس کا اقرار و اظہار بھی لازم ہے اور تیسرے جز میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات گرامی کی امامت و ولایت کا اظہار ہے اور ان کی ولایت کے اقرار کے بغیر دین ہی ناقص ہے۔ لیکن اس اقرار و اظہار کے ساتھ یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ اس میں تمام آئمہؑ کی ولایت کا اظہار ہے اور خاص طور پر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولایت کا اظہار ہے کیونکہ وہی وقت کے امام ہیں اگر یہ امر ملحوظ نہ ہو تو------ تیسرے جز کی تکمیل نہ ہو گی۔ اور یہ سب ہستیاں دنیائے ظاہری میں تشریف لانے سے پہلے ہی امامت کے درجے پر فائز تھیں اور یہ کہنا جہالت کے سواء کچھ بھی نہیں کہ امام یا نبی پیدا ہونے سے پہلے اس منصب پر فائز نہیں ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام یا نبی ظاہری وجود میں آنے سے قبل بھی

امامت و نبوت کے منصب کے حامل ہوتے ہیں اور ان کے رتبہ امامت میں صرف شانیت اور فعلیت کا فرق ہوتا ہے جو کہ ایک علمی اصطلاح ہے جس سے مراد یہی ہے کہ عالم ذر میں ان کی امامت و نبوت تحقق و ثبوت تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور عالم اجسام میں اسی امامت و نبوت کا نفاذ و اجراء ہوتا ہے افسوس تو بعض دانشوروں پر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عالم ذر اور عالم اجسام کی امامت و نبوت میں فرق ہے جبکہ یہ عقیدہ صریح آیات قرآن کے منافی ہے' عالم ذر کے سلسلے میں ناآگاہی ہی اس طرح کے عقیدے کا سبب بنتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جو امامت و نبوت عالم ذر میں ملتی ہے' وہی عالم اجسام میں ہوتی ہے۔ گویا اسی منصب امامت و نبوت ہی کو فعلیت اور اجراء کا مقام حاصل ہوتا ہے نہ یہ کہ یہاں کوئی اور نیا عہدہ ملتا ہے جو کہ اس سے پہلے انہیں حاصل نہ تھا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ بعض حضرات یہاں تک بھی مغالطے کا شکار ہوئے ہیں کہ آیا نبی یا امام کو اپنی نبوت و امامت کا علم بھی ہوتا ہے یا نہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ عالم اجسام میں امامت و نبوت کے ملنے سے ایک لمحہ پہلے تک اس کا علم نہیں ہوتا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس گستاخی اور جسارت پر چشم دل بھی گریاں ہے۔ اور یہ بات نہ صرف یہ کہ ہمارے مسلمہ عقائد کے خلاف ہے بلکہ قرآن و حدیث اور روایات

معصومین علیہم السلام کے بھی منافی ہے۔ اور پھر یہ کہ خود ایسا غلط اور بے ہودہ نظریہ رکھنے والے حضرات کے اپنے بیانات کی بھی اس سے نفی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ عالم ذر میں انہیں امامت نبوت ملتی ہے۔ تو جب یہ منصب ملتا ہے تو کیا اس کا علم خود انہیں نہیں ہوتا۔ اگر اس رسالے میں تفصیلی بحث کی گنجائش ہوتی تو آیات و روایات کو ذکر کر کے عالم ذر اور عالم اجسام کی بحث چھیڑ کر لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے والوں کے مدلل جوابات تحریر کرتے، تاہم اتنا ہی ذکر کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ جو عقیدہ قرآنی تصریحات اور روایات معصومین علیہم السلام کے منافی ہو، ہم نہ تو اس عقیدے کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو صحیح النظر سمجھتے ہیں بلکہ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو نصوص قرآنیہ اور تصریحات احادیث سے ثابت ہے، ہم نبی و امام کے بارے میں قائل ہیں کہ وہ اس ظاہری دنیا میں آنے سے پہلے بھی امامت و نبوت کے منصب کے حامل ہوتے ہیں۔

بہرحال امام زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے اور اس دور میں انہی حضرت کی امامت و ولایت کا اقرار و اظہار لازم ہے۔ اس کے بغیر اسلام ممکن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دین کی حقیقت تک رسائی ممکن ہے، حضرت امام زمانہ علیہ السلام اس وقت پردۂ غیبت میں ہیں

اور ہمیں اس دور میں آنجناب علیہ السلام کی معرفت کے لیے حضرات معصومین علیہم السلام کے بیانات عالیہ اور ارشادات نورانیہ سے استفادہ کرکے اپنی کائنات دل کو منور کرنا چاہیے۔ اور ان کے ظہور پر نور کا انتظار کرتے ہوئے اپنے آپ کو نیک و صالح اعمال کے پاکیزہ زیور سے آراستہ کرنا چاہیے۔ اگر ہم معصومین علیہم السلام کے ارشادات پر عمل کرکے اپنے وقت کے امام کے ظہور پر نور کے منتظر ہوں تو یقیناً ہمارا یہ انتظار کرنا بھی عبادت ہے۔ جیسا کہ روایت میں مذکور ہے کہ

اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ عِبَادَةٌ یعنی ظہور امام زمانہ علیہ السلام کا انتظار ہی عبادت ہے بہرحال یہ عبادت معرفت اور عمل صالح کے ساتھ وابستہ ہے۔

خداوند عالم ہمیں معرفت امام کے حصول اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

العبد حسن رضا الغدیری عفی عنہ

جنوری ۱۹۹۹ء

حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

مصلح جہانی و موعود آسمانی

اس کتاب میں اس عظیم شخصیت کا تذکرہ ہے جسے اولین و آخرین میں منفرد مقام حاصل ہے اور وہ ایسی پاکیزہ خصوصیات کے حامل ہیں جن کی بدولت کردگار ہستی نے انہیں ہر ایک سے ممتاز بنا دیا ہے۔

وہ بزرگوار ولایت تکوینی اور خلافت الٰہی کے ساتھ ساتھ پوری کائنات کی سلطنت حقہ اور حکومت مطلقہ کا استحقاق حقیقی معنوں میں رکھتے ہیں اور وہ اپنی انہی مقدس و پاکیزہ خصوصیات و امتیازات کے سبب ایک ایسی عالمی حکومت قائم کریں گے جس میں سچائی' خلوص و اخلاص' ایثار و فداکاری اور دوستی و احسان کے سوا کچھ بھی نہیں۔

وہ ایسی عظیم شخصیت ہیں جو ہر قسم کے فتنوں' سازشوں' خود خواہیوں اور خود غرضیوں کو صفحہ ہستی سے محو کر ڈالیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش عالم ہی سے انہیں "مصلح جہانی" کے لقب سے یاد کیا جاتا

ہے اور ایسے "موعود آسمانی" کا خطاب انہیں ملا ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو ان کی تشریف آوری کا مژدہ سنایا۔

مظلوموں کا حقیقی سہارا

ظلم کی چکی میں پسنے والے مظلوم و بے نوا لوگوں کے دکھی دلوں کو صرف اسی بات میں امید کی پاکیزہ روشنی نظر آتی ہے کہ بالآخر ایک دن ایسا آئے گا جب مظلوموں کا حقیقی سہارا آئے گا اور اپنی عظیم قوت کے ساتھ ظالموں سے مظلوموں کا حق لے کر پوری کائنات میں ایسا عظیم انقلاب برپا کر دے گا جس سے مستضعفین و مظلومین کو متبکرین و ستمگروں پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔

اسی طرح وہ اہل دین لوگ جو دنیا میں فسق و فجور اور لادینیت کے بڑھتے ہوئے رجحان سے تشویش کا شکار ہیں اپنے حقیقی ہادی و پیشوا کی تشریف آوری اور ظہور پرنور کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور یہی امر ان کی قوت قلب اور اطمینان خاطر کا باعث ہے کہ ایک دن مظلوموں کی امیدوں کو برلانے والا آئے گا' یقیناً وہ کتنی عظیم ہستی ہے کہ جس کی یاد غمزدوں اور دردمندوں کو سکون قلب دلاتی ہے۔

اس بزرگ شخصیت کی عظمت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ

تمام آسمانی کتابوں میں ان کے آنے کی خوشخبری سنائی گئی ہے اور خداوند عالم نے ان کی پاک و پاکیزہ حکومت کو ایسے صالحین کی حکومت کا نام دیا ہے جو زمین کے وارث ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کردگار عالم نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ آنحضرتؑ کی حکومت ایسا یقینی امر ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں ہو سکتا۔

امام مہدی علیہ السلام کی عظمت و اہمیت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بلند پایہ شخصیت کا یہ عالم ہے کہ آپ کے بارے میں حضرت خاتم الانبیاء سرور کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی طرف سے سینکڑوں ایسی روایات وارد ہوئی ہیں جن میں آپ کی ذات سے متعلق کئی پہلوؤں کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے مثلاً آپ کے اسم گرامی، لقب مبارک، شکل و صورت، اخلاق و عادات اور آپ کی پاکیزہ زندگی کی امتیازی خصوصیات کے علاوہ آپ کی غیبت اور ظہور کے متعلق بہت کچھ ذکر کیا گیا ہے، انہی روایات سے آپ کی عظیم شخصیت اور رفعت مقام کا پتہ چلتا ہے اور اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ آپ کی عظمت کس قدر زیادہ ہے کہ آپ کے بارے میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام آئمہ ہدیٰ علیہم السلام نے خصوصی طور پر مطالب بیان کئے ہیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کائنات کی تخلیق کا مقصد اعلیٰ اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مخلوق کو توحید و یکتا پرستی۔ ایک خدا کی پوجا کرنے ------ کی ترغیب دلائی جائے اور اتنے وسیع و عریض عالم ہستی کو پیدا ہی اسی لیے کیا گیا ہے تاکہ کچھ لوگ ایسے ہونے چاہیں جو معرفت خدا کی مقدس دولت سے مالا مال ہو کر خالق کی وحدانیت کا اقرار کریں اور عشق الٰہی سے سرشار ہو کر بارگاہ ربوبی میں خلوص و محبت کے ساتھ بندگی کا حق ادا کریں۔

پیغمبرؐ کے اوصیاء بارہ ہیں

لوگوں کو ایک خدا کی پرستش کے لیے ہدایت و رہنمائی کی ذمہ داری "حجت خدا" پر عائد ہوتی ہے کہ وہ مخلوق کو خالق کی وحدانیت کا اقرار کراتے ہوئے انہیں اس کی عبادت و بندگی کی دعوت دے لہٰذا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی دور میں زمین حجت خدا سے خالی ہو جب کہ حجت خدا کی ذمہ داری ہی یہی قرار دی گئی ہے کہ وہ زمین و آسمان کی تخلیق کے بنیادی مقصد کی تکمیل کے لیے اپنے فرائض کو پورا کریں۔

خداوند عالم نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء کی تعداد بارہ مقرر فرمائی ہے اور یہ اسی طرح سے ہے جیسے گزشتہ انبیاءؑ میں

سے بعض کے اوصیاء کی بابت خدا نے عمل کیا۔ اور دین اسلام چونکہ ابدی اور قیامت تک رہنے والا ہے کہ جس کے بعد کوئی دوسرا دین نہیں آئے گا لہٰذا خداوند عالم نے اس دین کو لوگوں تک پہنچانے والے ہادی اور رہبر کو طویل عمر دے کر مخصوص طرز زندگی سے نوازا ہے۔

سورج کے ساتھ تشبیہ' ایک پاکیزہ پہلو

اس مقام پر عموماً یہ سوال سامنے آتا ہے کہ وہ امام و رہبر جو غائب ہیں اور عام نگاہوں سے اوجھل ہیں ان کے وجود سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟

اس کا جواب پیغمبر اکرم ﷺ کا وہ فرمان نہایت دلچسپ اور اطمینان آور ہے جو آنحضرت ﷺ نے جابر انصاریؓ سے فرمایا تھا' جابرؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ امام غائب لوگوں کی رہنمائی کے لیے کیا اثر رکھتے ہیں تو آپؐ نے جواب دیا کہ ان کی مثال اسی طرح سے ہے جیسے سورج کی بادل کے پیچھے--- پیغمبر اکرمؐ کا جواب سن کر جابرؓ کو حقیقت امر سے آگاہی حاصل ہو گئی۔

سورج کے ساتھ تشبیہ کس قدر پاکیزہ اور جامعیت نواز ہے' اس سے بڑھ کر اور کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ کیا سورج سے حاصل ہونے

والے فوائد کو کرہ ارضی پر پڑنے والی گرمی میں منحصر کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، تو جب ایسا ہے تو امام کے پردہ غیب میں رہنے کے فوائد کو عالم ظاہر میں حاصل ہونے والے امور میں منحصر کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

بادل کے پیچھے رہ کر بھی سورج فائدہ بخش ہے

ماہرین کی تحقیق کے مطابق، انرژی کی وہ مقدار جو سورج سے اس کے منظومہ شمسی--- جس میں سے ایک ہماری یہ زمین ہے---- تک پہنچتی ہے وہ سورج سے نکلنے والے انرژی کا ۲/۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰ حصہ ہے۔ لہذا اگر کرہ ارضی کے کسی ایک حصے پر اس کی روشنی براہ راست نہ پڑے بلکہ بادلوں کے پیچھے ہی نور افشانی کا سلسلہ جاری ہو تو کیا سورج کے دیگر بے شمار فوائد و خصوصیات کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بادل کے پیچھے رہ کر سورج کی روشنی سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ براہ راست حاصل ہونے والی روشنی سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لحاظ سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مقدس کا پردہ غیب میں رہ کر فیض رسانی کرنا بھی اس طرح ہے کہ لوگ آنجناب علیہ السلام کے ظاہری دیدار سے تو محروم ہیں لیکن آپ علیہ السلام کے وجود مسعود کی برکتیں انہیں حاصل ہوتی رہتی ہیں۔

احساس سے بالاتر اعتقاد کی منزل

غیب پر ایمان لانا نہایت عظمت رکھتا ہے اور یہ نعمت یقین کامل کے ساتھ ایمان لانے والوں ہی کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کسی چیز کو دیکھے بغیر مان لینا اور اس کے رجود پر یقین کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے درجات واضح ہو جاتے ہیں' اور اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ آیا ان کا اعتقاد حواس و احساس کی چار دیواری ہی میں محدود ہے جو کہ دیکھنے اور سننے کے بغیر کس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے یا یہ کہ ان کی قوت ادراک ان کے اعتقاد کی بنیاد ہے جو حواس و احساس کی دنیا سے بالاتر ہے۔

کیا اس سے بڑھ کر کوئی برکت ہو سکتی ہے کہ قرآن مجید کی پاکیزہ حقیقت پر ایمان رکھنے والے اس بات پر بھی یقین رکھ لیں کہ ان کے اعمال کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں حضرت امام عصرؑ ان تمام امور کے گواہ ہیں چنانچہ اسی یقین کے سہارے وہ اہل ایمان' خدا کی معصیت کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے نیک اعمال کے بجا لانے میں رغبت کرتے ہیں۔

کیا اس سے زیادہ نفع کی بات ہو سکتی ہے کہ اہل ایمان امام زمانہ

علیہ السلام کے علم و قدرت ------ جو کہ علم و قدرت الٰہیہ کا فیض ہے--- کی طرف متوجہ ہوئے اپنی پریشانیوں اور مشکلات میں آنحضرتؑ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے ہر مشکل اور کٹھن امر میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو وسیلہ بنا کر خداوند عالم سے خصوصی عنایت کے طلبگار اور امیدوار ہوتے ہیں۔

وجود امام علیہ السلام سے موجودات عالم باقی ہیں

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سورج کا وجود اس کے منظومہ شمسی کی بقاء کے لیے ضروری ہے اگر سورج نہ ہو تو زمین، مریخ، مشتری، زہرہ، زحل، عطارد اور شاید کئی ایک دیگر کرہ جات کس طرح باقی رہ سکتے ہیں! اسی طرح اگر وجود امام زمانہؑ کا مقدس سورج عالم انسانیت میں نہ رہے تو کرہ ارضی میں بسنے والے موجودات اور دنیائے بشریت کے کسی فرد کو کیونکر بقاء و استحکام حاصل ہو سکتا ہے۔ درحقیقت امام زمانہ علیہ السلام کی ولایت الٰہیہ کی کشش ہی ہے جس سے پوری دنیا قائم ہے۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مبارک کی برکت سے بے شمار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور انہی حضرت کے فیض اور صدقے میں زحمتیں اور بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں پیغمبرؐ نے جو کچھ فرمایا اگر اس کی روشنی میں غور و فکر کیا جائے تو تمام حقائق آشکار ہو جاتے ہیں اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مبارک کے فیض سے کائنات ہستی کو بقاء حاصل ہے کیونکہ آپ علیہ السلام کا وجود مسعود حضرت ختمی مرتبت کا عظمتوں کا حامل اور آنحضرت علیہ السلام کی رفعتوں کا ترجمان ہے۔

یہ سب کچھ آپ کو اس کتاب میں ملے گا اور ان موضوعات کی بابت تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔

وجود امام علیہ السلام، عظمتوں کا پاکیزہ مجموعہ

اس کتاب کے ایک حصے میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی وہ روایت مورد بحث قرار دی گئی ہے جس میں آنجناب علیہ السلام کے بارے میں انبیاء الٰہیؑ کی پاکیزہ صفات کے حامل ہونے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور ان مقدس صفات اور پاکیزہ امتیازات میں سے ایک یہ ہے کہ امام زمانہؑ طویل العمری میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر دو ہزار سال تھی۔

اس کتاب میں امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی زندگی کے متعلق

تمام پہلوؤں کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے تاکہ اس سلسلے میں ہر قسم کے شبہات اور اعتراضات دور ہو سکیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی زندگی

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی زندگی کے متعلق شواہد لا تعداد ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی واضح تصریح کی روشنی میں اصحاب کہف کا تین سو نو (۳۰۹) سال زندہ رہنا ثابت ہے اور اسی طرح روایات میں ان کے بارے میں طول عمر کی تائید ملتی ہے۔

اسی طرح حضرت عزیرؑ کے قصے میں ان کا ایک سو سال تک عالم مرگ میں رہنا اور ان کے گدھے کا دوبارہ زندہ ہونا اور ان کے انگوروں کا تروتازہ رہنا جو کہ قرآن مجید کی واضح تصریح سے ثابت ہے اس سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے جوان رہنے کی دلیل ملتی ہے۔

اس کے علاوہ تاریخ کے حوالے سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ موجودات عالم کے خواص سے آگاہی حاصل کر کے فراعنہ مصر کے ابدان کو مومیائی بنا کر تروتازہ حالت میں باقی رکھنا درحقیقت قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے اس قدر صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ موجودات عالم کے خواص سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے مشکل

ترین امور کو حل کر سکے، جب یہ کام عام مخلوق خدا کر سکتی ہے تو پھر خالق کائنات کی قدرت کاملہ کے سامنے کسی بات کا مشکل ہونا قابل تصور ہی نہیں جب کہ وہ ہر چیز کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ اور ہر کام پر قادر ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کی مانند ولادت اور موسیٰ علیہ السلام کی مانند غیبت

اللہ اکبر! حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا راز اسی طرح مخفی و پوشیدہ رہا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی ولادت کا راز، کیونکہ اپنے وقت کے طاغوت و نمرود ملعون نے ابراہیم علیہ السلام کے وجود مسعود کے ظہور پذیر ہونے کو روکنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کیں لیکن آنحضرت علیہ السلام نے ایک غار میں اپنی مقدس زندگی کے ابتدائی مراحل طے کئے اور جوان ہو کر بت شکنی کا ایک ایسا مظاہرہ کیا جس کی مثال تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی اور بت شکنی کے بعد نمرود کی طاغوتی قوت کو شکست فاش دی۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا آنکھوں سے اوجھل رہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی مرتبہ مختصر اور طویل مدت کے لیے لوگوں سے غائب رہے۔ بلکہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت دیگر کئی انبیاء عظام ؑ کی غیبت کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔ یاد رہے کہ دیگر

کئی ایک انبیاءؑ کی غیبت کے بارے میں محقق اسلام حضرت علامہ شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی بیش بہا تصنیف "الغیبت" میں تفصیلات درج کی ہیں جن سے امامہ زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے بارے میں تاریخی شواہد ملتے ہیں۔

امام زمانہؑ کی حضرت یوسفؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے مشابہت

یہ امر تاریخ کی ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام عرصہ دراز تک مصر کے لوگوں میں رہے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ رہ کر ان سے مصروف گفتگو بھی رہے اور وہ انہیں دیکھتے بھی رہتے تھے اور ان سے باتیں بھی کرتے تھے مگر انہیں پہچان نہیں سکتے تھے' اور اسی حالت میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے اس پاکیزہ وصف کے حامل ہیں اور یہ عظمت آنجناب علیہ السلام کو بھی حاصل ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ جب امام ظہور فرمائیں گے تو لوگ آپ کو دیکھ کر تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو وہی شخصیت ہیں جو ہمارے ساتھ رہتے تھے اور ہم ان کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔ ان کی باتیں سنا کرتے تھے اور ان کے ساتھ مانوس ہو کر زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن ہم انہیں پہچان نہیں سکے تھے۔

کہ یہ بزرگوار کون ہیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لوگوں کے نظریات مختلف ہوئے اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کے خیالات ایک جیسے نہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا اور کچھ لوگ اس نظریے کے قائل ہیں کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کے نظریات مختلف ہیں یہی وجہ ہے کہ سوائے ان اہل ایمان کے کہ جنہیں خداوند عالم نے اپنی خصوصی عنایت سے نوازا ہو اور ان کے دلوں کا امتحان لے کر ان پر نعمتیں نازل کی ہوں کوئی شخص اپنے ایمان و اعتقاد پر باقی نہیں رہے گا۔ اس کتاب میں مولف نے کئی ایک ایسے شواہد ذکر کئے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ لوگوں میں ہوتے ہوئے آنکھوں سے اوجھل ہونا عین ممکن ہے۔ جیسے ان کافروں کا واقعہ کہ جنہوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنا چاہا مگر جب اپنے اس مذموم ارادے کو پورا کرنے کے لیے بڑھے تو حضورؐ کو نہ دیکھ سکے۔ اس کے علاوہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ جب وہابیوں نے کربلاء

میں یلغار کر کے سید بزرگوار مولف تفسیر کبیر کو قتل کرنا چاہا تو انہیں نہ دیکھ سکے۔

امام زمانہ کے برحق نائبین

اکثر روایات میں اس امر کا تذکرہ ملتا ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی دو غیبتیں ہیں آپ کو غیبت صغریٰ (چھوٹی غیبت) اور ایک غیبت کبریٰ (بڑی غیبت)

غیبت صغریٰ کے ۷۴ سالہ دور میں چار بزرگوار جو کہ امام علیہ السلام کے معتمد ترین افراد اور باوثوق ترین شیعوں میں سے تھے۔ آپ علیہ السلام کے فرامین کو آپ علیہ السلام کے محبین تک پہنچاتے رہے اور آپ کے پیروکاروں کی درخواستیں اور عریضے آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ ان بزرگ ہستیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ جناب عثمان بن سعید

۲۔ جناب محمد بن عثمان

۳۔ جناب حسین بن روح

۴۔ جناب محمد بن علی سمری

یہ چاروں بزرگوار کرامات اور پاکیزہ فضائل کے حامل ہونے

کے سبب امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت کے حقیقی معنوں میں اہل تھے۔

غیبتِ کبریٰ میں کوئی نائبِ خاص نہیں

حضرت امام زمانہ علیہ السلام نے اپنے چوتھے اور آخری نائب خاص کے نام اپنے آخری خط میں نیابت خاصہ کے سلسلے کے منقطع ہونے کا اظہار فرمایا اور اس امر کا اعلان کیا کہ اب غیبت کبریٰ شروع ہو چکی ہے لہٰذا کوئی شخص امام علیہ السلام کا نائب خاص نہیں ہو گا اور کوئی شخص اپنے آپ کو امام علیہ السلام کے نمائندے کی حیثیت میں کہ جو لوگوں تک امام علیہ السلام کے فرامین پہنچاتا ہو امام علیہ السلام کا دیدار بھی نہیں کر سکے گا۔

غیبت کبریٰ کے زمانے میں نیابت خاصہ کے انقطاع کی بابت آیت اللہ دستغیب شہید نے نہایت اہم مطالب بیان فرمائے ہیں اور اس امر کی بھرپور تاکید کی ہے کہ مومنین اس موضوع کی طرف متوجہ رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شعبدہ باز لوگ سادہ لوح افراد کو اپنے دام فریب کا شکار کر لیں اور نت نئے مذہب بنانے والوں کو موقعہ مل جائے۔

موجودہ زمانے میں اس بات پر خاص توجہ دینی چاہیے کہ کچھ لوگ خوابوں کے سہارے دھوکہ دہی میں مصروف ہوں گے۔ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ ایسے دین فروش لوگ نت نئے خواب بیان کر کے ارباب اقتدار کی کاسہ

لیسی کرتے ہوئے سلاطین جور کے لیے کرامتیں گھڑلیں اور امام زمانہ علیہ السلام کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے کا مذموم عمل شروع کرلیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کا دیدار قابل انکار نہیں

ہم امام زمانہ علیہ السلام کے دیدار کو ---- زمانہ غیبت کبریٰ میں ---- محال نہیں سمجھتے اور نہ ہی رویت امام علیہ السلام کے منکر ہیں اور ہم ہرگز یہ بات نہیں کہتے کہ کوئی شخص امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل نہیں کرسکتا' یا یہ کہ اگر آقا کو دیکھ بھی لے تو انہیں پہچان نہیں سکتا بلکہ عین ممکن ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کو دیکھ بھی لے اور انہیں پہچان بھی لے اور آپ علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر آپ علیہ السلام سے فیض یاب بھی ہو' جیسا کہ اس طرح کے واقعات رونما ہوئے بھی ہیں کہ امام کو دیکھا گیا' آپ کی گفتگو سنی گئی' آپ سے ہمکلام ہو کر استفادہ کیا گیا' اور یہی حضرات بزرگوار کہ جنہوں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں شرفیابی کا فیض پایا اور اس امر کی گواہی دی کہ امام علیہ السلام کی زیارت انہیں نصیب ہوئی یہ حضرات اپنے زمانے کے صالح اور نہایت باعظمت افراد تھے لہٰذا ان کے بیانات امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مسعود کی مضبوط دلیلوں میں سے شمار کیے جاسکتے ہیں' لیکن جو بات گزشتہ مطالب میں خصوصیت کی حامل ہے وہ صرف اور صرف آپ علیہ السلام

کے سفیر و نمائندہ خاص اور معین کردہ مبلغ احکام کے عنوان سے ملاقات کا دعویٰ کرنے والوں سے متعلق ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنے آخری خط میں اس عنوان پر ملاقات کے انقطاع کا اظہار فرمایا ہے لہٰذا جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے امام علیہ السلام کے سفیر اور نمائندہ خاص ہونے کے حوالے سے امام علیہ السلام سے ملاقات کا شرف پایا ہے وہ جھوٹا اور دھوکہ باز ہے کیونکہ امام علیہ السلام نے زمانہ غیبت میں اس عنوان پر ملاقات کی مطلقاً نفی کر دی ہے۔ اور یہ سب اس لیے کیا گیا ہے تاکہ جھوٹے دعویدار سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں' چنانچہ کئی ایک ایسے شعبدہ باز اور جعل ساز گزرے ہیں جنہوں نے جھوٹے دعوؤں کے ذریعے ناجائز فائدہ اٹھا کر شہرت پائی اور عین ممکن ہے کہ آئندہ بھی ایسا کرنے والے ظاہر ہوں لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ ایسے افراد کی بے بنیاد باتوں اور غلط دعوؤں پر کان نہ دھریں۔

زمانہ غیبت میں حدیث و علم رجال کی کتابیں

زمانہ غیبت کبریٰ میں لوگوں کے شرعی فرائض اور حلال و حرام کے تمام احکام کو بیان کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں کوئی کمی باقی نہیں رہنے دی گئی۔

شرعی احکام کے سلسلے میں اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے اس امر کی وضاحت کردی گئی ہے کہ زمانہ غیبت میں کن مدارک اور مضبوط ذرائع سے احکام الٰہی معلوم کیے جائیں- چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن مدارک و مآخذ کی طرف آئمہ ہدیٰؑ نے ہماری رہنمائی کی ہے ان کی بابت کئی صدیوں تک بحث و تحقیق کا سلسلہ جاری رہا- اور صحیح و سقیم اور قوی و ضعیف روایات کی چھان بین کا کام نہایت توجہ اور محنت کے ساتھ کیا گیا اور اس بات پر خصوصی نظر رکھی گئی کہ راویوں کے بارے میں پوری تحقیق کی جائے تاکہ سچے اور جھوٹے روایوں کی پہچان و تمیز ہو سکے' اس سلسلے میں علم رجال کی تدوین ہوئی اور افراد کی چھان بین کے لیے مقررہ معیاروں پر بحث کرتے ہوئے ضخیم سے ضخیم تر کتابیں لکھی گئیں جو کہ نہایت مستحسن اقدام ہے- لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ فقہی مدارک و مآخذ کے لحاظ سے بنیادی ضرورت کی تکمیل کے لیے جو کچھ کیا گیا اس سے معاشرے کے تمام افراد پر حجت تمام ہو جاتی ہے-

اظہار رائے کا حق صرف ماہرین علم کو حاصل ہے

یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ ہر ایک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ روایات کے ظاہری الفاظ سے فقہی نتیجے نکالتا رہے اور اپنے آپ

کو اس سلسلے میں اظہار رائے کا حق دار سمجھ لے۔

کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جب کہ علم طب میں مہارت کامل نہیں رکھتا' اپنے آپ کو طبابت کرنے کا حق دار سمجھ لے اور بیماروں کے لیے دوا تجویز کرنے لگے۔ ہرگز نہیں' یہاں تک کہ اگر ہم کچھ بیماریوں کے نام اور ان کے علاج کے متعلق کچھ معلومات رکھتے بھی ہوں لیکن جب تک پورے طور پر علم طب حاصل نہ کرلیں دوا تجویز کرنے کے حق دار نہیں بن سکتے' یہی صورت حال علم دین اور فقہ میں ہے کہ ہر ایک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ علم اصول کی کتابوں میں لکھے ہوئے مطالب کو پڑھ کر اپنی ناقص سوچ کے مطابق نتیجہ نکالتا رہے' بلکہ حق یہ ہے کہ غیر ماہرین افراد کو ماہرین کی طرف رجوع کرنا ضروری اور واجب ہے۔

عادل فقہا کی نیابت عامہ

چونکہ ہر شخص کے لیے فقہی مدارک و مآخذ سے صحیح طور پر استفادہ کرکے نتیجہ حاصل کرنا مشکل ہے لہٰذا لوگوں کو فقہاء عظام کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ایسے فقہاء جو علم فقہ میں ماہر ہوں اور اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ روایات اہل بیت علیہم السلام کے سمجھنے میں گزار چکے ہوں' لوگوں کے مرجع و ماویٰ قرار دیئے گئے ہیں۔

عادل فقہاء کی طرف رجوع کرنے میں اہل بیت عظام علیہم السلام کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اس امر کی خصوصیت کے ساتھ ملحوظ رکھنا ہوگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھیڑیئے چرواہا بن کر ہماری قسمت سے کھیلتے رہیں اور فقہ کی آڑ میں دنیا پرستی' حصول اقتدار اور شہرت پسندی جیسے مذموم مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے ہمیں حقیقی معنوں میں مشرک بناڈالیں' اور لوگوں کو باایمان' متقی و پرہیزگار اور اسلامی اخلاق کاپابند بنانے کی بجائے خود خواہ اور دنیا پرست بنادیں' یہی وجہ ہے کہ ایسے عالم دین کے لیے خاص شرائط ذکر کی گئی ہیں جس کی طرف رجوع کرنا لوگوں پر واجب ہے۔

ایسے فقیہ کی پیروی کرنی چاہیے جو ہر لحاظ سے اہل بیت اور لیاقت رکھتا ہو اپنے آپ پر کنٹرول رکھنے والا' دیانت دار' خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کرنے والا' اور اپنے آقا و مولا کے فرامین و احکام پر پوری طرح عمل کرنے والا ہو' بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس عالم میں تقویٰ نہ ہو اس کی تقلید جائز ہی نہیں' اس کتاب میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک دنیا پرست عالم' اسلامی معاشرے کے لیے اس یزیدی لشکر سے زیادہ خطرناک ہے جس نے کربلاء میں مظالم ڈھائے۔

پس یہ امر ضروری ہے کہ فتویٰ صادر کرنے والا عالم تقویٰ کی

بلند منزل پر فائز ہو۔ اور بقول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جو کہ "صفوان" کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اقتدار کا بھوکا نہیں ہے۔ (عالم دین ایسا ہونا چاہیے جو ریاست و حکومت اور اقتدار کے حصول کا خواہشمند نہ ہو)۔

آخر الزمان میں فسق و فجور

کتاب حاضر میں آخر الزمان کی بعض علامات کی بابت ذکر کیا گیا ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانے میں فسق و فجور، فحشاء و منکرات، فتنہ و فساد، شراب خوری اور سود کا کاروبار کھلے عام ہوگا۔ یہ سب باتیں گزشتہ زمانے کے لوگوں کے لیے ناقابل یقین تھیں مگر موجودہ دور میں زندگی بسر کرنے والے ان تمام امور کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ معمولی نوعیت کے امور بن چکے ہیں۔

ظہور امام علیہ السلام کی نشانیاں

آخر الزمان ؑ کی نشانیوں کے سلسلے میں اس کتاب میں متعدد مقامات پر مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ اور ہر مقام پر اس سلسلے میں مستقل تذکرہ موجود ہے۔

امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور سے قبل کے واقعات کو دو

قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک وہ علامات جو حتمی و یقینی ہیں اور دوسری وہ نشانیاں جو غیر حتمی ہیں۔

اس کتاب میں اس خوشخبری کا تذکرہ بھی ہے جو بنی عباس کی منحوس نسل کے خاتمے کی بابت شیعیان آل محمد ﷺ کو دی گئی ہے۔

کتاب حاضر میں ظہور امام علیہ السلام کی جن حتمی و یقینی نشانیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں آسمان سے وحشت ناک صداؤں کا سنائی دینا' رجال اور سفیانی کا خروج ایک نفس ذکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور ایک حسنی سید کا قیام کرنا شامل ہیں' یقینی و غیر یقینی نشانیوں کے تذکرے میں اس بات کو خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ جو علامات حتمی و یقینی ہیں ان میں سے اب تک کوئی نشانی سامنے نہیں آئی البتہ غیر حتمی نشانیوں میں سے کئی ایک تحقق پذیر ہو چکی ہیں۔

میراث انبیاءؑ اور تکرار تاریخ

کتاب حاضر میں جو اہم اور نہایت دلچسپ و قابل توجہ نکات ذکر کئے گئے ہیں ان میں ان دو امور کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عظیم شخصیت کی پہچان میں موثر ہیں' ایک یہ کہ آنجناب علیہ السلام تمام انبیاء و آئمہ ہدیٰؑ کی میراث کے حامل ہیں' حضرت موسیٰ

علیہ السلام کا وہ عصا جو انہیں معجزے کے طور پر دیا گیا ہے وہ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب امام ظہور فرمائیں گے تو اس عصا کو ایک پتھر پر ماریں گے جس سے اپنے ساتھیوں کے لیے آب و دانہ حاصل کریں گے۔

پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ مبارک' حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ذوالفقار' حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ بھی انبیاء - اولیاء - الٰہی کی اس میراث میں شامل ہے جو اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے۔

دوسری اہم بات جو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور سے مربوط ہے وہ یہ کہ آنجناب علیہ السلام کے دور میں صدر اسلام کی تاریخ دہرائی جائے گی اور جس طرح یزید ملعون نے مدینہ اور مکہ کی طرف اپنے لشکر بھیج کر مدینہ میں لوٹ کھسوٹ اور قتل عام کا بازار گرم کیا اور کعبہ کے منہدم کر دینے پر تل گیا تھا اسی طرح جو اس کی منحوس نسل سے سفیانی بھی امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور کے نزدیکی زمانے میں یزیدی مظالم کی یاد تازہ کرتے ہوئے سنگین جرائم کا ارتکاب کرے گا۔

اور جس طرح امام زمانہ علیہ السلام کے جد بزرگوار حضرت امیر

المومنین علیہ السلام کے لشکر میں سے کچھ سپاہیوں نے بغاوت کی تھی۔ جنہیں خوارج کہا جاتا ہے--- اور چند ایک کے سوا باقی سب اپنے کیفر کردار کو پہنچے اسی طرح سید حسنی کے لشکر میں سے بھی کچھ سپاہی کہ جن کی تعداد تقریباً چار ہزار ہو گی--- خوارج نہروان کی تعداد کے برابر---- وہ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلاف بغاوت کریں گے اور امام زمانہ علیہ السلام کے ہاتھوں فی النار ہو جائیں گے ---- اس طرح تاریخ اپنے آپ کو دھرائے گی اور حقیقی معنوں میں دھرائے گی۔

وقت ظہور کا نامعلوم ہونا اور انتظار فرج

اس کتاب میں ایک اور اہم اور نہایت قابل توجہ مطلب ذکر کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور کا وقت نامعلوم ہے اور کسی کو اس کے متعلق تفصیلات معلوم نہیں۔

بعض روایات میں یہاں تک بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ظہور کا صحیح وقت خود آنحضرتؐ کو بھی معلوم نہیں بلکہ یہ امر خداوند عالم کے مخصوص علم میں شامل ہے جسے مخلوق سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

کتاب حاضر میں وقت ظہور کے نامعلوم ہونے اور خود حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا بھی اسے نہ جاننے کی ایک وجہ ذکر کی گئی ہے جو کہ اگرچہ

احتمال و امکان کی صورت میں یہاں کی گئی ہے لیکن نہایت دلچسپ اور قابل قبول نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ امام علیہ السلام کے ظہور کے انتظار کو بہترین اور بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے اور اسے عبادت قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہمیشہ اور ہر حال میں خدا کی عنایات اور اس کے الطاف کریمہ کے پاکیزہ حسن پر نگاہ دل جمائے رکھے اور رحمت ایزدی کے سائے میں ظہور حق کی امید سے اپنی کائنات دل کو آباد رکھے' لہٰذا یہ عظیم عبادت جہاں دوسروں کے لیے ہے وہاں خود امام زمانہ علیہ السلام کے لیے بھی ہے تاکہ آنجناب علیہ السلام بھی اپنے ظہور کے حوالے سے عنایات و الطاف الٰہی کے منتظر رہیں۔

ظہور امام علیہ السلام سے پہلے کا دور

کتاب حاضر میں امام مہدی علیہ السلام کے قیام مقدس سے پہلے جو حالات و واقعات رونما ہوں گے ان کے متعلق اہم مطالب ذکر کئے گئے ہیں۔ مثلاً

سفیانی' شام' عراق اور حجاز میں زبردست مظالم ڈھائے گا اور شیعیان اہل بیت علیہم السلام کا قتل عام کرے گا جس کے نتیجے میں پورا خطہ ناامنی و خلفشار کی لپیٹ میں آجائے گا۔

دجال اپنے منحوس جادو کے ساتھ مضبوط ایمان رکھنے والے

افراد کے سوا باقی تمام لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا لے گا اور اس کے شیطانی آوازے پورے عالم میں گونجیں گے۔

بیداء کے خسوف کی وجہ سے سفیانی کا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور یہ واقعہ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع سرزمین "بیداء" میں رونما ہو گا۔

قزوین سے ایک حسنی سید قیام کرے گا اور اصطلاح احوال کے لیے اس کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہونے لگیں گی یہاں تک کہ کئی ایک علاقے اس کے زیر اثر آجائیں گے اور بالآخر وہ اپنے آپ کو امام مہدی علیہ السلام کے حوالے کر دے گا اور آنحضرت علیہ السلام کی امامت حقہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا۔

تین سو تیرہ نیک و صالح افراد' امام زمانہ علیہ السلام کے اعوان و انصار بن کر آپ سے آملیں گے ان افراد میں طالقان کے لوگ اور سید حسنی کے ساتھ زندہ بچ جانے والے وہ حضرات بھی ہوں گے جو بعد میں امام مہدیؑ کے ساتھ ہو گئے یہ تین سو تیرہ مخلص اہل ایمان ان تین سو تیرہ مومنین کی تعداد کے برابر ہیں جو جنگ بدر میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور مقرب ساتھیوں میں تھے۔

پوری دنیا فتنہ و فساد اور جنگ و جدال کی لپیٹ میں آجائے گی اور قتل عام کی ایسی صورت حال بن جائے گی کہ پورے عالم سے دو تہائی انسان موت کی آغوش میں چلے جائیں گے یہی وجہ ہے کہ اس حالت کو "سرخ موت" کا نام دیا گیا ہے اور اس بات کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا گیا کہ نہایت جدید مگر مہلک ہتھیاروں کے ساتھ تیسری عالمی جنگ شروع ہو گی۔

مذکورہ بالا تمام امور کی بابت اس کتاب میں اہم مطالب ذکر کیے گئے ہیں۔

معجزات امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے معجزات کے ضمن میں ابو راجح حمامی اور اسماعیل ہرقلی کی نہایت دلچسپ داستانیں بھی اس کتاب میں ذکر کی گئیں ہیں' اور وہ داستانیں ذکر کر کے امام زمانہ علیہ السلام کے معجزات کو ایسے عمدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے نہ تو سننے والا اور نہ ہی بیان کرنے والا احساس ملال کرتا ہے بلکہ ان کے ذوق ذکر و سماع میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور ایسی پاکیزہ دستانیں سن کر اور پڑھ کر امام زمانہ علیہ السلام کی محبت کی روح پرور خوشبو ان کے دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔

اس کتاب میں علی بن نہریار اہوازی کا ایمان افروز واقعہ بھی درج ہے کہ اس نے امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت کے شوق میں بیس مرتبہ سفر حج کیا اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اس واقعے کو نہایت خوبصورت انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب حاضر میں امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت با سعادت کا مقدس تذکرہ بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ گرامی حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی پاکیزہ داستان بھی مذکور ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کے زمانے میں جب کہ آپ علیہ السلام کا سن مبارک بہت تھوڑا تھا ستر مسائل کے مدلل جوابات دیئے۔

برکتوں کا مخصوص زمانہ

زمانہ ظہور امام علیہ السلام برکتوں کا مخصوص دور ہے۔ مولف شہید بزرگوارؒ نے اس زمانے کے متعلق کہا ہے کہ "خداوند عالم نے اس مقدس زمانے کو کئی ایک خصوصیات کا حامل قرار دیا ہے۔" ان خصوصیات میں سے بعض یہ ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور کی برکت سے دنیائے بشریت اخلاقی برائیوں سے نجات پا جائے گی کیونکہ عقلیں رشد و کمال

کی منزل کو پالیں گی۔ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سلسلے میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب ہمارا قائم (امام مہدی علیہ السلام) ظہور پذیر ہو گا تو خداوند عالم اپنے بندوں کو اپنی خصوصی عنایت سے نوازے گا اور ان پر ایسی نگاہ کرم کرے گا کہ ان کی عقلیں کامل ہو جائیں گی۔

ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص اپنی کامل عقل سے اس حقیقت کو سمجھ لے کہ یہ دنیا فانی ہے اور آخرت کو بقاء و دوام حاصل ہے اسی طرح جب وہ دنیا کے ناپائیدار حسن و جمال کی فریب بازیوں سے آگاہ ہو جائے اور آخرت کی پائیدار و مستحکم حقیقت اس کے سامنے جلوہ افروز ہونے لگے تو پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس رنگارنگ دنیا کی محبت کا دھوکہ کھا کر اپنے دل کو مطمئن کر سکتا ہے؟

---

(۱) اصل حدیث اور اس کی تصریح مولف شہید آیت اللہ دستغیب شیرازی کی کتاب ۸۲ سوال کے چوتھے ایڈیشن میں جو کہ ان کی شہادت کے بعد شائع ہوا ذکر کی گئی ہے۔

لہٰذا آنحضرت علیہ السلام کے ظہور پر نور کی برکت سے خداوند عالم عقلوں کو کامل کردے گا جس کے نتیجے میں تمام اخلاقی برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی کیونکہ ان سب کی بنیاد ناقص عقل کے ناپختہ فیصلے ہوتے ہیں' اور کمال عقل ہی کی روشنی میں کینہ' حسد' بغض و عداوت جیسی تمام مذموم صفات و عادات بھی محو و نابود ہو جائیں گی۔ اور جاہلانہ عداوت کی جگہ اسلامی اخوت حکم فرما ہو گی۔ اور بے ہودہ تنازعات کی بجائے صمیمیت ' محبت اور ایثار و جاں نثاری کا جذبہ ابھرے گا جس کے نتیجے میں امن و سلامتی اور اخلاص و اطمینان کامل پورے معاشرے کا مقدر بن جائے گا۔

پرہیز گاروں پر عنایات الٰہی کی بارش

سورہ اعراف کی آیت ۹۶ آخر الزمان ؑ پر بھی منطبق ہوتی ہے

"اگر ان بستیوں میں رہنے والے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ضرور ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیں گے۔(۱)

---

(۱) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

(سورہ اعراف آیہ ۹۶)

اس آیت شریفہ کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ خداوند عالم اہل ایمان پر اپنی رحمت و عنایت کی بارش کرے گا' اسی طرح متعدد روایات میں اس مطلب کا اشارہ ملتا ہے کہ زمین اپنے تمام خزانے باہر نکال دے گی اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جس پر سبزہ اور زراعت نہ کی گئی ہو۔ اس زمانے میں لوگ نہایت مضبوط اور خداداد صلاحیتوں کے مالک ہوں گے' بصارت و سماعت کی قوتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور پہاڑ کے ٹکڑے کو ہاتھ سے اکھیڑ دینے کے مناظر دیکھنے میں آئیں گے .... اور اس طرح کے دیگر امور رونما ہوں گے جن سے اس امر کی نشاندھی ہوتی ہے کہ اگر لوگ فردی و اجتماعی۔ معاشرتی تقویٰ کو اپنائیں تو خدا بھی ان پر فردی و اجتماعی طور پر اپنی عنایات نازل فرماتا ہے۔ خاص طور پر قناعت کی برکت سے حرص جیسی خطرناک بیماری سے نجات پا جائیں گے اور جو کچھ خداوند عالم نے ان کے لیے مقدر بنا دیا ہے اس پر راضی و خوش ہوں گے اور اپنی زندگی کو خوشی اور خوشحالی کے ساتھ بسر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

زمانہ ظہور امام علیہ السلام کے دیکھنے کی آرزو

بزرگان دین اور نیک و صالح افراد کی ہمیشہ سے یہی آرزو رہی

ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور کے مقدس زمانے کو دیکھیں اور اس امر کا مشاہدہ کر کے روحانی لذتوں سے بہرہ ور ہو جائیں کہ وہ زمانہ کس قدر پاکیزہ ہو گا۔ جب ہر طرف نور امام جلوہ گر ہو گا اور آپ علیہ السلام کے وجود مسعود اور ولایت مقدسہ کے آثار سے پوری کائنات بہرہ مند ہو گی۔ چنانچہ ہر باایمان و صالح انسان کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرغَبُ اِلَیْكَ فِیْ دَوْلَةٍ كَرِیْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَ تُذِلُّ بِمَا النِّفَاقُ وَ اَهْلَهٗ"

خدایا! ہم تیری بارگاہ میں اس بات کی تمنا کرتے ہیں کہ ہمیں ایسی حکومت دکھا جس کی برکت سے تو اسلام اور مسلمین کو عزت عطا کرے گا اور نفاق و منافقین کو ذلیل و خوار کرے گا۔ خدایا! ہم صرف یہی آرزو رکھتے ہیں کہ ہمیں موعود آسمانی اور منتقم حقیقی حضرت امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ ظہور نصیب فرما۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا انتظار کرنے والوں کے لیے وہ دور کس قدر سعادت بخش اور روح پرور ہو گا کہ جب آسمان سے یہ مقدس آوازہ گونج اٹھے گا کہ لوگو! یہ مہدی ہیں، مہدی علیہ السلام آگئے۔ یہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں اس آواز کو سن کر وہ لوگ

کس قدر احساس مسرت کریں گے جو اس پاکیزہ صدا کو سننے کے لیے مدتوں سے بے تاب رہے'

یہی وجہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جیسی عظیم و مقدس ہستی نے بھی امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی تعجیل کے لیے خصوصی طور پر دعا کی ہے اور اپنے احساس قلبی کو نمایاں کرتے ہوئے شوق دیدار کا اظہار کیا ہے اور ہمیں بھی اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ہم بھی امام علیہ السلام کے ظہور کی تعجیل کی دعا کریں اور "المقدر کائن" (اور جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا) کہہ کر خاموش نہ رہیں بلکہ عین ممکن ہے کہ اہل ایمان کے پاکیزہ دل کی صداؤں کے اثر سے خداوند عالم ظہور امام علیہ السلام کو قریب سے قریب تر کر دے۔

مختصر مگر عظیم کتاب

کتاب حاضر کے سلسلے میں قارئین کرام خود انصاف سے فیصلہ کریں گے کہ اس مختصر کتاب میں کس قدر گرانقدر اور اہم مطالب ذکر کیے گئے ہیں' اب تک جو کچھ ہم نے اس مقدمے میں بیان کیا ہے یہ انہیں مطالب کا اجمالی تذکرہ ہے جو اس کتاب میں مذکور ہیں سچ تو یہ ہے کہ یہ عظیم کتاب اپنے پاکیزہ مطالب کے لحاظ سے اتنی مقدس ہے کہ اس کے

مطالعے سے ولایت امام عصر علیہ السلام کا نور دلوں کو منور کر دیتا ہے۔

خداوند عالم اس کتاب کے مولف شہید بزرگوار آیت اللہ دستغیب رحمتہ اللہ علیہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی روحانی لذتوں سے بہرہ ور فرمائے کہ جنہوں نے اپنی پاکیزہ زندگی کو لوگوں کی ہدایت کے لیے صرف کیا اور خداوند عالم نے ان کی زبان و قلم میں وہ تاثیر رکھی کہ آج تک ان کے بیانات اور تحریریں جو کہ ان کے اخلاص عمل کی زندہ تصویر ہیں لوگوں کی رہنمائی کام سرانجام دے رہی ہیں اور لوگ ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

کتاب حاضر میں جو کچھ آپ کی نظروں سے گزرے گا یہ شہید دستغیب کی ان تقاریر سے اقتباس ہے جو انہوں نے اٹھ مختلف عناوین کے تحت کیں، یہ جو کچھ اس کتاب میں درج کیا گیا ہے شاید امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق شہید بزرگوار کے بیانات کا دسواں حصہ بھی نہیں افسوس کہ اس جلیل القدر عالم دین کے ارشادات کو مکمل طور پر محفوظ نہیں کیا گیا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ آنے والی نسلیں ان بیانات سے پورا پورا فیض پائیں گی۔

اسلامی جمہوریہ ' انقلاب مہدیؑ کا پیش خیمہ

اگرچہ بات طول پکڑ گئی ہے لیکن ایک مطلب کی طرف اشارہ

کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ چند روز پہلے کی بات ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ آیا متعدد روایات میں یہ امر مذکور نہیں کہ حضرت امام علیہ السلام اس وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تو امام علیہ السلام تشریف لاکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

میں نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل درست ہے اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں پایا جاتا---- یہ کہہ کر میں نے خود ہی اپنی بات کو آگے بڑھایا تاکہ وہ اپنے سوال کا باقی حصہ کہنے کی جرات ہی نہ کر سکے کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ اس کے بعد وہی کچھ کہے گا جو اسلامی انقلاب کی کامیابی سے پہلے مشرق و مغرب کے زہریلے پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والے لوگ کہا کرتے تھے۔ اور وہ کبھی حقیقت کے دیدار کے لیے اپنی آنکھوں پر پڑے ہوئے حجابوں کو ہٹانے پر تیار نہ تھے اور کہتے تھے کہ چونکہ امام زمانہ علیہ السلام اس وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آنحضرتؑ تشریف لا کر عدل و انصاف کا بول بالا کر دیں گے لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک ہم خاموش رہ کر دنیا میں رونما ہونے والے تلخ واقعات اور ظالم و ستمگر لوگوں کی استبدادی حرکتوں کو دیکھتے رہیں------

یہ ان لوگوں کی اس ناپاک سوچ ہی کا نتیجہ ہے کہ ظلم کے خلاف صدائے

احتجاج بلند نہیں کی جاتی تھی، جبکہ روایات کا مفہوم ہرگز یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر خاموش تماشائی کا کردار ادا کریں اور ظالموں کی سفاکانہ، حرکتوں کا نوٹس نہ لیں، شہید بزرگوار آیت اللہ دستغیب ؒ نے فرمایا تھا کہ اسلامی جمہوریہ درحقیقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا پیش خیمہ ہے۔

کیا ظلم کو پھیلتا دیکھتے رہیں؟

کسی جاہل و نادان کا یہ جملہ عجیب لگتا ہے کہ چونکہ امام زمانہ علیہ السلام اس وقت ظہور فرمائیں گے جب ظلم و جور پوری دنیا پر چھا جائے گا لہٰذا ضروری ہے کہ حالات کو مزید خراب کیا جائے تاکہ امام جلد از جلد تشریف لائیں۔

کس قدر غلط منطق اور نادرست نظریہ ہے۔ ضلالت و گمراہی کے پھیلاؤ کو روکنا منطقی کام ہے یا اس کے فروغ میں مدد دینا؟ کوئی عقل مند اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ صرف اس لیے ظلم کو پھیلتا دیکھتے رہیں اور اس کے پھیلاؤ میں مدد دیتے رہیں تاکہ امام زمانہؑ جلد ظہور فرمائیں۔

ذمہ داریاں معین ہیں

کیا یہ بات درست ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی

تعجیل کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض کو ترک کر دیا جائے؟ کیا زمانہ جاہلیت غیبت میں ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ حالات کو مزید خراب کریں' یا یہ کہ ہر شخص کی شرعی ذمہ داری معین ہے اور وہ مکلف و موظف ہے کہ اپنی شرعی ذمہ داری کو پورا کرے اور ظہور امامؑ کے حالات سازگار کرنے کے بہانے پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے بچنے کی راہ تلاش نہ کرے' بلکہ اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی و معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرے اور اسلامی حکومت کے قیام کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں بروے کار لا کر دوسروں کے لیے نمونہ عمل بن جائے۔

عدالت الہیہ کے قیام کی کوشش

اسلامی جمہوریہ ---- ایران --- کے متعلق آج تک کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ اس نے سو فیصد عدالت الٰہیہ قائم کر دی ہے یا قائم کرنا اس کے بس میں ہے' لیکن یہ بات یقیناً کہی جا سکتی ہے کہ بحسب ظاہر اور اپنی بساط و امکان کے مطابق حقیقی معنوں میں احکام اسلام کے اجراء و نفاذ کا جو نمونہ اسلامی جمہوریہ نے پیش کیا ہے اس سے عدالت الٰہیہ کے قیام میں مدد مل سکتی ہے اور یہ امر بھی یقینی ہو گیا ہے کہ موجودہ دور میں بھی اسلامی احکام کو عملی طور پر نافذ کرنا ممکن ہے! اب یہ ذمہ داری ان لوگوں پر عائد

ہوتی ہے جو معاشرے میں عدل الٰہی کا قیام چاہتے ہیں کہ وہ اپنی پوری قوت اس بات پر صرف کریں کہ ایک آئیڈیل اسلامی معاشرہ تشکیل پائے اور امام مہدی علیہ السلام تشریف لا کر کائنات ہستی کے گوشے گوشے میں خدا کی حاکمیت کے پرچم لہرائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی عہد کریں کہ جب امامؑ تشریف لائیں گے تو ہم سب ان کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے۔

طاقت کے ذریعے حکومت کرنا طاغوتی عمل ہے۔

جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام طاقت کے بل بوتے پر کائنات پر حکومت کریں گے، ان کا نظریہ غلط اور یقیناً باطل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب امام زمانہ علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو دنیا بھر کے لوگ عقل و شعور کے کمال کو پالیں گے اور خود ہی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں گے، اور اپنے اختیار و اشتیاق کے ساتھ امام علیہ السلام کے پرچم تلے جمع ہوں گے، البتہ امام علیہ السلام صرف ان لوگوں کی گردنیں کاٹ دیں گے جو غرور و تکبر کرتے ہوئے اپنی شیطانی و طاغوتی سوچ کے مطابق اسلام و مسلمین کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے پر ڈٹے ہوں گے اور کسی صورت میں عام لوگوں کے ساتھ مل کر حق کی حمایت کرنے پر تیار نہ

ہوں گے۔

ظہور امامؑ کے بغیر قیام عدل ممکن نہیں

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بغیر عدل و انصاف کا قیام امکان پذیر نہیں اور کسی نے اس امر کا نہ تو دعویٰ کیا ہے اور نہ کر سکتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں عدل و انصاف کے قیام کی طاقت رکھتا ہے۔

ہماری ذمہ داری اور طاقت اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہ ہم احکام قرآن کے نفاذ کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیں اور سادہ لوح بن کر ارباب جور کے مظالم کا نشانہ بھی بنیں ورنہ وہ ہمیں گمراہ کرکے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ تو ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے کیونکہ دلوں پر تو ہمارا تسلط ہی نہیں کہ ہم ہر صورت میں انہیں نور ایمان سے منور کر سکیں یا یہ کہ اطراف و اکناف عالم میں ظالموں کے ظلم کے آثار محو کر سکیں۔

اسلامی جمہوریہ، ظہور امام علیہ السلام میں رکاوٹ نہیں

غلط سوچ رکھنے والے افراد یہ کبھی نہ سوچیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران --- ظہور امام علیہ السلام میں رکاوٹ ہے ہرگز ایسی کوئی بات نہیں، بلکہ

حقیقت تو یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ ظہور امام علیہ السلام اور آنحضرت علیہ السلام کی عادلانہ حکومت کا پیش خیمہ اور مقدمہ ہے' کیا ہم نے اپنے ملک میں ہر لحاظ سے عدل کے قیام کے تمام تقاضے پورے کر دیئے ہیں کہ اب یہ حضرات ظہور امام علیہ السلام کے لیے اس قدر مضطرب ہو گئے ہیں' جب سے ہمارے ملک میں اسلامی جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا ہے شیطان صفت لوگوں نے اپنی سفاکانہ حرکتوں کی انتہا کر دی ہے اور ہمارے بزرگ رہنماؤں جن میں مولف کتاب شہید بزرگوار آیت اللہ دستغیب" بھی شامل ہیں کو نہایت بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا اور منافقین کو کفار کی ملی بھگت سے ہماری سرحدوں پر بے گناہ لوگوں کا جس طرح قتل عام کیا گیا اور مظلوم افراد کو در بدر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں اس کی مثال دنیا بھر میں کہیں نہیں ملتی- کیا اب تک ہم ظالموں کے ظلم کا شکار نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ حضرات گمان کرتے ہیں کہ شاید یہ جمہوریہ ظہور امام علیہ السلام کی راہ میں رکاوٹ ہے! موجودہ دور میں صورت حال یہ بن چکی ہے کہ ہم امریکہ کے مظالم کا نشانہ بنے' افغانستان پر روس نے ستم ڈھائے ہوئے ہیں' امریکہ و روس دونوں نے عراق کے مظلوم عوام کو اپنی بربریت کا نشانہ بنایا ہوا ہے اور اسی طرح بڑی طاقتیں پوری دنیا کو اپنے جور و استبداد کی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں- اس

کے علاوہ ہمارے ملک کے اندر بھی اب تک کتنے ایسے جرائم ہیں۔ جن کا ارتکاب ہماری عدالتوں اور محکموں کے سربراہوں کے ہاتھوں ہو رہا ہے خواہ وہ عمداً ہوتا ہے یا سہواً، علم و آگاہی سے ہوتا ہے یا جہالت و نادانی کے سبب، بہر حال یہ سب خرابیاں موجود ہیں۔

سید محمد ہاشم دستغیب

شیراز فروردین ۱۳۶۲ شمسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہزاروں روایتیں

دینی موضوعات میں بہت کم ایسے موضوع ملتے ہیں جن کے متعلق اس قدر کثیر تعداد میں روایات وارد ہوئی ہوں جتنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں دیکھنے میں آئی ہیں۔

کتب شیعہ میں مختلف راویوں کے حوالے سے پیغمبر اکرمؐ کی ایک ہزار سے زیادہ احادیث شریفہ مذکور ہیں اور اس سے کہیں زیادہ کتب اہلسنت میں پائی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ علماء اہل سنت میں سے بعض اکابرین نے اس سلسلے میں مستقل کتابیں لکھی ہیں مثلاً بزرگ عالم دین محمد دین طلحہ شافعی نے کتاب البیان تحریر کی ہے جس میں آخر الزمان کے حالات اور حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے متعلق روایات کو ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ابن صباغ مالکی نے کتاب فصول المہمہ میں اس موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور پھر کتاب تذکرۃ الائمہ کے علاوہ کئی ایک کتب میں جو روایات ذکر کی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

امام مہدیؑ کی تشریف آوری یقینی ہے

اہل سنت کے اکثر مولفین نے اس روایت کا ذکر کیا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دنیا کی عمر میں سے صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا یہاں تک کہ میری اولاد میں ایک فرد ظہور کرے گا کہ جس کا نام میرے نام جیسا ہو گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ اس طرح پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔(۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدیؑ کے ساتھ نماز پڑھنا

ایک اور حدیث میں جو اہل سنت کے نزدیک بھی معتبر اور قابل قبول سمجھی جاتی ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اس طرح ذکر ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

---

(۱) لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلاَّ يَوْمٌ وَاحِدٌ لِطَوَّلِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الْيَوْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِيْ اِسْمُهُ اِسْمِيَ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْ لاً بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجُوْرًا (بحار الانوار ج ۱۳۔ اور کشف الغمہ وغیرہ میں بھی اسی عبارت کے ساتھ مذکور ہے)

اے مسلمانو! تمہارے لیے کتنی خوش نصیبی ہوگی اس وقت جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ موجود ہوں گے اور تمہارا امامؑ بھی تمہارے درمیان موجود ہو گا۔(۲)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور کے مقدس زمانے کے حالات میں سے یہ امر قطعی و یقینی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر آنحضرت علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے--- ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں گے تو اسے دیکھ کر کئی ایک نصاریٰ مسلمان ہو جائیں گے کیونکہ وہ اپنی آنکھوں سے اس امر کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے کہ ان کا نبی امام المسلمین کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے۔

---

(۱) كَيْفَ أَنْتُمْ وَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ بَيْنَكُمْ۔ (مربوط کتب کے متعدد حوالوں سے)

امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند مہدی علیہ السلام ہیں

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے منقول روایات میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

مہدی علیہ السلام اولاد حسین علیہ السلام سے ہیں۔

ایک اور روایت میں آپؐ نے تصریح فرمائی کہ مہدیؑ، حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں، جن کی دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت صغریٰ، دوسری غیبت کبریٰ اور ان کی غیبت کبریٰ کے زمانے میں زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی، اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو ان کے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا ہو گا جو یہ آواز دے رہا ہو گا کہ یہ ہیں مہدی علیہ السلام موعود! یہ ہیں وہ مہدی علیہ السلام جن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وقت زمین میں مومن و متقی لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔

ظلم کی انتہا کے بعد عدل کا قیام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں جو اہم نکتہ خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے وہ یہ کہ آنحضرت علیہ السلام کے توسط سے پوری دنیا میں عدل و انصاف قائم ہو جائے گا۔ جبکہ سارا عالم ظلم و جور کی لپیٹ میں آچکا ہو گا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ اس زمانے میں عدل و انصاف اور امن و امان کی یہ صورت ہو گی کہ ایک نوجوان اور خوبرو عورت جواہرات کا صندوق اٹھائے ہوئے شام سے بغداد تک تنہا سفر کرے گی مگر کوئی شخص اسے اور نہ اس کے جواہرات کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔

اس دور میں عدل و انصاف کا یہ عالم ہو گا کہ چوری اور نامحرم عورت کی طرف خیانت کی نظر کرنے کا وجود ہی باقی نہ رہے گا اور سب لوگ عادل ہو جائیں گے' اس سلسلے میں نہایت دلچسپ جملہ کہا جاتا ہے کہ "بھیڑیا اور بکری ایک ساتھ زندگی گزاریں گے اور مل جل کر اکٹھے رہیں گے۔

گمراہ فرقہ اور قیام عدل

امام زمانہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور وہ سادہ لوح افراد جو ایسے دعویداروں کے فریب کا شکار ہوئے وہ رسوا ہو چکے ہیں کیا ان دعوے داروں کے جھوٹے و مکار ہونے کے ثبوت کے لیے یہی کافی نہیں کہ ان کے ان بے بنیاد بے ہودہ دعووں کے بعد دو عالمی جنگیں واقع ہوئیں جن میں کئی ملین افراد بلاوجہ مارے گئے اور کئی ملین لوگ معذور ہوئے اور کتنے لوگ دربدر ہو گئے اور کتنے اموال ضائع ہو گئے اور کتنی عزتیں لوٹی

گئیں، اور خلاصہ یہ کہ کس قدر ظلم وجور پھیل گیا! کیا ان جھوٹے دعویداروں کی ذلت و رسوائی کے لیے یہ سب کچھ کم ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر روایات میں امام زمانہ علیہ السلام کا ذکر پورے عالم میں عدل وانصاف قائم کرنے والا اور ظلم وجور کا نام ونشان مٹا دینے والا کے عنوان سے کیا گیا ہے وہ ابھی تک ظہور پذیر نہیں ہوئے، ورنہ دنیا کی یہ حالت نہ ہوتی جو اب ہے۔

وجود امام مہدیؑ کے زندہ ثبوت

وجود امام عصرؑ کے اثبات کے لیے علمائے اہلسنت نے جو کتب تحریر کی ہیں ان میں متعدد دلائل و شواہد ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے کتاب فصول المہمہ اور تذکرۃ آلائمہ وغیرہ سرفہرست ہیں اور ان دو کتابوں کے علاوہ کئی دیگر کتب میں آنحضرتؑ کے وجود مبارک اور آپ علیہ السلام کے معجزات کے تذکرے کے ساتھ ساتھ ان خوش نصیب افراد کا ذکر بھی ملتا ہے جو آنجناب علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امام علیہ السلام کی ولادت با سعادت کے بعد سے لے کر اب تک متعدد شخصیات کو آپ علیہ السلام کے حضور میں شرف یاب ہونے کا موقعہ ملا ہے جن میں حضرت مقدس اردبیلی

اور سید بحر العلوم جیسی عظیم و جلیل القدر ہستیاں شامل ہیں جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے عابد' زاہد' عادل اور متقی و پرہیز گار تھے۔ ایسے افراد کے بارے میں جو کچھ مذکورہ بالا کتب اور ان جیسی دیگر تحریروں میں موجود ہے وہ تو در حقیقت دریائے فضیلت کا ایک قطرہ ہے۔ ورنہ خدا ہی خود جانتا ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے سے کتنے خوش نصیب اور صالح افراد ایسے ہیں جو حضرت ولی عصر علیہ السلام کی خدمت میں شرف یاب ہوتے ہیں اور آنجناب علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں اسماعیل ہرقلی کی شفایابی

حسن کلام اور حلاوت بیان میں اضافہ کرنے کے لیے "اسماعیل ہرقلی" کا واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس واقعے کو کتاب کشف الغمہ اور چند دیگر کتب میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ سید ابن طاؤس رضوان اللہ علیہ کے دور میں وقوع پذیر ہوا۔

واقعہ یوں ہے کہ اسماعیل ہرقلی' جناب سید ابن طاووس" کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اس کی حالت یہ تھی کہ اس کی ران میں ایک گندا زخم پڑا ہوا تھا۔ اور وہ اس کی شدت درد سے بہت پریشان تھا' اس کی ران سے خون اور پیپ نکلتی تھی جس کے سبب اس کی زندگی اجیرن ہو

کر رہ گئی تھی، ہمیشہ مرنے کی دعا مانگتا رہتا تھا۔

اسماعیل ہر قلی کے معالجہ کے لیے جناب سید ابن طاووس" نے حلہ کے اطباء کی خدمات حاصل کیں لیکن سب نے کہا کہ یہ بیماری لاعلاج ہے کیونکہ زخم نہایت گہرا ہو چکا ہے۔ اس کا حل صرف اور صرف آپریشن ہے یعنی اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے لیکن خطرہ اس بات کا ہے کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو ممکن ہے بیمار کے لیے جان لیوا ثابت ہو'

اطباء کی بات سن کر سید ابن طاووس" نے اسماعیل ہر قلی سے فرمایا کہ میں بغداد جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو' وہاں ماہر و حاذق طبیب رہتے ہیں شاید خداوند کریم تیرے معالجے کا کوئی سبب فراہم کر دے۔

جناب سید ابن طاووس نے بغداد پہنچ کر تمام بڑے بڑے اطباء کو اکٹھا کیا اور انہیں اسماعیل کی بیماری کی بابت تفصیلات بتلائیں تو سب نے وہی کچھ کہا جو "حلہ" کے حکماء و اطباء نے کہا تھا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں' جناب سید ابن طاووس" اطباء کا جواب سن کر بہت پریشان ہو گئے۔

اسماعیل نے جب صورت حال دیکھی تو جناب سید ابن طاووس" سے عرض کی کہ آپ مجھے اجازت دیں تو میں "سامرا" جا کر قبور مطہرہ کی زیارت کرلوں ممکن ہے خداوند سامراء میں مدفون بزرگوں (حضرت ہادی

علیہ السلام ' حضرت عسکری ؑ حضرت حلیمہ خاتون ؑ اور حضرت نرجس خاتون ؑ) کے طفیل مجھے شفا عطا فرمائے۔

جناب سید ابن طاووس سے اجازت لے کر اسماعیل ' سامرا پہنچا' قبور مقدسہ کی زیارت کر کے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ذاتی مسکن سرداب مقدس میں آیا اور وہاں نماز ادا کی اور زیارت بجا لائی۔

اسماعیل بیان کرتا ہے کہ دوسرے روز صبح کو میں نے سوچا کہ بہتر ہے نہر پر جا کر غسل کروں اور بدن پر لگے ہوئے خون اور پیپ کو صاف کروں اور غسل زیارت کر کے حرم مطہر کی زیارت سے مشرف ہوں ممکن ہے کردگار عالم مجھ پر نگاہ کرم فرمائے۔ چنانچہ میں نے ایسے ہی عمل کیا۔ پہلے اپنے کپڑوں کو دھویا۔ پھر بدن کو صاف ستھرا کیا اور غسل زیارت کیا' ابھی غسل سے فارغ ہی ہوا تھا کہ اچانک چار سوار آ گئے' ان میں سے ایک الگ سواری پر اور تین اکٹھے ایک سواری پر تھے' ان میں سے بزرگ جو دو آدمیوں کے درمیان تھے میری طرف بڑھے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ وہ شخص جو تنہا تھا وہ بھی میرے قریب آ گیا اور اس نے مجھے آواز دے کر کہا۔ اسماعیل! اس کی زبان پر اپنا نام سن کر میں ڈر گیا۔ مگر اس نے مجھ سے کہا اے اسماعیل جس ٹانگ پر زخم ہے اسے آگے بڑھا--- میں نے سوچا کہ

ممکن ہے کہ اس شخص کا ہاتھ پاک نہ ہو اور میں نے ابھی ابھی غسل زیارت کیا ہے لہٰذا میں سوچنے لگا کہ اب کیا کروں میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ جناب خود ہی آگے بڑھے اور اپنا دست مبارک زخم پر پھیر کر ذرا سا دبایا--- وہ ہاتھ حقیقت میں مظہر اسم "شافی" تھا' وہ بزرگ آدمی جو دو آدمیوں کے درمیان تھا کہنے لگا اے اسماعیل! اب تو ٹھیک ہو گیا ہے نا' اب تیری بیماری ختم ہو گئی اور تو تندرست ہو گیا' میں نے کہا خدا آپ کو تندرستی عنایت کرے' اس بزرگ نے کہا اے اسماعیل! یہ جناب جو تشریف لائے ہیں یہ تمہارے آقا امام زمانہ علیہ السلام ہیں' یہ سن کر میں امام زمانہ علیہ السلام کے طرف متوجہ ہوا مگر آپ چل پڑے تھے' دوڑتا ہوا امام علیہ السلام کے پیچھے گیا تاکہ آپ علیہ السلام کے حضور عرض ادب کروں۔ امام علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا! واپس چلے جاؤ۔ امام کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے واپس ہوا مگر رہا نہ گیا اور اپنے اوپر قابو نہ پا سکا' دوبارہ دوڑا' اس مرتبہ بھی امام نے فرمایا: واپس چلے جاؤ' تیسری مرتبہ آقا کو قسم دے کر کہا' کہ مولا ایک لمحہ کے لیے ٹھہریئے اور مجھے زیارت کرنے دیجئے' امامؑ میری التجا پر رک گئے--- اس اثناء میں وہ بزرگ آدمی جو پاس تھا (قوی امکان ہے کہ وہ حضرت خضر تھے) کہنے لگا اے اسماعیل! حیا کرو' جب تمہارے امامؑ نے حکم دیا ہے کہ واپس

چلے جاؤ تو پھر سوچتے کیا ہو' واپس جاؤ۔

میں واپس جانے کے لیے ٹھہرا تو امام علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسماعیل' جب تم بغداد پہنچو تو یاد رکھنا کہ خلیفہ مستنصر عباسی تمہیں کچھ رقم دے گا لیکن تم اس سے نہ لینا' اور تم ہمارے فرزند سید ابن طاؤس سے کہنا کہ وہ "علی بن عوض" سے تمہاری سفارش کریں۔ ہم بھی "علی بن عوض" سے تیری سفارش کر دیں گے۔

اسماعیل ہرقلی کہتا ہے کہ یہ کہہ کر امام علیہ السلام نظروں سے غائب ہو گئے اور میں پھر آنحضرت علیہ السلام کو دیکھ نہ سکا۔ میں نے اپنے آپ کو نہایت تندرست حالت میں پایا اور میں نے محسوس کیا کہ اب کوئی زخم میری ٹانگ پر باقی نہ رہا۔ میری اس حالت کو دیکھ کر وہاں پر موجود سب لوگ میرے ارد گرد جمع ہو گئے اور پورا واقعہ میں نے ان کے سامنے بیان کیا تو وہ سب میرے ہاتھ پاؤں چومنے لگے اور انہوں نے تبرک کے طور پر میرے لباس کو پارہ پارہ کر دیا۔

پھر میں نے حرم مطہر کی زیارت کی اور فوراً سامرا سے بغداد روانہ ہو گیا ابھی بغداد کے قریب ہی پہنچا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میرے استقبال کے لیے کھڑے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں

کہ اسماعیل ہرقلی کون ہیں! ان لوگوں میں جناب سید ابن طاؤس ؒ بھی موجود تھے انہوں نے کہا اے اسماعیل کیا یہ سب اہتمام تمہارے لیے ہے؟ میں نے عرض کی۔ جی حضور یہ سب میرے استقبال کے لیئے آئے ہیں۔ جناب سید ابن طاؤس ؒ نے فرمایا کہ اپنی زخم والی ٹانگ دکھاؤ' میں نے وہ جگہ دکھائی جہاں امام علیہ السلام نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا' سید' امام علیہ السلام کی عنایت و شفقت کو دیکھ کر فرط محبت میں غش کھا گئے' میں نے انہیں اٹھایا۔

اس کے بعد جناب سید ابن طاؤس ؒ اسماعیل کو لے کر خلیفہ مستنصر عباسی کے وزیر کے پاس لے آئے جو کہ قم شہر کا رہنے والا تھا۔ وزیر نے کہا کہ اطباء کی تصدیق ضروری ہے۔ جناب سید ابن طاؤس ؒ نے اطباء کو بلایا جنہوں نے اسماعیل کے زخم کو دیکھا تھا' جب وہ سب آگئے تو سید نے وزیر کے سامنے ان سب سے پوچھا کہ تم نے کتنے دن پہلے اسمٰعیل کی ٹانگ کا معائنہ تھا' انہوں نے کہا دس روز قبل' سید نے پوچھا' اس کا زخم کیسا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ قابل علاج نہیں تھا' سید نے پوچھا! اگر اس کا معالجہ کیا جاتا تو کتنا عرصہ لگتا جس سے اس کا زخم ٹھیک ہو جاتا' انہوں نے جواب دیا کہ بالفرض اگر ٹھیک ہونے کے قابل ہوتا تو کم از کم دو مہینے کا عرصہ لگتا تاکہ اس جگہ پر گوشت دوبارہ نکلے اور پھر زخم کی جگہ پر جلد آئے لیکن اس

جگہ کبھی کوئی بال نہ اگ سکتا۔

اطباء کے اعترافات اور تصدیقات کو سننے کے بعد سید نے اسماعیل سے فرمایا کہ تم اب ان سب کو اپنی ٹانگ دکھاؤ اور زخم کی جگہ بھی بتلاؤ' اس نے جب زخم کا مقام دکھایا تو سب اطباء حیرت سے انگشت بدندان رہ گئے اور کہنے لگے بالکل ٹھیک ہے ' یہی وہ جگہ تھی جس پر زخم تھا جو کہ اب بالکل ختم ہوگیا ہے اور اس پر کسی قسم کا کوئی نشان باقی نہیں رہا بلکہ اس پر کچھ بال بھی اُگ آئے ہیں۔

ان اطباء میں سے ایک طبیب نے کہا شاید وہ دوسری ٹانگ ہوگی چنانچہ اسماعیل نے دوسری ٹانگ بھی دکھائی۔ تو ان اطباء میں سے ایک طبیب جو کہ عیسائی مذہب تھا کہنے لگا' خدا کی قسم کہ اسے حضرت عیسیٰ نے شفا بخشی ہے۔

عیسائی طبیب کی بات سن کر سید ابن طاوس ؒ نے فرمایا کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام کے مولا نے نجات بخشی ہے اور اس شخصیت نے شفا عطا کی ہے جس کے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نماز ادا کریں گے۔

اس واقعہ کی خبر خلیفہ مستنصر عباسی کو بھی دی گئی تو خلیفہ نے ایک ہزار اشرفیاں اسماعیل کے لیے بھجوائیں' اسماعیل نے جواب دیا کہ میں

یہ اشرفیاں کسی صورت میں نہیں لے سکتا اور نہ ہی انہیں مصرف میں لا سکتا ہوں! پوچھا گیا کیا وجہ ہے؟ تو اسماعیل نے جواب دیا کہ جس آقا نے مجھے شفا بخشی ہے۔ انہوں نے مجھے تاکید کی تھی کہ خلیفہ کے دیئے ہوئے پیسے قبول نہ کروں، جب خلیفہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ سخت پریشان ہو کر کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا مال و دولت اس قابل نہیں کہ اسماعیل جیسی مقدس شخصیت اسے قبول کرے۔

اس کے بعد خداوند عالم نے اسماعیل کو کثیر دولت و ثروت سے نوازا۔ کیونکہ اس نے اپنے آقا و مولا کے فرمان پر پورا پورا عمل کیا تھا۔

امام مہدی علیہ السلام کے معجزات پر مشتمل کتابیں۔

جناب اسماعیل ہرقلی کے واقعے کی مانند متعدد واقعات و معجزات ایسے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ نیک و صالح افراد امام زمانہ علیہ السلام کی بارگاہ میں شرفیاب ہو کر فیض پا گئے اور وہ واقعات معتبر کتب میں بزرگ علماء دین نے تحریر فرمائے ہیں چنانچہ مرحوم و مغفور حاجی نوریؒ نے کتاب "النجم الثاقب" میں جو کہ فارسی زبان میں لکھی گئی ہے اس طرح متعدد واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ اسی طرح، بحار الانوار ج ۱۳ اور کتاب دارالسلام میں بھی ایسے کئی واقعات مذکور ہیں۔

مرحوم نہاوندیؒ نے بھی اپنی بیش بہا تحریروں میں کئی ایک نیک وصالح افراد کے اسماء گرامی ذکر فرمائے ہیں جنہوں نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے حضور شرفیابی کا فیض پایا اور ان کے واقعات بھی درج کئے ہیں۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ مختلف مباحث کے ضمن میں چند ایک واقعات کو ذکر کے لطافت کلام میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے موقعہ پر دلچسپ روایت

بارہویں تاجدار امامت حضرت حجت بن الحسن امام مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے باب میں علامہ شیخ طوسیؒ اور شیخ الجلیل علامہ شیخ صدوقؒ نے اپنی کتابوں میں اور معروف مورخ مسعودی نے کتاب اثبات الوصیتہ میں اور دیگر ارباب علم و اہل دانش نے اپنی گرانقدر تالیفات میں

ایک دلچسپ و روح پرور روایت ذکر فرمائی ہے جسے بطور اختصار ہم یہاں بیان کر رہے ہیں۔

ابو ایوب انصاریؓ پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محترم اصحاب میں سے تھے چنانچہ جب آنحضرتؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلے جناب ابو ایوب انصاریؓ کے ہاں قیام فرمایا لہٰذا وہ جناب، حضرات اہل بیت علیہم السلام کے نزدیک نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، ان کا ایک نواسہ (نواسہ در نواسہ) جس کا نام بشر بن سلیمان تھا وہ ہمارے دسویں امام حضرت علی نقی الہادی علیہ السلام کی ہمسائیگی میں رہتا تھا۔ ایک دن امامؑ نے اپنے خادم کو اس کی طرف بھیجا تاکہ اسے بلا لائے۔ خادم نے اُسے امامؑ کا پیغام پہنچایا تو وہ فوراً حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچا تو حضرت ہادی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بشر! تمہارے جد نے ہمارے بزرگوار کی بہت زیادہ خدمت کی اور میں چاہتا ہوں کہ تیرے ذمے ایک کام لگاؤں جو تیرے لیے سعادت و خوش بختی کا موجب بنے۔ یہ فرما کر امام علیہ السلام نے رومی زبان میں ایک خط لکھا اور خط کے نیچے اپنی مہر مبارک بھی لگا دی، پھر آپ علیہ السلام نے ایک زرد رنگ کی تھیلی مجھے دی جس میں دو سو بیس اشرفیاں تھیں، امام نے مجھ سے فرمایا کہ بغداد چلے جاؤ اور وہاں نہر کے کنارے اس مقام پر

جاؤ جہاں بردہ فروش کھڑے ہوتے ہیں وہاں جا کر دیکھنا کہ ایک شخص جس کا نام "عمرو بن یزید" ہے وہ چند کنیزیں بیچنے کے لیے وہاں آئے گا' ان کنیزوں میں ایک کنیز ایسی ہو گی جو رومی زبان میں نالہ و فریاد کر رہی ہو گی اور جو بھی اسے خریدنا چاہے گا وہ (عمرو بن یزید) اس سے کہے گا کہ اسے خرید کر اپنا سرمایہ کیوں ضائع کرتے ہو۔ اسی اثناء میں ایک شخص تین سو اشرفیاں کے بدلے اسے خریدنے کا عزم کرے گا مگر وہ کنیز راضی نہ ہو گی اور کہے گی اگر تو سلیمان کی مانند بھی ہو جائے میں تیرے ساتھ چلنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گی۔

اس کنیز کا جواب سن کر وہ بردہ فروش اس سے کہے گا کہ اے کنیز تمہارے سلسلے میں اب کیا کروں؟ میں تو تمہیں بیچنا چاہتا ہوں' وہ کنیز جواب دے گی کہ ابھی آپ جلدی نہ کریں' میں خود ہی مناسب فرد کے بارے میں آپ کو بتا دوں گی...... جب تم اس کنیز کو دیکھو تو اس وقت اسے میرا یہ خط دے دینا۔

بشر نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام کی ہدایات کے مطابق عمل کیا اور وہ خط اس کنیز کو دے دیا' کنیز نے وہ خط دیکھا تو اسے چوم کر آنکھوں سے لگایا اور اپنے مالک بردہ فروش سے کہنے لگی کہ مجھے اس شخص کے

ہاتھوں بیچ دے۔

بہرحال اسی رقم پر معاملہ طے ہوا جو امام علیہ السلام نے عطا فرمائی تھی کنیز کو خرید کر میں اسے اپنے گھر لے آیا' میں نے دیکھا کہ وہ کنیز بار بار اس خط کو آنکھوں سے لگاتی اور اس کے بوسے لیتی تھی' میں نے اس سے پوچھا کہ اے کنیز! تو اس خط کے لکھنے والے کو کس طرح جانتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اے نادان شخص کیا تو اس خط کے لکھنے والی شخصیت کو نہیں پہچانتا؟ میں نے جواب دیا' کیوں نہیں' میں جانتا ہوں کہ وہ میرے امام علیہ السلام ہیں۔ یہ سن کر اس کنیز نے کہا کہ میں قیصر روم کی نواسی ہوں' میں ابھی تیرہ برس کی تھی کہ میرے جد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میری شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا نہایت تزک و احتشام کے ساتھ رسم عقد نکاح ادا کرنے کا اہتمام کر دیا گیا جس میں تین سو پادری' سات سو امراء' اور چار ہزار بزرگ شخصیتوں کو مدعو کیا گیا اور دلہا کے بیٹھنے کے لیے ایک بہت بڑا تخت لگایا گیا' ابھی پادری صاحبان انجیل کی تلاوت میں مصروف تھے کہ ایک شدید زلزلہ آیا جس سے تخت الٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور صلیبیں گر گئیں' پادریوں نے اس منظر کو فال بد گردانا' اور میرے نانا نے کہا کہ اس داماد کے ساتھ عقد نہ کرو کیونکہ یہ واقعہ دین مسیحیت کے خاتمے کی علامت ہے۔ قیصر روم

نے پادریوں کی بات مان لی اور اپنے فیصلے کو تبدیل کر کے ایک دوسری محفل عقد نکاح کا اہتمام کیا اور اپنے دوسرے بھتیجے کے ساتھ میری شادی کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ جب محفل سج گئی تو اس دفعہ بھی پہلے والا واقعہ رونما ہوا اور میرے جد نے وہ پروگرام بھی منسوخ کر دیا' میں نے اس رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام تشریف فرما ہیں اور ان کے ساتھ ان کے وصی جناب شمعون الصفا بیٹھے ہیں جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری اور میرے جد اعلیٰ تھے' اتنے میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ساتھ بھی ایک بزرگ شخصیت موجود تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں آپ کے وصی شمعون کی بیٹی کی شادی اپنے فرزند حسن علیہ السلام کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں یہ سن کر حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا کہ اس سے بڑھ کر میرے لیے کیا شرف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ عقد پڑھا-----

جب میں بیدار ہوئی تو مجھے اس بات کی جرات و ہمت نہ ہو سکی کہ میں اس خواب کو کسی کے سامنے بیان کروں' لیکن حضرت حسن عسکری علیہ السلام کہ جنہیں میں نے خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھا تھا کے ملنے کا اشتیاق میرے دل میں انگڑائیاں لے رہا تھا' یہاں تک کہ میں شدت

اشتیاق سے بیمار پڑ گئی۔ میرے والد نے بڑے بڑے حکماء و اطباء کو بلوایا مگر وہ جو علاج تجویز کرتے وہ بے اثر ہوتا' ایک دن قیصر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے میری بیٹی! کیا تجھے کوئی چیز مطلوب ہے؟ میں نے کہا نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے! اس نے کہا اگر تیرے دل میں کوئی خواہش ہو تو بتلا دے! میں نے جواب دیا کہ اگر تو مسلمان قیدیوں کو آزاد کر دے تو ممکن ہے کہ میری حالت کچھ بہتر ہو جائے' چنانچہ میرے جد نے حکم دیا کہ چند مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا گیا اور جو باقی بچ گئے تھے ان کی سزاؤں میں کمی کر دی گئی' میں نے جب یہ سب کچھ دیکھا تو عمداً کچھ غذا کھائی تاکہ اس امر کا اظہار کر سکوں کہ اب میری حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ میں نے اس رات کو ایک اور خواب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور حضرت مریمؑ میرے پاس تشریف لائی ہیں میں نے موقع پا کر حضرت مریمؑ کو اپنا حال سنایا حضرت مریم علیہا السلام نے میری باتیں سن کر فرمایا کہ یہ سب کچھ اپنی ساس حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان کرو' جب انہوں نے یہ فرمایا تو میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے آنجناب علیہا السلام کی خدمت میں حضرت حسن عسکریؑ کی بابت اپنا شکوہ پیش کیا کہ جس رات سے حسن عسکری علیہ السلام کے جد بزرگوار حضرت پیغمبر اکرمؐ نے

میرا عقد ان سے پڑھا اب تک وہ میرے پاس تشریف نہیں لائے ہیں' جب حضرت فاطمہ زہراء نے یہ سنا تو فرمایا کہ میرا فرزند (حسن عسکریؑ) کیوں کہ تیرے پاس آ سکتا ہے جبکہ تو ابھی مسلمان ہی نہیں ہوئی لہٰذا اب کہو

"اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه"

چنانچہ میں نے اسی حالت خواب میں ہی میں کلمہ پڑھا اور حضرت فاطمہ زہراءؑ کے ہاتھوں مسلمان ہوئی' تب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ اب تو اس کے بعد ہر رات کو میرے فرزند حسنؑ کو دیکھے گی۔ اس کے بعد میں ہر رات حضرت حسن عسکری علیہ السلام کو خواب میں دیکھتی تھی' یہاں تک کہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ اب ہمارا وصال بہت نزدیک ہے' عنقریب مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ ہو گی جس میں دونوں طرف سے کچھ افراد قید کر لیے جائیں گے اور تم فلاں راستے سے آکر قیدیوں میں شامل ہو جانا لیکن اس طرح سے آنا کہ تمہیں کوئی شخص پہچان نہ سکے' لہٰذا امام علیہ السلام کے حکم پر عمل کرتے ہوئے میں قیدیوں میں شامل ہو گئی اور وہ مجھے قیدی بنا کر لے آئے۔ اس وقت سے اب تک ہر رات امامؑ کو خواب میں دیکھتی ہوں اور اب بالآخر یہاں پہنچ گئی ہوں۔

بشر نے کہا کہ میں اس کنیز کی باتیں سن کر اسے سامراء میں

حضرت ہادی علیہ السلام کی خدمت میں لایا امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے کنیز کیا تو چاہتی ہے کہ میں تجھے دس ہزار اشرفیاں دے دوں یا یہ کہ ایک خوشخبری سناؤں جس میں تیرے لیے سعادت و خوش بختی کی نوید ہے۔ کنیز نے کہا کہ مجھے خوشخبری سنائیں! امام علیہ السلام نے فرمایا: تجھے مبارک ہو کہ خداوند عالم تیرے بطن سے ایک ایسے عظیم المرتبت آقا کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔ یہ کہہ کر امام علیہ السلام نے اس کنیز کو اپنی ہمشیرہ حکیمہ خاتون (حضرت امام جواد کی دختر اور حضرت امام حسن عسکری کی پھوپھی) کے سپرد کیا جو کہ ایک جلیل القدر خاتون تھیں اور بلند پایہ عالمہ تھیں تاکہ وہ اس کنیز کو علوم الٰہیہ اور معارف دینیہ کی تعلیم دیں اور اسے تمام واجبات و محرمات اور عبادات وغیرہ کے ضروری احکام بتلائیں۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ۲۲ سال کی عمر میں حضرت نرجس خاتونؑ سے شادی کی۔

۱۴ شعبان المکرم ۲۵۶ یا ۲۵۵ ہجری قمری کو حضرت حکیمہ خاتونؑ امام حسن عسکریؑ کے گھر آئیں۔ جب واپس جانے لگیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا پھوپھی اماں آپ کہاں جا رہی ہیں! آج رات کو مہدی موعودؑ کی ولادت ہو گی! حکیمہ خاتون نے پوچھا۔ کس کے بطن سے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نرجس

کے بطن سے۔ یہ سن کر حکیمہ خاتون نے کہا کہ ان میں تو حمل کے آثار نہیں پائے جاتے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کی مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے۔(۱) (حضرت موسیٰ بن عمران جب ماں کے شکم میں تھے تو ان کے حمل کے آثار ظاہر نہ تھے، کیونکہ فرعون ہر حاملہ عورت کو گرفتار کروا کر اس کے شکم سے بچے کو ختم کر دینے پر تلا ہوا تھا لہٰذا خاوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت فرمائی، اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے دشمن بھی زیادہ تھے جن میں مسند خلافت پر قبضہ کرنے والے ارباب اقتدار بھی شامل تھے اور وہ ہمیشہ حضرت مہدی علیہ السلام کی تلاش میں رہتے تھے لیکن خداوند عالم نے انہیں بھی حضرت موسیٰ کی طرح دشمنوں سے محفوظ رکھا۔)

بہرحال حضرت حکیمہ خاتون اس رات وہیں ٹھہر گئیں اور امام علیہ السلام سے پوچھا کہ مہدی موعودؑ کی ولادت کس وقت ہوگی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اذان صبح کے وقت۔

---

(۱) چند صفحات کے بعد ایک روایت ذکر کی جائے گی جس میں اس امر کا بیان موجود ہے کہ حضرت امام مہدیؑ میں ہر نبی کی ایک خصوصیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ جب اپنی ماں کے شکم میں تھے تو ان کے حمل کے آثار ظاہر نہیں تھے یہی حال حضرت امام مہدیؑ کا تھا۔

حضرت حکیمہ خاتون خود روایت فرماتی ہیں کہ فجر کا وقت قریب تھا کہ میں نے دیکھا نرجس خاتون خوفزدہ ہو کر نیند سے بیدار ہوئیں، میں نے پوچھا کیا بات ہے آیا کچھ محسوس کر رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ان کا جواب سن کر میں نے قرآن کی تلاوت شروع کر دی، سورہ حم، سجدہ اور سورہ یس کو پڑھا۔ امام علیہ السلام نے دوسرے کمرے سے آواز دی کہ سورہ قدر کو پڑھو۔

حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ اسی دوران مجھ پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی اور میرا بدن ست پڑ گیا۔ یہاں تک کہ میں بے حس ہو گئی، ایک اور روایت میں ہے کہ حکیمہ خاتون نے فرمایا اس وقت میرے اور نرجس کے درمیان ایک پردہ حائل ہو گیا اور پھر میں پردے کے پیچھے کچھ نہ دیکھ سکی، تھوڑی دیر کے بعد وہ پردہ اٹھ گیا اور میں نے دیکھا کہ نرجس کا چہرہ چمک رہا ہے اور ایک خاص قسم کی نورانیت اس سے ظاہر ہے، اتنی نورانیت تھی کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں، میں نے دیکھا کہ مولود مسعود نے سر سجدے میں رکھا ہوا ہے اور یہ ورد کر رہا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ جَدِّیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ....

حج اللّٰہ اس کے بعد اس مولود مسعود نے یہ آیت تلاوت کی وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَ نَجْعَلَھُمُ الْوَارِثِیْنَ----(سورہ قصص آیہ:۵)

اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! تو نے جو وعدہ میرے ساتھ کیا ہے' اسے پورا فرما اور اپنی زمین کو میرے ذریعے سے عدل وانصاف سے پر فرما دے' اللھم انجزلی ما وعدتنی و املاء بی الارض عدلاً وقسطًا میں نے اس مولود مسعود کی طرف دیکھا تو اس کا بدن مبارک چاندی اور شیشے کی مانند چمک رہا تھا اور اس کے بازو پر یہ الفاظ درج تھے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا---(سورہ الاسراء ۸۱) حق آگیا اور باطل مٹ گیا' یقیناً باطل مٹ جانے والا ہے--- اتنے میں حضرت عسکری علیہ السلام نے آواز دی کہ میری بیٹے کو لے آئے' جب میں اسے امام علیہ السلام کی خدمت میں لے گئی تو اس مولود نے اپنے پدر بزرگوار کو سلام کیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام موعود کے زمانہ شیرخوارگی میں کئی ایک افراد آپ علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئے اور آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارکباد دی' ان خوش نصیب افراد کے اسماء گرامی شیخ

صدوقؒ کی مشہور زمانہ تالیف کمال الدین و اتمام النعمہ میں مذکور ہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام اور ستر مسئلے

حضرت مہدی علیہ السلام ابھی عہد طفولیت میں تھے کہ اسعد بن عبداللہ اشعری نے ستر مسئلے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے تو امام نے فرمایا کہ ان مسائل کے جوابات میرے فرزند سے پوچھ لو' چنانچہ اس نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تو آپ علیہ السلام نے اس ستر مسئلوں کے جوابات دے دیئے۔

یہ بات بحار الانوار جلد ۱۳ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ اور اس واقعے کے ساتھ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں کچھ مال بابت سہم امام لایا گیا تو آپ علیہ السلام نے تمام مال کو الگ الگ کر کے تمام مستحقین کے نام بتا دیئے۔

دربار خلافت اور غیبت صغریٰ

۲۶۰ ہجری قمری میں جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی رحلت ہوئی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام منصب امامت پر فائز ہوئے اور آپ علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کو نماز جنازہ بھی پڑھائی تو خلیفہ عباسی کی طرف سے آپ کی گرفتاری کے احکامات صادر ہو گئے' کیونکہ اہل دربار

جانتے تھے کہ (جیسا کہ اکثر روایات سے بھی ثابت ہو چکا تھا) حضرت مہدی علیہ السلام - امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں۔

جب دربار خلافت کی طرف سے حضرت مہدی علیہ السلام کی گرفتاری پر زور دیا جانے لگا تو خداوند عالم کے حکم پر حضرت مہدی علیہ السلام غائب ہو گئے۔ اہل دربار اپنی تمام تر کاوشیں بروئے کار لانے کے باوجود آپ علیہ السلام کو نہ پا سکے۔ یہاں تک کہ ان ستمگروں۔ نے آپ علیہ السلام کی بعض کنیزوں کو ایک سال اور دو سال تک حراست میں رکھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ آیا وہ آپ علیہ السلام سے حاملہ تو نہیں ہیں؟

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ آپ علیہ السلام کی معرفت نہیں رکھتے' اگرچہ حضرت علیہ السلام کو دیکھتے ہیں لیکن انہیں پہچان نہیں سکتے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اگرچہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے تھے اور ان سے ہم کلام ہوتے تھے لیکن انہیں پہچان نہیں سکتے تھے۔

۷۴ سال کے عرصے میں چار نائب

غیبت صغریٰ کے ۷۴ سالہ دور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے چار آدمی نائب مقرر ہوئے ان چار بزرگ شخصیتوں میں

سے پہلے جناب عثمان بن سعید ہیں جو کہ ایک جلیل القدر شیعہ عالم تھے ان کے بعد ان کے فرزند ارجمند جناب محمد بن عثمان المعروف خلانی کو امام علیہ السلام نے معین فرمایا: محمد بن عثمان کے حالات زندگی میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک دن ایک مومن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک تختہ رکھا ہوا ہے جس پر وہ اہل بیت علیہم السلام کے اسماء گرامی اور قرآنی آیات تحریر فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری موت نزدیک ہے۔ میں اپنی قبر کا سامان خود تیار کر رہا ہوں' میں نے یہ تختہ اس لیے مہیا کیا ہے تاکہ اپنی قبر کے سرہانے اہل بیت علیہم السلام کے اسماء گرامی نقش کر سکوں' ممکن ہے خداوند عالم ان بزرگ ہستیوں کے طفیل قبر کی سختی کو مجھ پر آسان کر دے' اس کے بعد انہوں نے اپنی قبر کی جگہ بھی دکھائی جو انہوں نے اپنے لیے تیار کر رکھی تھی۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے تیسرے نائب جناب ابو القاسم حسین بن روح ہیں اور ان کے بعد جناب علی بن محمد سمری ہیں۔ جب علی بن محمد سمری کی موت کا وقت قریب ہوا تو امام علیہ السلام کی طرف سے ایک خط انہیں پہنچا جس میں غیبت کبریٰ کے آغاز کی اطلاع دی گئی تھی اور اس امر کا اظہار

فرمایا گیا تھا کہ اس کے بعد اب کوئی شخص نائب خاص مقرر نہیں کیا جائے گا۔

نیابت کے عنوان پر رویت کا دعویٰ

اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں نے امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے' یعنی اگر کوئی شخص اس عنوان پر رویت امام علیہ السلام کا دعویٰ کرے کہ میں نے حضرت علیہ السلام کے نائب خاص ہونے اور آپ کی طرف سے لوگوں تک احکام پہنچانے کا ذمہ دار ہونے کے حوالے سے امام علیہ السلام سے ملاقات کی ہے اور میں آنحضرت علیہ السلام سے احکام وصول کر کے لوگوں تک پہنچاتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔

البتہ یہ امر واضح رہے کہ اگر کچھ جلیل القدر افراد نیابت خاصہ کا دعویٰ کئے بغیر امام علیہ السلام کو دیکھنے کا شرف حاصل کرتے ہوں تو اس میں کوئی حرج لازم نہیں آتا' اور نہ ہی یہ بات پہلے بیان سے منافات رکھتی ہے۔ کیونکہ اس سلسلے میں اہم بات صرف یہی ہے کہ نیابت خاصہ کا دعویٰ کرتے ہوئے امام علیہ السلام کو دیکھنے اور ان سے احکامات لے کر لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری کا ادعاء نہ کیا جائے۔ چنانچہ امام علیہ السلام نے اپنے اس خط میں جو آپ علیہ السلام نے علی بن محمد سمری کو تحریر فرمایا اس امر کی وضاحت کر دی کہ اب

غیبت کبریٰ کا آغاز ہو رہا ہے لہٰذا اس کے بعد کوئی شخص نائب خاص مقرر نہیں کیا جائے گا بنا برایں امام کے اپنے ہی فرمان کے مطابق اس دور میں نیابت خاصہ کا دعویدار کاذب ہے۔

امام علیہ السلام کے خط کا اصل متن کتاب اکمال الدین و اتمام النعمتہ تالیف شیخ صدوقؒ اور کتاب اثبات الوصیتہ کے علاوہ بحار الانوار ج ۱۳ میں مذکور ہے۔

ظہور امامؑ کا وقت سب سے پوشیدہ ہے

موجودہ دور میں نیابت خاصہ کا دعویٰ کرنے والوں کے جھوٹا ہونے کے ثبوت کے بعد ان افراد کی گھناؤنی سازشیں خود بخود ناکام ہو جاتی ہیں جو اپنی مکارانہ چالوں سے امام علیہ السلام کے نائب خاص ہونے اور آپ علیہ السلام کے مشاہدے کے دعویدار ہوں اور اپنی دکان چمکانے کی غرض سے لوگوں کو دھوکہ دیں۔

غیبت کبریٰ کی مدت کا علم خداوند عالم کے سوا کسی کو نہیں' لہٰذا جو شخص ظہور امام علیہ السلام کا وقت معین کرتے ہوئے کہے کہ امام علیہ السلام فلاں سال ظہور فرمائیں گے تو اس کا یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں۔ بلکہ ایسا دعویٰ کرنے والا ملعون ہے۔ کیونکہ بعض معتبر روایات میں یہاں تک بھی ملتا ہے

کہ امام علیہ السلام خود بھی اپنے ظہور کے وقت سے آگاہ نہیں------

اس کا علم صرف اور صرف خدائے قدوس کو ہے۔

جھوٹے خواب اور بے بنیاد حکایتیں

یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ گاہے بگاہے بعض مکار و چالباز لوگ جھوٹے خوابوں اور بے بنیاد حکایتوں پر مشتمل کتابچے چھاپ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کرتے رہتے ہیں' جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کے متولی جس کا نام شیخ احمد ہے نے خواب میں دیکھا کہ اب حالات وگرگوں ہو چکے ہیں اور دنیا میں یہ کچھ اور وہ کچھ ہونے والا ہے لہٰذا اے لوگو توبہ کرلو کیونکہ چھ سال کے بعد امام زمانہ ظہور فرمائیں گے۔

جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں اس نام کا کوئی آدمی متولی نہیں ہے اور نہ پہلے کبھی رہا ہے۔ اور بالفرض اگر ایسا کوئی شخص ہو بھی سہی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس نے حقیقتاً ایسا کوئی خواب دیکھا بھی ہے اور پھر ان باتوں سے بالاتر یہ کہ ہر خواب قابل اعتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن افسوس اور تعجب تو اس امر پر ہے کہ مذکورہ خواب نامہ کثیر تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا اور قرآن مجید اور مفاتیح الجنان کی کتابوں میں

رکھ دیا گیا تاکہ مومنین کرام جب زیارت گاہوں اور معصومین علیہم السلام کے حرم مطہر میں آئیں تو تلاوت قرآن اور قرات دعا کے ساتھ ساتھ اس خواب نامے کو بھی پڑھ لیں اور پھر اس خواب نامے پر یہ بھی لکھ دیا گیا کہ جو اسے پڑھے اسے فلاں امام کی قسم کہ وہ اسے دوسروں تک پہنچائے تو اس کا اتنا اجر و ثواب ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے غلط اور بے بنیاد خوابوں اور جھوٹی حکایتوں کو پھیلا کر کچھ خائن اور دھوکہ باز لوگ اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ ایسی من گھڑت باتوں میں مصروف رہیں تاکہ حقائق اور معارف الٰہیہ کے حاصل کرنے سے محروم ہوں' اور ساتھ ہی یہ بات بھی خارج از امکان نہیں کہ ایسے خواب ناموں کے ذریعے اسلام دشمن عناصر اپنے منصوبوں کی تکمیل چاہتے ہوں تاکہ دنیا پر ثابت کر سکیں کہ یہ قوم کس قدر خواب غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ ایک خواب کو سن کر اس طرح یقین کر چکی ہے تو ایسی قوم و ملت کو ایک خواب اور کاغذ کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے سے بآسانی گمراہ کیا جا سکتا ہے۔

ایسے خوابوں کے ذریعے خواتین جلدی گمراہ ہو جاتی ہیں کیونکہ انہیں خوابوں کے حوالے سے کچھ مکار و چالباز لوگ سادہ لوح عورتوں کو

اولاد اور جادو وغیرہ کے بہانے پر دھوکہ دیتے ہیں اور انہیں محبت کے تعویذ کا لالچ دے کر گمراہ کرتے ہیں' جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے بیوی کے لیے شوہر کی محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتا دیا ہے کہ اس کی اطاعت کریں تو وہ خود بخود محبت کرے گا۔ اور اس کی اجازت و رضایت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائیں۔

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا مطلب

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور کے وقت سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس روایت کی روشنی میں بعض بزرگ علماء نے روایت کے ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے کہا ہے کہ سورج کی گردش کا نظام تبدیل ہو جائے گا۔

البتہ کتاب "کفایۃ الموحدین" میں روایت کو اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے علامات ظہور امام زمانہؑ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پھر سورج مغرب سے طلوع کرے گا یعنی مہدیؑ مکہ سے ظہور پذیر ہوں گے۔

مکہ معظمہ' عراق کے جنوب مغرب میں واقع ہے اور امام زمانہؑ کی عظمت و بلند مرتبے کے سبب آپ علیہ السلام کو "سورج" کا نام دے کر کہا گیا

ہے کہ حقیقی آفتاب ------ آفتاب حقیقت ------ مغرب سے یعنی مکہ معظمہ سے طلوع کرے گا۔

ظہور امامؑ کا وقت خوابوں سے معین نہیں ہو سکتا۔

حضرت ولی العصر امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور پر نور اس قدر اہمیت کا حامل موضوع ہے کہ تمام انبیاء الہٰی نے اپنے اپنے زمانوں میں لوگوں کو ظہور امام علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ (مزید تفصیل کے لیے کتاب "انیس الاعلام" کامطالعہ فرمائیں) صدیوں سے ظلم و ستم سے بھر جانے والی زمین کا عدل و انصاف سے پر ہونا لازمی امر ہے' ظالموں اور آمروں کی جگہ' نیک و صالح بندگان خدا کا حاکم ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بات ناگزیر ہے کہ روئے زمین پر اہل ایمان لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا----- اب مقام غور و فکر ہے کہ آیا اتنا اہم مسئلہ اور نہایت بنیادی موضوع معمولی سے خواب کے ذریعے ثابت ہو سکتا ہے؟ ------ ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے لیے گریہ شوق

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور کا وقت اس قدر عظیم ہے کہ ہمارے آئمہ معصومین بھی اس مقدس لمحے کے مشتاق نظر آتے تھے۔

ماہ رمضان المبارک کی ایک رات میں حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام نے نماز صبح کے بعد بارگاہ الٰہی میں سر بسجدہ ہو کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لیے دعائے فرج پڑھی' جس میں امام صادق علیہ السلام نے خدا کے حضور عرض کی "خدایا" پروردگار! ان حضرت کے ظہور میں تعجیل فرما' جن کا ظہور تیرے اولیا کی نجات کا سبب اور مومنین کی عزت کا باعث ہے۔

جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بزرگوار کون ہیں جن کے ظہور کے لیے آپ دعا فرما رہے تھے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ میری اولاد سے امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں انبیاء علیہ السلام کا نماز پڑھنا

دعائے ندبہ میں آپ پڑھتے رہتے ہیں: کیا ہمیں وہ مبارک و مقدس زمانہ نصیب ہو گا' اے آقا: وہ وقت کب آئے گا جب آپ علیہ السلام آگے ہوں اور ہم آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں۔

وہ پاکیزہ گھڑی کتنی باعظمت ہو گی جب امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سب سے پہلی صف کے نمازی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ' حضرت خضر علیہ السلام ' اور حضرت الیاس علیہ السلام جیسے جلیل القدر انبیاء ہوں گے۔ اور خدا نے انہیں اس وقت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے اور وہ

امام مہدی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہیں'

"اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ"

پروردگار! امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل فرما اور آنجناب علیہ السلام کی تشریف آوری کو آسان فرما'

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لوگوں کی ہدایت کا مکمل انتظام

گزشتہ مطالب میں اس نکتے تک پہنچے تھے کہ غیبت صغریٰ کے زمانے میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام نے چار افراد کو یکے بعد دیگرے نائب خاص مقرر فرمایا تاکہ لوگ ان حضرات کے ذریعے اپنی معروضات امام علیہ السلام تک پہنچا سکیں اور امام علیہ السلام کے احکامات ان کے ذریعے لوگوں تک پہنچ سکیں، اور یہ بات بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ان چار افراد میں سے چوتھے جناب علی بن محمد سمری تھے اور جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو امام علیہ السلام کی طرف سے ایک خط انہیں ملا جس میں امام علیہ السلام نے ان کی وفات کے وقت کے قریب تر ہونے کی خبر دی اور اس امر کی وضاحت صریح

الفاظ میں کر دی کہ اب ان کے بعد کوئی شخص نائب خاص کے طور پر معین نہیں کیا جائے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے کسی کو نائب خاص مقرر نہیں کیا جائے گا تو اس دوران لوگوں کی شرعی احتیاجات کس طرح پوری ہوں گی؟ اور عوام الناس اپنے شرعی امور میں کیا روش اختیار کریں گے۔؟

اس کا جواب بہت واضح ہے کہ اس دوران غیبت کبریٰ میں لوگوں کو شرعی امور میں حیران و سرگرداں ہرگز نہیں چھوڑا گیا بلکہ غیبت کبریٰ کے طویل ترین عرصے کے لیے اہل ایمان کی شرعی احتیاجات کو پورا کرنے کے لیے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے مکمل راہنمائی ہوئی اور چونکہ آپ علیہ السلام کے ظہور پر نور کا وقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں لہٰذا امام علیہ السلام نے اس دوران اپنے فرائض امامت کو پورا کر دیا تاکہ لوگ پریشانی و اضطراب کا شکار نہ ہوں۔

زمانہ غیبت میں علماء کی طرف رجوع کرنا

غیبت کبریٰ کے زمانے میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام نے جو ہدایت و راہنمائی فرمائی اس سے تمام مسائل و مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔

"وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِيْهَا اِلٰى رُوَاةِ اَحَادِيْثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِيْ عَلَيْكُمْ"

"البتہ جدید مسائل اور تازہ ترین واقعات میں ہماری احادیث کو بیان کرنے والے حضرات کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں"

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں اور نظروں سے غائب ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ آنجناب علیہ السلام اور آپ کے اجداء طاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی اور احادیث و روایات ہمارے درمیان موجود ہیں۔

صدیاں گزر چکی ہیں۔ لیکن حضرت آل محمد علیہم السلام کی روایات و احادیث ہر زمانے میں لوگوں کے درمیان موجود رہیں اور انہی کے ذریعے لوگوں پر خدا کی حجت تمام ہوتی رہی۔

ہر زمانے میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی احادیث و روایات کو بیان کرنے والے علماء موجود رہے جو کہ اپنے زمانے کے نیک و صالح اور عادل موثق و معتبر ترین افراد میں سے شمار کیے جاتے تھے اور لوگ ان پر مکمل اعتماد کرتے تھے۔ جیسے جناب زرارہ بن اعین، صفوان بن یحییٰ، محمد بن

مسلم اور ابو بصیر وغیرہ' ان بزرگ شخصیتوں میں سے ایک ہستی کی عظمت شان اور جلالت مقام کے بارے میں چند جملے عرض کئے دیتا ہوں۔

صفوان بن یحییٰ اور ان کے ساتھیوں کی عبادت

جناب صفوان بن یحییٰ کے حالات زندگی میں مذکور ہے کہ ہر روز ایک سو پچاس رکعت نماز ادا کرتے تھے' اور سال میں تین ماہ روزے رکھتے تھے۔ اور تین مرتبہ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

ان کے دو ساتھی تھے ایک کا نام ابن نعمان اور دوسرے کا نام ابن جندق تھا' ایک دفعہ تینوں مل کر مکہ معظمہ آئے اور مسجد الحرام میں بیٹھ کر تینوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ ہم میں سے جو شخص زیادہ دیر زندہ رہا' وہ دوسرے کے اعمال خیر کو اس کی نیابت سے انجام دے گا۔

کچھ دنوں کے بعد صفوان کے دونوں دوست فوت ہو گئے' لہٰذا صفوان نے معاہدے کے مطابق عمل کیا اور اپنے معمول کے مطابق اکیاون رکعت نماز اپنی اور اسی مقدار میں ان دو دوستوں میں سے ہر ایک کی طرف سے پڑھا کرتے تھے۔ یعنی ۵۱ رکعت ابن نعمان کے لیے اور ۵۱ رکعت ابن جندق کے لیے' رجب اور شعبان کے مہینوں میں ان دو کے لیے اور ماہ رمضان المبارک میں خود اپنے روزے رکھتے تھے۔ اس طرح تین مرتبہ

اپنے اموال سے زکوٰۃ دیتے تھے' جن میں سے دو مرتبہ اپنے دوستوں کی طرف سے ایک مرتبہ خود اپنے لیے'

زمانہ غیبت میں کتب احادیث

صفوان بن یحییٰ اور ان جیسے جلیل القدر افراد ہی تھے کہ جو ایمان و عمل کے لحاظ سے اپنے زمانے میں منفرد مقام رکھتے تھے اور اپنے معاصرین میں امتیازی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ اور خداوند عالم نے ایسے ہی مقدس افراد کو روایات و احادیث اہل بیت علیہم السلام کے جمع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ چنانچہ اصحاب آئمہ میں سے چار سو بلند پائیہ شخصیتوں نے آئمہ اطہار علیہم السلام ہی کی ہدایات کے مطابق روایات و احادیث کی تدوین کا کام انجام دیا اور بھرپور کاوش کے ساتھ آئمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات عالیہ کو یکجا کیا تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے مفید ثابت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ان سے پورا پورا استفادہ کر رہے ہیں۔

یگانہ روزگار حضرت علامہ کلینیؒ نے بیس سال تک گھر میں بیٹھ کر روایات و احادیث اہل بیت علیہم السلام کو اکٹھا کرنے کا کام کیا' اسی طرح شیخ صدوقؒ اور شیخ طوسیؒ نے فرامین و ارشادات آئمہ ہدیٰؑ کی تدوین کے سلسلے میں دن رات ایک کر دیئے۔

مقدس علماء کی طرف رجوع کریں

بہر حال حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنے آخری خط میں جو آپ نے اپنے چوتھے نائب خاص کو لکھا' اس امر کی تاکید فرمائی کہ ہماری روایات و احادیث کو بیان کرنے والوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ یعنی ایسے افراد کی طرف رجوع کیا جائے جو صحیح روایات کو جھوٹی و ضعیف روایات سے تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان علماء کی طرف رجوع کریں جو حلال و حرام کو اچھی طرح جانتے ہوں اور خواہشات نفسانی کی پیروی بھی نہ کرتے ہوں۔ لہٰذا یہ جائز نہیں کہ ہر مجتہد کی طرف رجوع کیا جائے اور اس کی تقلید کی جائے' بلکہ ایسے مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے' جو "حَافِظًا لِدِيْنِهٖ اور مُخَالِفًا لِهَوَاهُ" کا مصداق ہو۔ یعنی اپنے دین کی حفاظت کرنے والا اور اپنی خواہشوں کی پیروی نہ کرنے والا ہو' اور تقویٰ و پرہیزگاری میں کامل' دین و دیانت میں بلند مرتبہ کا حامل اور تہذیب نفس میں اس مقام پر فائز ہو کر نفسانی خواہشات کا مخالف ہو' اس میں خود خواہی تعصب اور غرور و تکبر ہرگز نہ پایا جاتا ہو۔

دنیا پرست عالم' لشکر یزید سے زیادہ خطرناک ہے

ایک روایت میں ہے کہ جو عالم خواہشات نفسانیہ کا تابع ہو' وہ

لوگوں کے دین و ایمان کے لیے یزید کے لشکر سے زیادہ خطرناک ہے۔

وہ علماء جو دنیا پرست اور اقتدار و شہرت پسند ہوں' وہ ملعون ہیں' کیونکہ ہر وہ شخص جو دنیا کی ریاست و اقتدار کا بھوکا ہو' وہ لعنت کا سزاوار ہے' لیکن اگر وہ صَائِنًا لِنَفْسِہٖ کا مصداق بن کر نفسانی خواہشات کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالے تو ایسا شخص اس بات کی لیاقت رکھتا ہے کہ لوگ اس کی طرف اپنے دینی امور میں رجوع کریں۔ اور ہر جاہل کو ایسے عالم کی طرف رجوع کر کے علم و فضیلت حاصل کرنا چاہیے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر شعبے اور ہر کام میں جاہل عالم کی طرف رجوع کرتا ہے' یعنی وہ شخص جو اس شعبے یا اس کام کے متعلق معلومات نہیں رکھتا' اسے چاہیے کہ وہ اس شعبے کے ماہر کی طرف رجوع کرے لہٰذا حلال و حرام کے سلسلے میں بھی یہی اصول ہے کہ شریعت کے ماہر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

فتویٰ دینے کے لیے تقویٰ ضروری ہے

مفتی یعنی وہ عالم جو فتویٰ دیتا ہے اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں درجہ کمال پر فائز ہو۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہونے پائے کہ وہ خواہشات نفسانیہ کا پیرو کار بن کر کسی حلال کو حرام یا حرام

کام کو حلال کر ڈالے' یا یہ کہ کسی مظلوم کا خون اپنی گردن پر لے لے' یا ناجائز طور پر مال و دولت کمائے یا کسی کا حق ایسے کو دے دے جو اس کا اہل نہ ہو۔

یہ امر بھی واضح ہے کہ جو ولایت اور حق تصرف امام معصومؑ اولی الامر کو حاصل ہے...... وہی اختیار مرجع تقلید کو بھی حاصل ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ مرجع تقلید ایسا ہو کہ ذرہ بھر دنیا کی محبت اس کے دل میں نہ پائی جائے۔ ورنہ اس کی تقلید جائز نہ ہوگی' کیونکہ عین ممکن ہے کہ دنیا سے دل لگانے والا کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔

صفوان اقتدار کا بھوکا نہیں

صفوان بن یحیٰ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس جلیل القدر شخصیت کے بارے میں اس سے بڑھ کر اور کیا مقام و منزلت ہو سکتی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کے بارے میں یہ تعریفی کلمات ارشاد فرمائے ہیں=

"اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الرِّيَاسَةَ"

صفوان ریاست طلب نہیں' وہ حکومت و اقتدار کا بھوکا نہیں

ہے آپ کو ریاست و حکومت سے کوئی محبت و لگاؤ نہیں۔ اور آپ کو یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ وہ بلند جگہ پر بیٹھ کر لوگوں سے اپنا احترام کروائے اور لوگ اس کی مدح و ثنا کریں۔

امام علیہ السلام نے اپنے زمانہ غیبت میں ہماری ہدایت و راہنمائی کا کام پوری طرح انجام دیا ہے اور ہماری شرعی ذمہ داریوں کو معین کر دیا ہے تاکہ ہم اس زمانے میں حیران و سرگرداں نہ رہیں' امام علیہ السلام نے نیابت خاصہ کے اختتام کا اظہار کر کے نیابت عامہ کا معیار مقرر فرما دیا ہے کہ شرعی امور میں مجتہد عادل اور عالم کامل کی طرف رجوع کیا جائے' لہٰذا اب کسی حیرت و سرگردانی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

امام زمانہ علیہ السلام بھی ظہور کے منتظر ہیں

بعض روایات میں ظہور امام علیہ السلام کے متعلق یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام بھی اپنے وقت ظہور سے آگاہ نہیں ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام زمانہ کے ظہور کی دو علامتیں ایسی ہیں جو خود ان کے لیے ہیں' ایک یہ کہ ان کی تلوار نیام سے باہر آجائے گی اور اس میں قوت گویائی پیدا ہو جائے گی

اور وہ بول اٹھے گی کہ "اے مہدی علیہ السلام پردہ غیبت سے باہر آئیں' اور میرے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں"۔ دوسری نشانی یہ کہ آنجناب کے ساتھ جو علم ہے وہ بھی آواز دینا شروع کردے گا۔

ان دو علامتوں کے بیان کرنے کا مقصد ممکن ہے یہ ہو کہ چونکہ خود امام زمانہ علیہ السلام بھی ظہور کے منتظر ہیں' کیونکہ یہ "انتظار تمام عبادتوں سے افضل" ہے' لہٰذا ان دو نشانیوں کے ذریعے انہیں اپنے ظہور کی خبر دی جائے گی۔

یہ ایک واضح و آشکار امر ہے کہ جب کسی کو کسی کے آنے والے مسافر کی انتظار ہو تو وہ کس قدر بے تابی کے ساتھ اس وقت کا منتظر ہوتا ہے اور اس کا دل چاہتا ہے کہ جتنی جلدی ہو انتظار کی گھڑیاں بیت جائیں' اسی طرح اگر کسی کے دل میں امام زمانہ علیہ السلام کی تشریف آوری کا انتظار ہو اور وہ نہایت بے تابی کے ساتھ اپنے معصوم پیشوا کی زیارت کا مشتاق ہو تو یقیناً اس کی یہ کیفیت بہترین عبادت شمار ہوگی' یہی صورت حال خود امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں بھی ہے کہ خدا کی عنایتوں اور رحمت خاصہ کے دروازے چونکہ خود امام زمانہ علیہ السلام کے ذریعے کھلیں گے' لہٰذا اس پاکیزہ لمحے کا انتظار خود امام زمانہ علیہ السلام کے لیے بھی بہترین

عبادت کہلائے گا۔

مہدویت: ایک عظیم مقام و منزلت

مہدویت چونکہ ایک عظیم مقام و منزلت ہے، جس کی نظیر کائنات ہستی میں نہیں مل سکتی، اور اس کا لازمی امر مشرق سے مغرب تک پورے عالم پر حکمرانی و سلطنت ہے، اور یہ ایک جلیل القدر منصب ہے کہ انبیاء و آئمہ نے اس کی بشارت دی اور اہل ایمان کے دلوں کو اس کے طفیل تسکین ملنے کی خوشخبری سنائی۔ لہٰذا ہر دور میں مکار و عیار لوگوں نے بالخصوص غیبت کبریٰ کے زمانے میں چالباز عناصر نے ہر ممکن طریقے سے اس مقام و منزلت تک پہنچنے اور اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، تاکہ کسی نہ کسی طرح اس بلند مرتبے کو پاسکیں۔ چنانچہ اب تک ڈیڑھ سو سے زیادہ افراد نے "مہدی" ہونے کا دعویٰ کیا، مگر خداوند عالم نے اپنی قدرت کاملہ اور غیبی طاقت سے ان سب جھوٹے دعویداروں کو رسوا کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقت حال کی وضاحت اور لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے ہمارے تمام آئمہ معصومین علیہم السلام نے حضرت مہدیؑ کی مخصوص صفات اور ان کے ظہور پُر نور کی علامتوں اور نشانیوں کو واضح طور پر بیان کردیا، ان نشانیوں میں سے کچھ تو حتمی و یقینی حیثیت کی حامل قرار دی

گئی ہیں کہ جب تک وہ علامات اور نشانیاں تحقق پذیر نہ ہوں گئیں آنجناب علیہ السلام ہرگز ظہور نہیں فرمائیں گے۔

ظہور سے پہلے بنی عباس کا خاتمہ

ظہور امام علیہ السلام سے پہلے حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ذکر کی گئی ہے کہ بنی عباس کی مضبوط و مستحکم اور وسیع و عریض قومی سلطنت و حکومت ختم ہو جائے گی' چنانچہ یہ نشانی آج سے سات سو برس پہلے ہلاکو خان اور خواجہ نصیرالدین طوسی کے ہاتھوں تحقق پذیر ہوئی۔

اس کے علاوہ دوسری حتمی و یقینی علامات جن کی تعداد تقریباً نو بنتی ہے ان میں سے کوئی ایک بھی وقوع پذیر نہیں ہوئی' جبکہ غیر حتمی علامتوں میں سے کئی ایک متحقق ہو چکی ہیں۔

سفیانی اور دجال کا فتنہ

ان حتمی و یقینی علامتوں میں سے جو ظہور امام علیہ السلام سے نزدیک تر زمانے میں وقوع پذیر ہوں (نہ کہ بنی عباس کی سلطنت کے خاتمے کی مانند جو کہ صدیوں پہلے واقع ہوئی) دجال اور سفیانی کے فتنے کا ظاہر ہونا ہے۔

ایک روایت میں جو کہ اسی فتنے کی بابت وارد ہوئی ہے' مذکور ہے کہ راوی نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی کہ مولا! آپ خدا سے

استدعا کریں کہ یہ فتنہ واقع نہ ہو' امامؑ نے جواب دیا کہ یہ حتمی و یقینی ہے اور یہ ہو کر رہے گا۔

ظہور امامؑ سے پہلے سفیانی کی سفاکانہ حرکتیں

سُفیانی' یزید بن معاویہ کی اولاد میں سے ہے اور شام و مکّہ کے درمیان ایک خشک و بے آب و گیاہ صحرا سے اٹھے گا اور وہیں سے ایک لشکر تیار کر کے روانہ ہو گا اور پانچ ممالک کو اپنے قبضے میں لے لے گا' جن میں دمشق' حمص' فلسطین اردن اور قنسرین شامل ہیں۔ ان تمام علاقوں کی حکومتیں اس کے ہاتھ میں آ جائیں گی۔ پھر وہ ایک بہت بڑا لشکر تیار کرے گا اور اسے اردگرد کے علاقوں میں قتل عام کے لیے بھیجے گا۔

اس کے بعد وہ اعلان عام کرے گا کہ جو شخص ایک شیعہ علی علیہ السلام کا سر قلم کر کے لے آئے ...... اسے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ مال و دولت کے لالچ میں کئی ایک شیعیان علی علیہ السلام کو قتل کر دیا جائے گا۔

بیداء میں سفیانی کے لشکر کی ہلاکت

ظہور امامؑ کی حتمی و یقینی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ سفیانی ایک لشکر مدینے کی طرف بھیجے گا اور وہاں جا کر قتل عام کرے گا' پھر اسی لشکر

کو مکہ معظمہ کے تہس نہس کرنے کے لیے روانہ کرے گا لیکن جب وہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو گا اور ابھی مکہ نہ پہنچا ہو گا کہ آواز بلند ہو گی کہ زمین اس لشکر والوں کو نگل گئی ہے۔

زمین اس لشکر کے تمام سپاہیوں کو جن کی تعداد تین ہزار ہو گی نگل لے گئی۔ البتہ ان میں سے صرف دو آدمی زندہ بچ جائیں گے کہ ایک فرشتہ انہیں اصلی صورتوں میں لا کر ان میں سے ایک کو حکم دے گا کہ مکہ معظمہ چلے جاؤ اور حضرت ولی العصر امام زمانہ علیہ السلام کو خوشخبری دو کہ بیداء کی سرزمین میں سفیانی کے تمام سپاہی زمین میں دھنس کر رہ گئے ہیں۔ اور دوسرے کو حکم دے گا کہ شام جا کر سفیانی کو اس واقعے کی اطلاع دو اور اسے اس کے برے انجام سے خوف دلاؤ'

یہ واقعہ جو کہ "خسف بیداء" کے نام سے معروف ہے ان واقعات میں سے ایک ہے جو حضرت امام زمانہؑ کے ظہور پر نور کے وقت وقوع پذیر ہو گا اور اسے حتمی و یقینی علامات میں سے شمار کیا گیا ہے۔ بیداء یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان وہ سرزمین جہاں سفیانی کا لشکر تباہ ہو گا اور "خسف" کا معنی ہے دھنس جانا' نگل لینا..... تو سفیانی کا لشکر جب اس سرزمین میں پہنچے گا تو زمین انہیں نگل لے گی اور وہ تباہ ہو جائیں گے۔

سید حسنی اور طالقان کا خزینہ

حتمی و یقینی نشانیوں میں سے ایک حسنی سید کا قیام ہے' حسنی سادات میں ایک سید کہ جن کا سلسلہ نسب مبارک حضرت امام حسنؑ مجتبےٰ تک پہنچے گا' وہ قزوین (ایران کا ایک شہر) سے ظاہر ہوں گے' وہ نہ تو نبوت و امامت کا دعویٰ کریں گے اور نہ ہی مہدویت یا نیابت خاصہ کے مدعی ہوں گے' بلکہ صرف اور صرف معاشرے کی اصلاح اور حدود الٰہی کے نفاذ اور دنیا سے ظلم و استبداد کے خاتمے کے لیے قیام کریں گے۔

جب وہ حسنی سید قزوین سے روانہ ہوں گے تو قزوین سے کئی لوگ ان کے ہمراہ ہو جائیں گے اور پھر "گنج طالقان" یعنی طالقان (ایران کا ایک شہر) کا خزینہ بھی ان کے ساتھ مل جائے گا۔

یاد رہے کہ روایت میں "گنج طالقان" ------- طالقان کا خزینہ ------ یہ اشارہ ہے طالقان کے ان نیک و صالح افراد کی طرف جو طالقان سے سید حسنی کی حمایت و نصرت کے لیے روانہ ہوں گے اور سید حسنی کے لشکر سے آملیں گے۔ "خزینہ" کا لفظ ان افراد کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

حسنی سید کی ترقی اور کامیابی

سید حسنی کی تحریک زور پکڑ جائے گی' ان کے ساتھیوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو گا اور ان کا پیروکار اور حامی افراد اپنے مشن میں ترقی کریں گے اور اپنے مخلص ساتھیوں و پیروکاروں کی مدد سے وہ بزرگوار قزوین سے عراق کی سرحدوں تک اپنا تسلط جمالیں گے اور عدل و انصاف کی حکومت قائم کر دیں گے۔

سید حسنی کی ترقی اور روز افزوں پیشرفت عین اس وقت ہو گی جب حضرت مہدیؑ مکہ معظمہ میں اپنی آمد کا اعلان کریں گے اور جب امامؑ کوفہ تشریف لانا چاہیں گے تو آپ علیہ السلام کی آمد کی اطلاع سید حسنی کو دی جائے گی کہ امامؑ کوفہ تشریف لا رہے ہیں۔ اس وقت سید حسنی اپنے ساتھیوں کو حکم دیں گے کہ تیار ہو جائیں تاکہ امام علیہ السلام کے استقبال کے لیے جائیں اور جا کر دیکھیں کہ آیا امام علیہ السلام کی تشریف فرمائی کی اطلاع درست ہے یا نہیں!

جب سید حسنی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں گے تو سید حسنی امام علیہ السلام کو دیکھتے ہی پہچان لیں گے لیکن اپنے ساتھیوں کے مزید اطمینان کے لیے آنجناب علیہ السلام سے میراث ہائے انبیاء کی بابت سوال کریں گے۔

میراثِ ہائے انبیاء اور حضرت مہدی علیہ السلام

جب سید حسنی، امام علیہ السلام سے میراث ہائے انبیاء کا سوال کریں گے تو امام علیہ السلام حکم دیں گے کہ میراث ہائے انبیاء کو حاضر کیا جائے، چنانچہ سب سے پہلے عصائے موسیٰ علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، امامؑ اس عصا کو پتھر پر ماریں گے، اس سے پانی جاری ہو جائے گا۔

یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام کا رتبہ بلند ہے اور آنجناب عظمت و جلالت کے مالک ہیں۔ تمام انبیاء کی میراثیں، آپ علیہ السلام کے پاس ہیں۔ حضرت سلیمان بن داؤد کی انگوٹھی، حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ، حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ذوالفقار اور دیگر انبیاء و آئمہ علیہم السلام کی مقدس و مبارک یادگاریں بھی امام زمانہ علیہ السلام کے پاس ہیں۔

میراث ہائے انبیائے کو دیکھ کر سید حسنی حضرت مہدی علیہ السلام کی دست بوسی کریں گے اور کہیں گے کہ میں نے آپ کو پہچان لیا تھا لیکن اپنے ساتھیوں کے مزید اطمینان کے لیے میراث ہائے انبیاء کا سوال کیا تھا۔

خوارج کی تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے

میراث ہائے انبیاء کو امام زمانہ علیہ السلام کے پاس دیکھ کر سید

حسنی کے لشکر کے تمام سپاہی جن کی تعداد ایک لاکھ ہے، امام علیہ السلام کی بیعت کریں گے، مگر چار ہزار آدمی ان میں سے بغاوت کریں گے اور ان کی بغاوت اسی طرح ہو گی جیسے خوارج نے علیؑ بن ابی طالبؑ کے خلاف بغاوت کی تھی، چنانچہ وہ چار ہزار آدمی امام مہدی علیہ السلام کے مقابلے میں نکل کھڑے ہوں گے اور جس طرح حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے خوارج کو ہلاک کر دیا تھا اسی طرح حضرت امام مہدی بھی ان چار ہزار باغیوں کو فی النار کر دیں گے۔

پس سید حسنی کے لشکر سے چار ہزار خوارج کی مثال اسی طرح سے ہے جیسے حضرت علی علیہ السلام کے مقابلے میں چار ہزار خوارج نے بغاوت کی تھی، اور سید حسنی کے لشکر کے باغیوں اور خارجیوں کے انجام کی مثال بھی وہی ہے جو حضرت علیؑ کے لشکر کے باغیوں اور خارجیوں کے انجام کی تھی، دونوں کے حالات اور انجام کار کو ملحوظ رکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ خوارج کی تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دھرائے گی۔

رکن و مقام کے درمیان نفس ذکیہ کا قتل

ظہور امام علیہ السلام سے متصل حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے قریب رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام (جو کہ

مقدس ترین جگہ ہے) کہ درمیان ایک مقدس شخصیت کو جسے روایات میں "نفس ذکیہ" سے تعبیر کیا گیا ہے، قتل کر دیا جائے گا۔

یہ مقدس شخصیت وہ ہوں گی جنہیں حضرت مہدیؑ کی طرف سے حجاج کو بلالانے پر مامور کیا جائے گا' لیکن انہیں گرفتار کر لیا جائے گا اور رکن و مقام جیسے مقدس مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے گا۔

آسمانی آواز کو سب لوگ سنیں گے

ظہور امام علیہ السلام کی حتمی و یقینی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان سے ایک بھاری آواز آئے گی' جسے مشرق و مغرب میں رہنے والے تمام لوگ ایک ہی وقت میں سنیں گے اور اسے ہر شخص اپنی اپنی زبان کے مطابق سنے گا اور اس کا معنی و مطلب بھی سمجھے گا' اور وہ آواز یہ ہو گی۔

ازفت لازفة ------- خدا کا وعدہ آپہنچا ہے۔

اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ------ خدا کی لعنت ہے ظالم و ستم گر لوگوں پر'

پھر حضرت جبرئیل آواز دیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام آل محمدؐ کے ظہور پُر نور کا وقت آپہنچا ہے۔ جبرئیل حضرت مہدیؑ کے والد بزرگوار امام حسن عسکریؑ سے لے کر حضرت علی علیہ السلام تک آپ کے تمام اجداد

طاہرین کے اسماء گرامی کا ذکر کریں گے۔

حضرت جبرئیل ایک اور ندا دیں گے اور اپنے مخصوص لہجے میں کہیں گے' اَلْحَقُّ مَعَ عَلِیِّ وَ ذُرِّیَّتِہٖ (حق علی علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے ساتھ ہے۔)

یہ سب آوازے عربی زبان میں ہوں گے لیکن ہر شخص انہیں اسی زبان میں سنے اور سمجھے گا جس میں وہ کلام کرتا ہے۔

سورج میں ایک سر اور سینہ ظاہر ہو گا

ظہور امام علیہ السلام کی حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ سورج میں ایک سر اور سینہ دکھائی دے گا اور اس شکل سے یہ آواز بلند ہوگی۔ "اَلْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَ ذُرِّیَّتِہٖ" حق علی علیہ السلام اور ان کی ذریت کے ساتھ ہے' یہ نشانی ایسی ہے جس کا وقوع پذیر ہونا یقینی ہے اور اس کے بغیر ظہور امامؑ نہیں ہو گا۔

سورج گرھن اور چاند گرھن

ظہور امام علیہ السلام کی حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ پندرہ رمضان المبارک کو سورج گرھن اور اس مہینے کی آخری تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔ جبکہ ایسا ہونا علم نجوم کے قواعد اور اصولوں کے مطابق

نہیں، کیونکہ ان قواعد کے مطابق ان تاریخوں میں چاند گرھن وقوع پذیر نہیں ہوتا۔

دیگر امکانی علامتیں

ظہور امام علیہ السلام کے سلسلہ میں دیگر متعدد علامات ذکر کی گئی ہیں جو کہ تدریجاً وقوع پذیر ہوں گی۔ البتہ ان میں سے کئی ایک واقع ہو چکی ہیں، تاہم وہ سب علامتیں حتمی و یقینی نہیں۔ یعنی عین ممکن ہے کہ ان میں "بداء" واقع ہو جائے۔

بحار الانوار جلد ۱۳ اور کتاب نجم الثاقب تالیف حاجی نوری اور کتاب دار السلام میں غیر حتمی اور امکانی علامتوں کے سلسلہ میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ مناسب ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

---

(1) بداء کا معنی ظاہر و آشکار ہونا ہے۔ اور اصطلاح میں تقدیروں کے بدلنے کو بداء کہتے ہیں۔ یعنی وہ کام جو ہونا چاہیے تھا۔ وہ نہ ہو اور جو نہ ہونا تھا وہ ہو جائے مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی ضروریات میں سے ایک مسئلہ بداء ہے۔ جس کی بنیاد قرآن مجید کی یہ آیہ شریفہ ہے۔ "يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ" یعنی خدا جسے چاہے محو کر دیتا ہے اور جسے چاہے قائم رکھتا ہے۔ بداء کے متعلق علم الکلام کی کتب میں تفصیلی بحث موجود ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ"

زمین حجت خدا سے خالی نہیں

ان مسلمہ امور میں سے جو مذہب شیعہ میں لازم و ضروری ہیں- اور جن کے ثبوت پر عقلی دلائل بھی موجود ہیں- ایک مسئلہ یہ ہے کہ ابتدائے تخلیق کائنات سے لے کر قیامت تک کوئی لمحہ ایسا ممکن نہیں کہ جب زمین حجت خدا سے خالی ہو- وہ حجت' خواہ پیغمبر ہوں یا ان کے وصی یعنی امام کیونکہ اگر زمین حجت خدا سے خالی ہو تو کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا- عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ متعدد روایات بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں-

لوگوں کو خدا کی طرف لانا

تخلیق عالم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف لایا جائے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ خدا کی طرف سے ایک حجت یعنی رہبر و رہنما اور ہادی و پیشوا موجود ہو۔ پس اگر نبی یا امام نہ ہو جو مخلوق کو خدا کی طرف ہدایت کرے تو کائنات کی تخلیق کا مقصد بھی کچھ نہ رہے گا۔ کیونکہ کسی خدائی راہنما کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ گمراہی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا شکار ہو جائیں گے۔ اور معنوی و روحانی قدروں سے دور ہٹ جائیں گے۔ اور وہ کہہ سکیں گے کہ ہماری ہدایت کے لیے کسی رہبر کو کیوں نہ بھیجا گیا۔ پس اگر دنیا میں کوئی حجت الٰہی موجود نہ ہو تو پورا عالم مادیات اور شیطانی امور میں جکڑ کر رہ جائے گا۔

پہلے امام پھر ماموم

یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا معصوم کا ارشاد ہے کہ اگر روئے زمین میں صرف دو آدمی بچ جائیں تو ان میں سے ایک امام اور دوسرا ماموم ہو گا۔

خداوند عالم نے جب کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے حضرت آدمؑ کو اپنا نمائندہ اور خلیفہ بنا کر پیدا کیا۔ اسی طرح جب حضرت آدم

ؑ کی نسل چلی تو ضروری ہو گیا کہ پہلے رہبر و رہنما معین ہو اور پھر وہ لوگ پیدا کئے جائیں جنہیں خدا کی طرف لانے اور ان کی ہدایت کا کام انجام دینے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہادی اور رہبر مخلوق سے پہلے موجود ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے۔ جیسے کسی مشینری اور اس کے چلانے والے کی، جس طرح کسی مشینری کے لیے اس کے چلانے والے کا اور اسے درست حالت میں باقی رکھنے والے کا وجود پہلے ضروری ہے۔ اسی طرح مخلوق کے ہادی و رہبر کا ہونا بھی لازمی ہے۔

ابتدائے نسل انسانی سے لے کر پیغمبر اکرمؐ کے زمانے تک نبوت و امامت کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ (اس موضوع کی بابت اثبات الوصیہ تالیف مسعودی کا مطالعہ کیا جائے)

سلسلہ امامت قیامت تک رہے گا

دین اسلام میں پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حضرت امام مہدیؑ آخر الزمان تک ہدایت کو رہبری کا سلسلہ معین مشخص ہے۔ اور قیامت تک سلسلہ امامت باقی رہے گا۔

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ کوئی امام اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے بعد آنے والے امام کا تعین نہ کر دیا ہو۔ احادیث و

روایات میں اس موضوع کی بابت مکمل وضاحت موجود ہے۔ ہمارے تمام آئمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے اپنے جانشینوں کے بارے میں صریح نص اور واضح الفاظ میں لوگوں کی راہنمائی کی۔ بالخصوص حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں تمام انبیاء کرامؑ اور حضرت خاتم الانبیاءؐ اور تمام آئمہ المعصومین علیہم السلام نے آپ کی امامت اور خاتم الاوصیاء ہونے کی خبر دی ہے۔ تمام انبیاءؑ اولیاء نے امام زمانہؑ کے تشریف لانے کی بشارت دی اور یہ بتایا کہ وہ بزرگوار تشریف لا کر وعدہ الٰہی کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ یعنی پوری کائنات میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا کلمہ پڑھنے والوں کے سواء کوئی باقی نہ رہے گا۔ خداوند عالم نے تمام انبیاءؑ سے اس بات کا وعدہ کیا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب زمین کو شرک کی نجاست سے پاک کردوں گا۔ اور زمین کی حکمرانی صرف اور صرف اپنے نیک بندوں کے حوالے کروں گا۔ جیسا کہ سورہ انبیاء آیت نمبر۱۰۵ میں مذکور ہے۔

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ"

لیکن اس وعدہ الٰہی کا پورا ہونا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے سے ہوگا۔ اس وقت پوری دنیا سے فسق وفجور مٹ جائے گا اور

عدل و انصاف اور خیر و صلاح کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا۔

نفسانی خواہشات حرص و حسد اور کینہ و بخل سب ختم ہو جائیں گے اور ان سب کی جگہ معنویت اور روحانیت آ جائے گی۔

نور ولایت کی برکتیں

امام مہدی علیہ السلام کا مقدس دور نہایت عظیم اور بے نظیر ہے۔ ایسا دور کہ جس کا انتظار تمام انبیاءؑ اور اولیاء الٰہی کرتے رہے۔ اور انہیں اس بات کی تمنا رہی کہ اس مقدس زمانے کو پاسکیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاکیزہ دور امامت میں نور ولایت کی برکتیں تمام اہل ایمان کو نصیب ہوں گی۔ اور مومنین کرام اس زمانے میں دولت و ثروت سے اس طرح بے نیاز ہو جائیں گے۔ کہ ان کے دل قناعت کی روشنی سے منور ہوں گے' اور حرص کی تاریکی ان کے دلوں کی کائنات سے چھٹ کر رہ جائے گی۔ چنانچہ اس زمانے کے اہل ایمان نہایت معمولی غذا پر راضی ہوں گے اور سرمایہ دار بننے کی خواہشات ان کے دلوں سے دور ہو جائیں گی۔

قناعت کی برکتیں

ایک روایت میں ہے کہ اس زمانے میں جو شخص اپنی واجب زکوٰۃ ادا کرنا چاہے گا۔ وہ مستحق کی تلاش میں سرگرداں ہو گا۔ ہر جگہ اعلان

کرے گا۔ اور کئی دن گزر جانے کے بعد اسے زکوٰۃ کا مستحق نہ مل سکے گا۔

اس زمانے میں علم ولایت کے نور کی برکتیں لوگوں کے احساس کو عظمت عطا کریں گی جس کی بدولت وہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر قناعت کرتے ہوئے خوش اور خوشحال نظر آئیں گے۔ اور قناعت ہی کے اثر سے ان کی زندگی امن وسلامتی کے ساتھ گزرے گی۔

امام زمانہؑ کے اختیار میں ترقی یافتہ وسائل

یہ بات واضح ہے۔ کہ خداوند عالم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ایک خاص زمانے کے لیے محفوظ رکھا ہے۔ تاکہ اس وقت تک آنجنابؑ کے ظہور پر نور کے اسباب فراہم ہو جائیں اور لوگ آپ کے وجود مبارک سے فیض یاب ہونے کی صلاحیت حاصل کرلیں۔

معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند عالم تمام ترقی یافتہ وسائل کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے اختیار میں قرار دے گا۔ تاکہ آپ اپنے مقدس مشن کی پیش رفت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ عدل و انصاف کی روشنی سے پوری کائنات کو منور کر سکیں۔ تاکہ دنیا میں جنگ نزاع کا نام و نشان مٹ جائے۔ یہاں تک کہ حیوانات بھی باہمی لڑائیوں سے محفوظ رہیں۔

مورخین کی نظر میں امام مہدی علیہ السلام حضرت حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں

وہ عظیم اور جلیل القدر شخصیت کہ جن کی آمد کی خوشخبری تمام انبیاءؑ اور آئمہؑ نے دی اور ان کے دور امامت کی پاکیزہ خصوصیات کو بیان کیا۔ ان کے بارے میں اکثر مورخین اور محدثین کا اتفاق ہے۔ کہ وہ حضرت حجت بن حسن عسکریؑ ہیں۔ چنانچہ ابن صباغ مالکی نے کتاب "فصول المھمہ" اور گنجی شافعی نے کتاب "البیان فی اخبار صاحب الزمان" اور حافظ ابو نعیم نے کتاب "الاربعین" میں اور میحی الدین اعرابی نے کتاب "فتوحات مکیہ" میں خاص طور پر امام مہدی علیہ السلام کے متعلق تصریح کی ہے کہ وہ حضرت محمد علیہ السلام بن حسن علیہ السلام ' بن علی علیہ السلام بن محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن موسیٰ علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام کی ذات بابرکت ہے۔

کتاب "النجم الثاقب" میں حاجی نوری سے ان علماء کے اسماء گرامی ذکر کیے ہیں جنھوں نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق کتب تالیف کی ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام بمطابق لفظ نور

مشہور روایات کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سنہ ۲۵۶ ہجری قمری میں متولد ہوئے جو کہ ابجد کے حساب سے لفظ نور کے مطابق ہے۔

آپ کے والد گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے آپ کو سوائے اپنے چند خاص اصحاب کے باقی تمام لوگوں سے مخفی رکھا۔ چنانچہ جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا انتقال ہوا تو معتضد عباسی نے جو کہ خلیفہ وقت تھا۔ اپنے جاسوسوں کو امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر بھیجا تاکہ اگر گھر میں کوئی بچہ ہو تو اسے گرفتار کرلیں۔

جس دن وہ جاسوس گھر میں داخل ہوئے اسی روز حضرت امام مہدی علیہ السلام نظروں سے غائب ہو گئے اور انہیں تلاش کرنے والے نہ ڈھونڈ سکے۔ اس کے بعد امامؑ نے اپنی ۶۹ سالہ غیبت صغریٰ کے دور میں چار آدمی اپنے نائب خاص کے طور پر معین فرمائے۔ جن کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

زمانہ غیبت میں امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات

غیبت کبریٰ کے زمانے میں جب تک حضرت امام مہدی علیہ

السلام خود نہ چاہیں تو کوئی شخص انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ لہٰذا اگر آنحضرتؑ بہتر سمجھیں اور مصلحت جانیں کہ اپنی زیارت کسی کو کروائیں تو ممکن ہے۔ ورنہ کسی صورت میں ممکن نہیں البتہ کچھ بزرگ شخصیتیں اور نیک و صالح افراد ایسے گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں کہ جو امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ہوتے ہیں۔ لیکن جو بات مسلمہ ہے وہ یہ کہ کوئی شخص آپ کے نمائندے اور نائب خاص ہونے کے طور پر آپ سے ملاقات نہیں کرے گا' اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ تاہم کئی ایک پاکیزہ مصلحتوں اور متقی و پرہیزگار لوگوں کے ایمان کی پختگی کے لیے امام زمانہ علیہ السلام نے ہر زمانے میں اپنی زیارت کا شرف بخشا۔

آفتاب ولایت کی نور افشانی

غیبت کبریٰ کے ابتدائی دور میں جو خوش نصیب امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے ان میں سے ایک جناب ابراہیم بن مہزیار یا علی بن مہزیار اھوازی ہیں ان کا واقعہ "بحار الانوار" جلد نمبر ۱۳ اور کتاب "اکمال الدین" اور کتاب "الغیبہ شیخ طوسی" میں مذکور ہے۔

ابن مہزیار کا تعلق اس خاندان سے تھا جس کے بزرگوں نے اہل بیت علیہم السلام سے خاص عقیدت کا شرف پایا' اور وہ سب کے سب

ولایت آل محمدؐ کے پیروکار تھے۔ ابن مہزیار کے جد بزرگوار اکثر حضرت ہادی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک رات وہ تاریک بے بیابان میں پانی کی تلاش میں نکلے' ان کے ہاتھ میں مسواک کی ایک لکڑی تھی' جس سے ناگہاں روشنی پھوٹی' اور انہوں نے اس روشنی کے ذریعے پانی کی جگہ ڈھونڈ لی۔ پہلے تو وہ خوف زدہ ہو گئے کہ یہ روشنی کیا ہے؟ لیکن بعد میں جب وہ متوجہ ہوئے تو دیکھا اس روشنی میں کوئی ایسی حرارت نہیں' جس سے انہیں تکلیف پہنچے۔ چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی نماز پڑھی۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ روشنی ختم ہو گئی۔ جب وہ امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا' تو یہ تمام واقعہ امامؑ کو بیان کیا اور پوچھا کہ یہ روشنی کیا تھی۔ امامؑ نے جواب دیا یہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا نور ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابن مہزیار ایسے جلیل القدر مومن کی اولاد سے ہے اور ولایت آل محمدؐ اسے اپنے آباؤ اجدا سے میراث میں ملی ہے۔

زیارت امام کے لیے بیس مرتبہ سفر حج

جب غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا تو ابن مہزیار کے دل میں امام مہدی علیہ السلام کے دیدار کا شوق موجزن ہو گیا۔ چنانچہ اس نے بیس سال تک اپنے آرام و سکون کو چھوڑ کر' ہر سال مکہ مکرمہ کا سفر کرتے تھے۔

اور حج پر آنے والے لوگوں میں سے سب سے پہلے مکہ میں پہنچتے تھے اور سب سے آخر میں مکہ سے واپس آتے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حضرت ولی العصر علیہ السلام ہر سال ایام حج میں مکہ تشریف لاتے ہیں۔ اور خاص طور پر عرفات کے میدان میں ٹھہرتے ہیں۔ لہٰذا وہ امامؑ کی زیارت کے شوق میں ۲۰ سال حج پر گئے۔ اور اپنے سفر میں اس کی پوری کوشش اس بات میں صرف ہوتی تھی، کہ امامؑ کی زیارت نصیب ہو جائے۔ خانہ کعبہ کے قریب کھڑے ہو کر نہایت عاجزی کے انداز میں رو رو کر دعائیں مانگتے تھے کہ اس کا شوق زیارت پورا ہو۔ بیسویں سال جب حج کا زمانہ قریب آیا تو ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے اسے کہا کہ اس سال تو مکہ کا سفر کر، کیونکہ زیارت امامؑ کا شوق جو تیرے دل میں موجزن ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ نیند سے بیدار ہو کر سفر کی تیاری شروع کر دی اور سامان سفر تیار کر کے روانہ ہوا۔ پہلے کوفہ آیا، وہاں سے مدینہ کی راہ لی، اور پھر مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ مکہ میں پہنچ کر اس کا یہ معمول تھا کہ آدھی رات کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا تھا۔ ایک رات اپنے معمول کے خلاف وہ رات کی ابتدائی گھڑیوں میں خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لیے گیا۔ طواف کے دوران ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا کہ جس کی پیشانی سے عبادت الٰہی کا نور چمک رہا

تھا۔ اور اس نوجوان نے دو سفید کپڑے اپنے اوپر ڈال رکھے تھے۔ طواف کی حالت میں جب وہ نوجوان ابن مہزیار کے قریب پہنچا' تو اس سے مصافحہ کیا؟ ابن مہزیار سے اس نے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ ابن مہزیار نے جواب دیا کہ میں اھواز کا رہنے والا ہوں' پھر اس نوجوان نے پوچھا ابن خضیب کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم ہے؟

(ابن خضیب اہل بیت علیہم السلام کے مخلص دوستوں میں سے تھا' اور اھواز کا جلیل القدر عالم دین' مجتہد اور متقی و پرہیز گار معروف تھا) ابن مہزیار نے جواب دیا کہ ابن خضیب کا انتقال ہوگیا ہے۔ یہ سن کر اس نوجوان نے تین مرتبہ کہا "خدا اس پر رحمت فرمائے" پھر کہا کہ وہ کتنا پرہیزگار انسان تھا کہ رات کی تاریکی میں اپنے پروردگار کے حضور عبادت بجا لاتا تھا؟ اس کے بعد اس نوجوان نے کہا کہ ابن مہزیار کے بارے میں آپ کو کوئی معلومات ہیں؟ ابن مہزیار نے کہا میں خود ابن مہزیار ہوں' اس نوجوان نے کہا کیا آپ ہی ابن مہزیار ہیں؟ اس نے کہا ہاں میں ہی ابن مہزیار ہوں۔ یہ سن کر اس نوجوان نے پوچھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی جو امانت آپ کے پاس تھی وہ کہاں ہے؟ ابن مہزیار نے وہ انگوٹھی جو اسے اپنے آباؤ اجداد سے میراث میں ملی تھی وہ اس نوجوان کو

دی۔ انگوٹھی کو لے کر اس نوجوان نے آنکھوں پر لگایا' چوما اور اسے دیکھ کر زارو قطار گریہ کیا۔ پھر اس نوجوان نے کہا کہ تو کامیاب ہو گیا ہے مجھے بتا کہ تو کس ارادے سے یہاں آیا ہے؟

ابن مھزیار نے کہا بیس سال ہو گئے ہیں' کہ امامؑ غائب کی زیارت کی امید پر یہاں آ رہا ہوں ...... مگر امامؑ پر وہ غیب میں ہیں' اور میں ابھی تک ان کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔

اس نوجوان نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ امامؑ حجاب غیبت میں نہیں ہیں' بلکہ تمہاری اپنی آنکھوں پر حجاب پڑے ہوئے ہیں' جن کے سبب تم امامؑ کا دیدار نہیں کر سکتے۔ اور وہ حجاب تمہارے برے اعمال کے سوا کچھ بھی نہیں۔ لیکن مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں امامؑ کی خدمت میں لے چلوں۔ لہٰذا آج کی رات جب آسمان پر تمام ستارے پوری طرح جگمگانے لگیں تو تم کوہ صفا کے قریب آجانا' میں تمہیں امامؑ کی خدمت میں لے چلوں گا۔

ابن مھزیار نے کہا کہ میں مقررہ وقت پر کوہ صفا کے قریب پہنچ گیا...... اور وہ نوجوان بھی وہاں آگیا۔ اور ہم دونوں مل کر چل پڑے۔ رات بھر چلتے رہے ...... یہاں تک کہ سحر کا وقت قریب آگیا۔ اس نوجوان نے مجھ

سے کہا کہ اب تہجد کا وقت ہو گیا ہے' لہٰذا بہتر ہے کہ نماز شب ادا کر لیں' چنانچہ ہم دونوں نے نماز شب ادا کی اور پھر چل پڑے' تھوڑی دیر چلے تھے کہ فجر کا وقت قریب ہونے لگا۔ اس نوجوان نے پھر کہا کہ نماز صبح کا وقت ہونے والا ہے' لہٰذا بہتر ہے کہ اول وقت میں صبح کی نماز ادا کر لیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے صبح کی نماز ادا کر لی۔

نماز صبح کے بعد ہم پھر چل پڑے' یہاں تک کہ ایک وادی میں پہنچے کہ جس سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں اور نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی۔ اس وادی کے درمیان میں ایک خیمہ لگا ہوا تھا اور اس خیمے سے ایک روشنی نکل رہی تھی...... جو آسمان تک جاتی تھی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اس نوجوان نے مجھ سے کہا کہ اب اپنی سواری سے اتر آؤ' اور پیدل میرے ساتھ چلو کیونکہ یہ وادی امن ہے۔

چند قدم چلے تھے کہ اس نوجوان نے مجھ سے کہا کہ یہیں رک جاؤ اور میں آگے جا کر تمہارے لیے اجازت لے کر آتا ہوں وہ نوجوان آگے گیا' اور فوراً واپس آیا' اور مجھ سے کہا کہ تجھے مبارک ہو کہ تو نے اپنے مقصد کو پالیا ہے۔ میرا ہاتھ تھام کر چند قدم آگے بڑھا اور خیمے کے پاس کھڑے ہو کر اس نے خیمے کا پردہ ہٹایا' جونہی اس نے خیمے کا پردہ ہٹایا تو امام

زمانہ علیہ السلام کے چہرہ مبارک کے نور سے میری آنکھیں بھر گئیں۔ قریب تھا کہ میں گر کر بے ہوش ہو جاؤں۔ نہایت ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے امامؑ کی خدمت میں ادب غلامی بجا لائے۔ امام علیہ السلام نے مجھ سے شیعیان عراق کی خیریت پوچھی' پھر امامؑ نے فرمایا کہ ابن مھزیار میں اس وادی میں جہاں نہ کوئی آبادی ہے اور نہ ہی لوگوں کی آمدو روفت ہے زندگی گزار رہا ہوں۔ ابن مھزیار نے امامؑ کی خدمت میں سونے سے بھری ہوئی ایک تھیلی بطور ہدیہ پیش کی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابن مھزیار ہمیں ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے' لہٰذا یہ سب تم خود اٹھالو کیونکہ یہ تمہارے کام آئے گی۔ ابن مھزیار نے امامؑ کے حکم پر عمل کیا۔

(۵)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آسمانی کتابوں میں امامؑ کے آنے کی خوشخبری

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت اور خلافت حقہ اور آپ کا غائب ہونا اور پھر ظاہر ہو کر پوری کائنات کو عدل و انصاف سے پر کر دینا' اتنا اہم مسئلہ ہے کہ تمام آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور انبیاء الٰہی اپنی امتوں کو یہ خوشخبری دیتے رہے ہیں کہ آخر الزمان میں اللہ کی طرف سے ایک بزرگوار ظہور فرمائیں گے۔ اور اس وقت نیک صالح افراد کے سوا کوئی شخص زمین پر نظر نہ آئے گا۔ چنانچہ سورہ انبیاء آیہ ۱۰۵ میں ارشاد الٰہی ہے۔ "کہ ہم نے زبور میں یہ بات لکھ دی ہے کہ میرے نیک و صالح بندے زمین کے وارث بنیں گے"۔

اس آیہ شریفہ میں امام مہدی علیہ السلام کے پاکیزہ دور امامت کی خبر دی گئی ہے کہ اس وقت زمین عدل و انصاف سے پر ہو جائے گی اور

فسق و فجور و کفر اور شرک کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ ہائے آسمانی اور حضرت موسیٰ کی توراۃ حضرت عیسیٰ کی انجیل اور قرآن مجید کے کئی ایک مقامات پر اس موضوع کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد حق تعالیٰ ہے۔

"وَيُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ" (قصص آیہ:۵)

"اور ہم نے ارادہ کیا ہے ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور بنا دیئے گئے ہیں احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں زمین کا وارث قرار دیں۔"

اخلاقی برائیاں ختم ہو جائیں گی

خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔ اور تمام اقوام عالم کو اس بات سے مطلع کر دیا ہے کہ اس کرہ زمین کا انجام نیک ہو گا۔ یعنی نیک و صالح مومن کے سوا کوئی شخص اس پر باقی نہ رہے گا۔ ظلم و جور فساد و نفاق اور حسد کینہ ختم ہو جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ تخلیق انسان کے آغاز میں ہی قابیل نے ہابیل پر حسد کیا۔ اور انہیں قتل کر دیا' لہذا حضرت امام حجت ابن الحسن

العسکری علیہ السلام کے زمانے تک یہ بیماری (حسد) لوگوں کے درمیان باقی رہے گی۔ لیکن حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور پُر نور کے ساتھ ہی لوگوں کا علم اور ایمان اس قدر قوی اور مضبوط ہو جائے گا کہ کسی دل میں ذرہ بھر کینہ و حسد باقی نہ رہے گا۔ سب لوگ بھائی بھائی بن کر رہیں گے' اور ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح تعاون کریں گے' جیسے ایک ہی بدن کے مختلف اعضاء۔ پس خداوند عالم کی طرف سے لوگوں پر خاص برکتیں نازل ہوں گی اور حضرت مہدی علیہ السلام کی برکت سے نعمات الٰہی حد کمال تک پہنچ جائیں گی۔

زمین اپنے خزینے باہر نکال دے گی

معتبر روایات میں مذکور ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے دور امامت میں زمین اپنے خزینے باہر نکال دے گی۔ اور زمین کے اندر کوئی خزانہ چھپا ہوا نہ رہے گا۔

وہ زمانہ اتنا مقدس ہوگا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا نور پوری دنیا کو منور کردے گا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

"وَاَشْرَقَتْ وَالْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا"

(سورہ زمر آیت: ۶۹)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نور کی برکت سے عالم بشریت مستغنی ہو جائے گا' اور ہر طرف نور امامت کی روشنی پھیل جائے گی۔ لہٰذا وہ زمانہ دوسرے عام زمانوں کی طرح نہیں' بلکہ ایک خاص اور مخصوص دور ہے۔ جس کے بارے میں خداوند عالم نے اپنی خاص عنایتیں نازل فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

امامؑ زمانہ کے دور کی ایک خصوصیت

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور امامت میں انسانی بدن کی قوتیں مضبوط ہو جائیں گی۔ آنکھ اور کان خاص قوت پیدا کرلیں گے۔ آنکھوں کی بینائی اتنی تیز ہو جائے گی کہ ہر انسان چار فرسخ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر باآسانی دیکھ سکے گا۔ اور اگر حضرت امام زمانہ علیہ السلام چار فرسخ کے فاصلے سے خطاب فرما رہے ہوں گے تو ان کی آواز صاف طور پر سنائی دے گی۔ اور لوگ آنحضرتؑ کے جمال مقدس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے' ہاتھ اور پاؤں جیسی قوتوں کے بارے میں مروی ہے کہ ان میں اتنی قوت پیدا ہو جائے گی' کہ پہاڑوں کو ہاتھ سے توڑا جا سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مقدس زمانے میں زمین پر ہی بہشت کا

منظر نظر آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء الٰہی اس زمانے کی تمنا کرتے رہے اور ظہور امامؑ کی تعجیل کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

تعجیل ظہور کے لیے امام صادق علیہ السلام کی دعا

کتاب اقبال میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ شب قدر یعنی ۲۳ رمضان المبارک کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ رات بھی امامؑ کی خدمت میں رہ کر عبادت الٰہی بجا لاؤں۔ چنانچہ ابتدائے شب سے رات کی آخری گھڑیوں تک امام علیہ السلام دعا اور نماز میں مصروف رہے، اور میں بھی امامؑ کے ساتھ ساتھ عبادت کرتا رہا۔ اور جو امام علیہ السلام انجام دیتے تھے، میں بھی وہ انجام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا۔ امام علیہ السلام نے نماز صبح پڑھی اور میں نے امام علیہ السلام کی اقتداء میں نماز صبح ادا۔ کی نماز سے فارغ ہو کر امام علیہ السلام نے نہایت تضرع کے ساتھ ایک طویل دعا پڑھی۔ جس میں اس جملے کو آں جناب نے بار بار دہرایا=

"اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فِیْ فَرَجَ مَنْ بِفَرَجِهِ فَرَجَ اَوْلِیَائِكَ"

"خدایا! تو اس شخصیت کے ظہور میں تعجیل فرما! جس کے ظہور سے تیرے

اولیاء کو راحت و آرام نصیب ہو گا"۔

محمد بن مسلم نے کہا جب امام علیہ السلام دعا سے فارغ ہو گئے تو میں نے پوچھا مولاً یہ فرمایئے کہ وہ بزرگوار شخصیت کون ہے؟۔

امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ میری اولاد سے ہے۔ ان کا نام میرے جد بزرگوار حضرت محمدؐ کے نام پر ہے۔ وہ مہدی موعود ہیں' کہ جن کے زمانے میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہو گا اور ظلم و جور فسق وفجور مٹ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ ۲۳ رمضان المبارک کی رات میں مستحب ہے کہ حضرت امام زمانہ کے ظہور کی مخصوص دعا' یعنی دعائے فرج پڑھی جائے اور وہ یہ ہے=

"اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَن صَلَوٰاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آبَائِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِیْ کُلِّ سَاعَةٍ وَلِیًّا وَّ حَافِظًا وَ قَائِدًا وَّ نَاصِرًا وَّ دَلِیْلاً وَّ عَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ تُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلاً

امام مہدیؑ کا انتظار کرنے والوں کا رتبہ

ضروری ہے کہ شب و روز حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے چشم براہ رہیں' کیونکہ ایسا کرنا نیک و صالح لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ حقیقت یہ

ہے کہ اگر کوئی شخص صمیم قلب کے ساتھ' حضرت ولی العصر علیہ السلام کے دیدار کی تمنا رکھتا ہو' اور اسی تمنا کے ساتھ اس دنیا سے چلا جائے' تو اس کا مقام اتنا بلند ہے' کہ گویا وہ امام زمانہ علیہ السلام کے مقدس خیمے میں موجود ہے۔ اور جو شخص دیدار امامؑ کی تمنا دل میں لے کر مرجائے' تو وہ اس شخص کی طرح ہے ...... جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ خدا کی راہ میں شہید ہوا ہو۔

کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں

یہ بات واضح ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں متعدد مقامات پر اور کئی ایک موضوعات کے ضمن میں مطالب ارشاد فرمائے ہیں۔ لہذا ان بیانات اور ارشادات کے بعد اس سلسلہ میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدی علیہ السلام کے نام اور کنیت کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ "کہ اس کا نام میرے نام جیسا یعنی محمدؐ اور اس کی کنیت میری کنیت جیسی یعنی ابو القاسم ہے"۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اس حسینؑ کے نویں فرزند ہیں' جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں گے۔ جبکہ وہ ظلم

و جور سے بھر چکی ہوگی۔ (یَمْلَاءِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا"

اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ نے حضرت مہدیؑ کی خصوصیات کو بیان فرمایا' جن سے ان کے بارے میں ہر قسم کے ابہام کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے اصحاب اور ساتھیوں کی تعداد ۳۱۳ ہو گی۔ البتہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد..... اس طرح سے ہے کہ یہ تعداد سب سے پہلے امام مہدیؑ کا ساتھ دینے والوں کی ہے۔ اور ان کے بعد دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ ملحق ہو جائیں گے۔ یہ تعداد بدر کے مقام پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے والوں کی تعداد کے برابر ہے۔

یہ امر نہایت دلچسپ ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور (میں وہ لوگ جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلص جانثاروں) کی تعداد کے برابر ہے۔ جس طرح بدر میں ۳۱۳ باوفا اصحاب نے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں اپنے خلوص کا مظاہرہ کیا' اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی بھی اسی تعداد میں اسلام کی تجدید حیات اور احکام قرآن کے اجراء و نفاذ کے لیے میدان عمل میں آئیں گے۔

مکہ سے ظہور اور ملائکہ کا نصرت کرنا

حضرت امام زمانہ علیہ السلام مکہ مکرمہ سے ظہور فرمائیں گے' اور آپ کی سلطنت و حکومت پورے عالم میں پھیل جائے گی۔ زمین میں کوئی ایسا مقام نہ ہوگا' جو آنحضرتؑ کے دائرہ اقتدار سے باہر ہو؟۔

جس وقت آپؑ ظہور فرمائیں گے تو جبرئیل آپ کے دائیں جانب' میکائیل' بائیں جانب' اسرافیل آگے آگے اور عزرائیل آپ کے پیچھے ہوں گے۔ اور دوسرے فرشتے آپ کی نصرت کے لیے آپ کے ہمراہ آئیں گے۔

ظہور امام علیہ السلام کی کیفیت کے بارے میں مبسوط کتب میں تفصیل کے ساتھ مطالب ذکر کئے گئے ہیں' اور ارباب قلم نے اس سلسلے میں بھرپور کاوش کا مظاہرہ کیا ہے۔

چار خاص نائبین کے ذریعے لوگوں کی حاجت روائی

غیبت صغریٰ کے متعلق عرض کیا جا چکا ہے کہ اس کی مدت ۷۴ سال تھی' اور اس عرصے میں امام علیہ السلام کی طرف سے چار بزرگ اہل علم و عمل نائب خاص کے طور پر معین کئے گئے ہیں' جن کے اسماء گرامی یہ ہیں=

۱ "عثمان بن سعید"

۲ "محمد بن عثمان"

۳ "حسین بن روح"

۴ "علی بن محمد سمری"

ان چار خاص نائبین کے دور میں' دنیا بھر کے شیعیان اہل بیت علیہم السلام میں سے جس کسی کو کوئی مشکل پیش آئی...... تو وہ ان حضرات کے ذریعے امام زمانہؑ کی خدمت میں اپنی گزارشات پہنچاتا' اور اس کی حاجت روائی ہو جاتی تھی۔

یہ تو تھا...... غیبت صغریٰ کا زمانہ' لیکن غیبت کبریٰ میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام نے نیابت خاصہ کی نفی کر کے باعمل علماء کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ ان سے احکام دین حاصل کر سکیں۔ امامؑ کی طرف سے احکام دین کے سلسلے میں عادل فقہاء کی طرف رجوع کرنے کا حکم اس امر کی دلیل ہے کہ امامؑ نے موجودہ زمانے میں لوگوں کی ہدایت کا پورا پورا انتظام کر دیا ہے اور اب اس کے بعد کسی کے لیے عذر و بہانہ کی گنجائش باقی نہ رہتی۔

احتیاط پر عمل کرنے کا مسئلہ

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مجھے علماء سے کوئی کام

نہیں'، اور میں شرعی مسائل میں احتیاط پر عمل کرتا ہوں'، یا یہ کہ میں خود ہی روایات و احادیث پر دسترس رکھتا ہوں'، لہٰذا ان کو دیکھ کر اپنے شرعی احکام کو خود ہی سمجھ سکتا ہوں۔

یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ آیات و روایات سے "شرعی احکام" کا سمجھنا آسان کام نہیں ہے'، اور ہر شخص اس نہایت اہم کام کو سرانجام نہیں دے سکتا'، بلکہ ہر کام میں اس کی اہلیت و لیاقت رکھنے والے افراد کی طرف رجوع کرنا چاہیے'، اور یہ دنیا بھر کے عقلاء اور اہل فکر و دانش کا طریقہ و روش ہے کہ وہ ہر کام میں اس کے اہل افراد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لہٰذا فقہ میں بھی اس کے ماہر حضرات کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

"احتیاط" پر عمل کرنا ہر آدمی کا کام نہیں'، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ احتیاط پر عمل کرنے کے طریقے بھی علماء کرام ہی معین کر سکتے ہیں'، اور ان کے بغیر کوئی شخص احتیاط پر عمل کرنے کے اصول سے بھی آگاہ نہیں ہو سکتا'، اس لیے ضروری ہے کہ احتیاط پر عمل کرنے کے لیے بھی علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ احتیاط پر عمل کرنے والا کوئی ایسا کام کرے'، جو اس کی نظر میں صحیح اور مطابق احتیاط ہو'، جبکہ

حقیقت میں وہ احتیاط کے منافی ہو' اور احتیاط اس میں ہو کہ اس کام کو نہ کیا جائے۔ یا اس کے برعکس یہ کہ ایک کام کو اس خیال سے ترک کردے کہ اس کا نہ کرنا احتیاط کے مطابق ہے' جبکہ حقیقت میں ایسا نہ ہو' اور اس کام کا انجام دینا احتیاط کے مطابق ہو۔ تو ان دونوں صورتوں میں کسی کا احتیاط پر عمل کرنا صحیح نہ ہوگا۔ بلکہ ضروری ہے کہ احتیاط پر عمل کرنے کے لیے بھی علماء و فقہا کی طرف رجوع کیا جائے' تاکہ کوئی کام احتیاط کے اصول سے متصادم نہ ہونے پائے۔

ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ۱۱۵۶ حدیثیں

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پُر نور کی بابت روایات میں جن علامات کا تذکرہ کیا گیا ہے' اور اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ علامتیں آپؑ کے ظہور پُر نور کے وقت حتمی و یقینی طور پر ظاہر ہوں گی' ان کا جاننا سب کے لیے ضروری ہے' تاکہ غلط دعویدار بے نقاب ہوں' اور عوام الناس جھوٹے لوگوں کے فریب میں نہ آئیں۔

ظہور امامؑ کی علامات کے سلسلے میں اجمالی طور پر کچھ باتیں عرض کی جاچکی ہیں' اور اب چند ایک مطالب بطور تکمیل ذکر کیے جاتے ہیں۔

حضرات آئمہ اطہار علیہم السلام کی طرف سے صحیح سلسلہ اسناد

کے ساتھ تقریباً ایک ہزار احادیث اور عامہ (اہل سنت) کی طرف سے ایک سو چھپن (۱۵٦) روایات ایسی موجود ہیں جن میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پُر نور کی علامتوں اور آپؑ کے دور امامت کے حالات کے ساتھ ساتھ آپ کی غیبت اور ظہور کی کیفیتوں کو بیان کیا گیا ہے' اور حقیقت یہ ہے کہ اسلامی موضوعات میں سے بہت ہی کم ایسے موضوعات ہیں' جنہیں اس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

ظہور امام علیہ السلام کی حتمی و یقینی علامات میں سے کہیں دس کہیں نو' کہیں سات اور کہیں پانچ ذکر کی گی ہیں۔

ماہ رجب و رمضان میں ندائے آسمانی

حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ماہ رجب المرجب میں تین مرتبہ یہ آواز آسمان سے سنائی دے گی: "اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ" اس آواز کو تمام لوگ سنیں گے۔

اور دوسری بار ۲۳ ماہ رمضان المبارک کی رات کو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت آگیا ہے۔

دنیا بھر میں کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جو اس ندا کو نہ سنے گا' ہر

شخص اپنی زبان و لہجے میں یہ سنے گا کہ آسمان سے امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

سفیانی کا فتنہ

ظہور امام علیہ السلام سے قبل حتمی و یقینی علامات میں سے ایک نشانی سفیانی کا فتنہ ہے، جس کے بارے میں پہلے اشارہ ہو چکا ہے۔ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پُر نور سے پندرہ مہینے پہلے سفیانی خروج کرے گا، اس کا نام "عثمان" اور اس کے باپ کا نام "عنبسہ" ہے۔ اس کا خاندانی سلسلہ "یزید بن معاویہ" سے ملتا ہے۔ وہ شام کے قریب "یابس" نامی وادی میں ظاہر ہو گا۔ نہایت بدصورت، مکروہ چہرہ اور ایک آنکھ سے کانا ہے اور اس کا سر گائے کے سر جتنا ہے۔ وہ مدینہ منورہ میں تین دن تک رہے گا دادے یزید کی سنت پر عمل کرتے ہوئے قتل و غارت کا بازار گرم کر دے گا، اور پھر حضرت مہدی علیہ السلام کی تلاش میں نکلے گا۔ لیکن "بیداء" کے بیابان میں اس کے لشکر کے تمام افراد زمین میں دب کر مر جائیں گے۔

سفیانی کی سلطنت چھ مہینے اور اسکے فتنے کا شور پندرہ مہینے تک جاری رہے گا۔

دجال' بدنام جادوگر

ظہور امام علیہ السلام کی حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ دجال نامی بدنام جادوگر منظر عام پر آئے گا'

اس کی بابت کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ ایک نہایت خطرناک اور وحشت آور شکل کا انسان ہے' پیدائشی طور پر اس کی ایک آنکھ ہے۔ اور دوسری آنکھ کی جگہ بالکل صاف ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ وہ ایک آنکھ سے معذور ہو' بلکہ ایک آنکھ سے محروم ہے اور اس کا کوئی نشان تک موجود نہیں۔ اور وہ ایک آنکھ جو اس کی موجود ہے وہ بھی اس کی پیشانی میں ہے اور اس کی آنکھ کے اندر منجمد خون نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

دجال' ایک خطرناک جادوگر ہے اور وہ کئی طرح سے لوگوں کو فریب دینے میں مہارت رکھتا ہے۔ اس کے جادو کی مختلف صورتیں عوام الناس کو دھوکہ دیتی ہیں.......... لیکن دجال اپنی مکارانہ چالوں اور فریب آور جادو کے باوجود کسی باایمان شخص کو فریب نہیں دے سکے گا۔ بلکہ اس کی پیروی کرنے والے کافر' منافق اور ضعیف الایمان افراد ہی ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بھی کوئی مومن دجل کے قریب سے گزرے گا' تو

قرآن مجید کی کوئی ایک سورت پڑھ کر اس پر پھونک دے گا' اور اس پر تھوک کر چلا جائے گا۔

دجال کا جادو' اہل ایمان کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' اور اس کی کوئی چال ان پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا سہارا خداوند عالم کی ذات پر ہو' کوئی شخص اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ جو کچھ خدا نے کسی کے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔ کیونکہ خدا کی تقدیر میں بہتری ہی بہتری ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

کتاب صحیح بخاری' صحیح مسلم' مسند ابی داؤد اور اہل سنت کی دیگر معتبر کتب میں پیغمبر اکرمؐ کی یہ حدیث مذکور ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب حجت ابن الحسن المہدی ظہور کریں گے' تو عیسیٰ علیہ السلام بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے' اور امام زمانہؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں! تم کتنے خوش نصیب ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم تمہارے درمیان موجود ہوں گے' اور تمہارے ساتھ مل کر امام مہدیؑ کی اقتداء میں نماز جماعت ادا کریں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ امت کبھی گمراہ نہیں ہو سکتی جس کا پہلا ----- رہنما -----

میں، اور آخری مہدیؑ اور درمیان میں عیسیٰ ہیں۔

ایک معتبر صحیح روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ امام مہدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اور جب نماز کا وقت ہو گا تو امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ سے فرمائیں گے کہ آپ نماز پڑھائیں، لیکن حضرت عیسیٰ عرض کریں گے کہ آپ ہی امامت کے سزاوار ہیں۔

ابو راجِ حمامی کا واقعہ

ابو راج حمامی کا واقعہ کتاب "بحار الانوار" جلد ۱۳ اور کتاب "کشف الغمہ" وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ میں اس واقعے کو بطور اجمال اور خلاصہ کے ساتھ بیان کر کے ظہور امامؑ کی علامات کی بحث کو سمیٹتا ہوں، اور امام زمانہ علیہ السلام کے اس معجزے کا ذکر یقیناً اہل ایمان کے دلوں کو سرور بخشے گا۔

ابو راج حمامی حلہ کے مخلص شیعیان اہل بیت علیہم السلام میں سے تھا، اور اسے حضرت ولی عصر امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ نہایت عقیدت تھی کسی واقعے میں حلہ کے حاکم کو اس پر غصہ آیا، اور اس نے حکم دیا کہ ابو راج حمامی کو گرفتار کر کے اس قدر ماریں کہ بالآخر مر جائے، چنانچہ اسے

نہایت شدت کے ساتھ زدو کوب کیا گیا' اس کے دانت ٹوٹ گئے' سر سے پاؤں تک کا سارا بدن زخمی ہوگیا۔ حاکم نے پھر حکم دیا کہ اس کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں بالوں سے بنا ہوا دھاگہ باندھ دیں۔ پھر حکم دیا کہ اس کے نیم مردہ بدن کو گلی کوچوں میں کھینچ کھینچ کر پھرائیں' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا' اور جب وہ نڈھال ہو کر راستے میں گر پڑا تو حاکم نے حکم دیا کہ اسے یہیں قتل کر دو۔

جب حاکم نے اسے قتل کا حکم دیا' تو چند لوگ جمع ہو کر کہنے لگے' کہ یہ تو خود ہی مرنے والا ہے۔ اسے قتل کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ تو خود بخود مر جائے گا' چنانچہ اسے اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا' اور سب لوگ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ یہ ابھی مر جائے گا۔ کیونکہ اس کے بدن میں خون کا قطرہ تک باقی نہ رہا تھا۔

جب اس کے گھر والوں کو اطلاع ہوئی' تو وہ آئے' اور اس کے نیم مردہ بدن کو اٹھا کر گھر لے گئے۔

کوئی شخص اس کے بچ جانے کی امید نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو اہل خانہ نے دیکھا کہ ابو راجح جائے نماز پر صحیح و سالم بیٹھا ہوا ہے۔ اور تعقیبات نماز میں مصروف ہے۔

تمام اہل خانہ اس کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھا کہ حقیقت امر کیا ہے اور یہ سب کچھ کیونکر ہوا؟

ابو راجح کا بدن چاندی کی طرح چمک رہا تھا' اور اس پر زخم کا کوئی اثر و نشان تک باقی نہ تھا' اس کا منہ اور دانت بالکل ٹھیک ہو چکے تھے' اور وہ نہایت خوبصورت جوان نظر آ رہا تھا۔

ابو راجح نے کہا کہ میں نیم مردہ حالت میں تھا' اور ہر طرف سے مایوس و نا امید ہو چکا تھا تو میں نے چاہا کہ حضرت حجت ابن الحسن علیہ السلام کی خدمت میں استغاثہ و فریاد کروں' لیکن میں نے دیکھا کہ میرے منہ میں زبان ہی نہیں ہے' یہ دیکھ کر میرا دل ٹوٹ گیا' اور اسی حالت میں میری تمام تر توجہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف ہو گئی' میں نے یکایک دیکھا کہ فضا نورانی ہو گئی ہے' اور آقا تشریف فرما ہوئے ہیں' امام علیہ السلام نے اپنے دست مبارک کو میرے تمام بدن پر پھیرا' تو میں مکمل طور پر شفایاب ہو گیا۔

(یاد رہے کہ اس واقعے سے پہلے ابو راجح کے چہرے پر دانے اور داغ کے نشان تھے۔ لیکن امام علیہ السلام کے دست مبارک کے ذریعے وہ سب دور ہو گئے اور اس کا چہرہ نہایت صاف اور خوش نما ہو گیا۔ یہاں تک حلہ کے لوگ اس کو دیکھنے کے لیے آتے' اور اس کی یہ حالت دیکھ کر نہایت

تعجب کیا کرتے تھے۔)

بہرحال حاکم کو صورت حال سے مطلع کیا گیا تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اپنے کئے پر اظہار ندامت کر کے توبہ کرنے لگا۔

اس واقعے کے بعد حاکم ہمیشہ "مقام امام مہدی" (جو کہ حلہ میں اب بھی موجود ہے اور لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں) کی طرف منہ کر کے اظہار ادب کرتا تھا۔

خداوند عالم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ابو راجح کو نئی زندگی عطا کی اور کئی فرزند بھی عنایت فرمائے۔

(٦)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امامؑ غائب کے فوائد کیا ہیں

امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں گزشتہ مطالب اور مباحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مصلحت الٰہی یوں قرار پائی کہ بارھویں امام علیہ السلام ایک عرصے کے لیے لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں۔ اور ایک خاص زمانہ کو جس کا علم خدا کے پاس ہے گزر جانے کے بعد ظہور پذیر ہو کر زمین کو ظلم و ستم سے پاک کر دیں۔ اور خدا پرستی کو عام کر دیں۔

یہ امر کسی مزید وضاحت کا محتاج نہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پُرنور کا وقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں، لہٰذا جو شخص وقت ظہور کی تعیین کرے ...... وہ جھوٹا ہے۔ اسی طرح غیبت صغریٰ کا زمانہ گزر جانے کے بعد نیابت خاصہ بھی ختم ہو گئی اور کوئی شخص نائب خاص مقرر نہیں کیا

جائے گا' اور جو شخص موجودہ دور میں امام زمانہ علیہ السلام کے نائب خاص ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے' امامؑ کے پیغامات کو لوگوں تک پہنچانے کا ذمہ دار ہونے کی بات کرے' وہ بھی جھوٹا ہے۔ تاہم دیکھنا یہ ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے فوائد کیا ہیں؟ اور غیبت کبریٰ کے زمانے میں لوگ امام علیہ السلام سے کس طرح فیض حاصل کر سکتے ہیں؟ جبکہ وہ نہ تو آنحضرتؑ کو دیکھ پاتے ہیں اور نہ ہی انہیں پہچان سکتے ہیں۔

کتب احادیث آئمہؑ اطہار کی یادگاریں ہیں

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ موجودہ دور میں لوگوں کو شرعی مسائل میں حیران و سرگردان نہیں چھوڑا گیا' اور ہرگز ایسا نہیں کہ عوام الناس اپنے شرعی امور میں اپنے فرائض سے آگاہی حاصل نہ کر سکتے ہوں' بلکہ اس امر کے لیے انہیں عادل فقہاء کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ روایات و احادیث کی کتابیں جو کہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی مقدس یادگار ہیں' وہ بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور جو حضرات ان کتابوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں' وہ ان علمی خزانوں سے پورا پورا استفادہ کر سکتے ہیں' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی ایسا

مشکل مسئلہ نہیں، جس کا حل اور صحیح جواب ان پاکیزہ کتب میں موجود نہ ہو۔

ان کتابوں میں دینی امور کی بابت ہر قسم کے مسائل اور پیچیدہ سے پیچیدہ سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں، خاص طور پر اصول عقائد کے باب میں تمام پہلوؤں کو واضح کر دیا گیا ہے، جس کے بعد کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہتا۔ ہمارے بزرگ علماء نے احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے نہایت مضبوط اور قوی دلائل کے ساتھ مطالب ذکر کر کے اعتقادات کی بنیادی حقیقتوں کا آشکار کر دیا، اور یہ سب کچھ آئمہ اطہار علیہم السلام کی عنایات خاصہ کے مقدس آثار کے سوا کچھ بھی نہیں۔

رحمتوں کا نزول اور بلاؤں کی دوری

یہ امر واضح ہے کہ امام علیہ السلام کے وجود کی عظمت و اہمیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ فوائد و آثار ہر حال میں موجود ہیں خواہ امام علیہ السلام حاضر ہوں یا غائب، کیونکہ امام علیہ السلام کا موجود ہونا اسی خدا کی رحمتوں کے نزول کا سبب اور فیض الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جو بھی خیر و برکت کسی کو نصیب ہو وہ درحقیقت امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مبارک کے فیض سے ہے۔ بلکہ ہر قسم کی برکتیں، رحمتیں، عنایتیں اور نوازشیں جو کہ خداوند عالم

نے اپنے بندوں کے لیے مخصوص کی ہیں' وہ سب حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے وجود مقدس کی وجہ سے اور آپؑ کے واسطے سے باقی ہیں۔ جیسا کہ ہر قسم کی بلاء و مصیبت جو کسی سے دور ہوتی ہے' یا آفات عمومی جو کہ دنیا بھر سے ٹل جاتی ہیں وہ بھی امام زمانہ علیہ السلام کی شفاعت اور انہیں واسطہ و وسیلہ فیض الٰہی قرار دینے کا نتیجہ ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پردہ غیبت میں ہوں' اگر کوئی شخص امام زمانہ علیہ السلام کا واسطہ دے کر خدا سے طلب رحمت کرے اور بلاؤں و پریشانیوں کے دور ہونے کی دعا کرے تو یقیناً خداوند عالم اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اسے ہر طرح کی مصیبتوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔

بادل کے پیچھے سورج کا فائدہ

روایات اس امر کی شاہد ہیں کہ سب سے پہلے وہ شخص جنہوں نے یہ سوال کیا کہ امام زمانہ علیہ السلام پردہ غیبت میں ہوں تو لوگ آپ علیہ السلام کے وجود سے کیونکر بہرہ ور ہو سکتے ہیں وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہیں' حضرت جابر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص صحابی ہیں' جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ میرے بارھویں جانشین کی دو غیبتیں ہیں ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ' ان دونوں غیبتوں میں عوام الناس آپ کے دیدار

سے محروم ہیں' تو جابر نے ان دونوں غیبتوں میں عوام الناس آپ علیہ السلام کے دیدار سے محروم ہیں' تو جابر نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! آیا لوگ امام علیہ السلام کی غیبت کے زمانے میں ان سے فیض پا سکیں گے؟ اس وقت حضرت رسالت مآب نے ارشاد فرمایا:

"مجھے قسم ہے اس خدائے ذوالجلال کی کہ جس نے مجھے نبوت کے درجے پر فائز کیا سب لوگ امام علیہ السلام کے وجود سے بہرہ ور اور فیض یاب ہوں گے اور لوگوں کا امام علیہ السلام سے فیض یاب ہونا اسی طرح سے ہے جیسے لوگ بادل کے پیچھے چھپے ہوئے سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ غیبت کو "ابر" اور بادل کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ جس طرح سورج بادل کے پیچھے رہ کر بھی نور افشانی کرتا ہے اسی طرح امام علیہ السلام بھی پردہ غیبت میں رہ کر لوگوں کی ہدایت کا کام سر انجام دیں گے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جس دن فضا ابر آلود ہو تو سورج نظروں سے اوجھل ہوتا ہے لیکن اس کے وجود کا اثر ختم نہیں ہو جاتا' یہ اور بات ہے کہ لوگ سورج کو دیکھنے سے محروم ہوتے ہیں لیکن اس کے فوائد اور آثار وجود سے پورا پورا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

پیغمبر اکرمؐ کے فرمان میں ایک اور اہم نکتہ بھی موجود ہے اور وہ

یہ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "تمام لوگ" امام کے وجود سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ روئے زمین میں بسنے والے سب لوگ بہرہ ور اور فیض یاب ہوتے ہیں خواہ وہ مومن ہوں یا کافر شیعہ ہوں یا سنی سب کے سب امام علیہ السلام کے وجود اقدس سے فیض پاتے ہیں جیسا کہ سورج کے فوائد تمام لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں اسی طرح امام علیہ السلام کے وجود کی برکتوں سے بھی پوری کائنات بہرہ ور ہوتی ہے۔ کیونکہ امام علیہ السلام کا وجود رحمتوں کے نزول کا سبب اور بلاؤں کے دور ہو جانے کا ذریعہ ہے۔ خواہ وہ بلائیں کسی ایک فرد کے ساتھ مخصوص ہوں یا پورے معاشرے سے مربوط ہوں۔ تمام مصائب و آلام امام زمانہ علیہ السلام کے مقدس وجود کی برکت سے دور ہو جاتے ہیں اور خدا کی عنایتیں آنحضرت علیہ السلام ہی کے وجود کی برکت سے نازل ہوتی ہیں۔ گویا امام علیہ السلام کا وجود رحمت الٰہی کے نزول اور بلاؤں کے دور ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

غیبت پر ایمان

امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے سبب غیب پر ایمان لانے کی بابت لوگوں کے دلوں کا امتحان لینا آسان اور امکان پذیر ہے' یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ غیب پر اعتقاد

رکھنا ہی دین کی اصل و اساس اور حقیقی بنیاد ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ کی ابتداء میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔

"الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ...... (البقرہ ۱-۲-۳)"

"یعنی یہ کتاب ایسی ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں' یہ متقی و پرہیزگار لوگوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے وہ لوگ ایسے ہیں جو "غیب" پر ایمان رکھتے ہیں......"

غیب پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اس چیز کے وجود پر عقیدہ رکھنا' جو اس ظاہریہ کے دائرے حدود سے خارج ہو۔ وہ لوگ جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں کہ جنہوں نے آنجناب علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا' اور نہ ہی دیکھتے ہیں' بلکہ ان آیات و روایات کے ذریعے جن میں آنحضرت کے بارے میں مطالب ذکر کئے گئے ہیں ان پر یقین رکھتے ہوئے امام علیہ السلام کے وجود پر ایمان لاتے ہیں۔

یہی صورت حال مبداء و معاد کی ہے کہ ان دیکھی چیز پر ایمان لایا جاتا ہے' لہٰذا غیبت امام علیہ السلام درحقیقت اہل ایمان کی روحانی پیشرفت کا سبب ہے تاکہ وہ نور حقیقت سے اپنے دلوں کی کائنات کو منور کر سکیں اور مضبوط ایمان و عقیدے کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔

عبادت کی کوشش اور گناہ سے دوری

امام زمانہ علیہ السلام کے مقدس و مبارک وجود کی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ گناہ و معصیت سے دوری اختیار کر کے عبادت الٰہی میں سرگرم رہنے کی کوشش کرتے ہیں' یعنی اجب اہل ایمان' قرآن مجید کے اس حکم پر یقین پیدا کر لیتے ہیں کہ ان کے اعمال امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیے جاتے ہیں اور آنحضرت علیہ السلام تمام لوگوں کے اعمال و افعال پر نظر رکھتے ہیں۔ تو ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی گناہ و معصیت ان سے سرزد نہ ہو بلکہ انکے نامہ اعمال میں ایسی عبادتیں اور نیک اعمال ہوں جن سے حضرت ولی عصر امان زمان علیہ السلام خوشنود و خوشحال ہو جائیں۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے:

"وقل اعملوا فیری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون"

(سورہ توبہ آیت: ۱۰۵)

کہہ دیجئے کہ تم عمل کرو پس عنقریب خداوند عالم اور اس کا رسول اور اہل ایمان تمہارے عمل کے ناظر ہیں۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ "مومنین" سے مراد آئمہ ہدی اور ہر زمانے کے اما علیہم السلام ہیں'

امام علیہ السلام کی برکت سے حاجت روائی

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے مقدس وجود کی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے طفیل لوگوں کی حاجات پوری ہوئی ہیں، معلوم نہیں ایک وقت میں کتنے افراد ایسے ہیں جو دنیا کے مختلف حصوں سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو اپنی حاجت روائی کے لیے اپنے اور اپنے خدا کے درمیان واسطہ و وسیلہ قرار دیتے ہیں اور آنحضرت علیہ السلام کا نام لے کر خداوند عالم سے اپنی حاجات کے پورا ہونے کی استدعا کرتے ہیں اور خداوند عالم بھی ان کی حاجت روائی فرماتا ہے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے طفیل کتنی بڑی سے بڑی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ کتابوں میں مذکور ہے وہ تو آپ علیہ السلام کی کرامات اور معجزات کے وسیع سمندر کے ایک قطرے سے زیادہ نہیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کی نماز استغاثہ حاجب روائی کے لیے نہایت مشہور و مجرب ہے۔ اور اس کی بارگاہ الٰہی میں امام زمانہ علیہ السلام کا واسطہ دے کر اپنی حاجات کے پورا ہونے کی راہ ہموار کریں اور امام علیہ السلام کے وجود اقدس کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

ابو راجح حمامی کا واقعہ جو کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے یہ بھی امام

زمانہ علیہ السلام کی عنایتوں اور وجود اقدس کی برکتوں میں سے ایک ہے کہ اس نے حضرت امام علیہ السلام کے وسیلے سے شفا پائی اور دوبارہ زندگی حاصل کی اور خداوند عالم نے اسے نئی جوانی اور خوبصورتی عطا فرمائی اور کئی فرزند بھی اسے مرحمت فرمائے۔

ابو راجح کے واقعے کے علاوہ اسماعیل بن حسن ہرقلی کے واقعے کا بھی میں نے تذکرہ کیا ہے جو کہ کتاب کشف الغمہ میں مذکور ہے اور مولف کتاب کے اپنے زمانے میں یعنی ۶۳۵ھ میں وقوع پذیر ہوا اور پورے عراق میں مشہور ہو گیا۔ اسماعیل بن حسن ہرقلی کا واقعہ جناب سید ابن طاوس ؒ کے زمانہ ریاست میں حلہ میں واقع ہوا۔

امام زمانہ میں انبیاء کی نشانیاں

دنیائے اسلام کے عظیم محدث اور فقیہ حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور عالم کتاب "اکمال الدین و اتمام النعمہ" میں صحیح السند روایت ذکر کرتے ہوئے، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے قائم یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر

انبیاء کرام علیہم السلام کی نشانیاں پائی جاتی ہیں'

(امام زین العابدین علیہ السلام نے تمام انبیاء کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے تفصیلات بیان فرمائیں لہٰذا ہم بھی اس روایت کو ذکر کرکے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں جو پاکیزہ نشانیاں پائی جاتی ہیں انہیں اس شعر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جو کہ اپنی نوعیت میں نہایت عمدہ اور لطیف ہے)

حسن یوسف علیہ السلام ' دم عیسیٰ علیہ السلام ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

طولانی زندگی میں آدم و نوح کے ساتھ شباہت

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی جو نشانی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں پائی جاتی ہے وہ "طول عمر" ہے کیونکہ یہ دونوں بزرگ نبی طولانی زندگی رکھتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے تمام انبیاء میں سے شیخ الانبیاء کا لقب پایا جس کا معنی ہے بوڑھے ترین نبی' حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام عمر میں تمام انبیاء سے

بڑے تھے یعنی جتنی عمر آپ علیہ السلام نے پائی کسی اور نبی نے نہیں پائی قرآن مجید کے صریح اور واضح بیان کی روشنی میں معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ طوفان سے ۹۵۰ سال پہلے تک تھا جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے: **فلبث فيهم الف سنة الاخمسين عاما فاخذهم الطوفان**...... (سورہ عنکبوت آیہ: ۱۴)

یعنی وہ لوگوں میں ایک ہزار سال سے پچاس سال کم (۹۵۰ برس) رہے پھر طوفان آیا .... یہ تو ہے قرآن مجید کی تصریح' لیکن نوح علیہ السلام کی عمر کے متعلق دو قول ہیں کہ ایک یہ کہ آپ علیہ السلام ڈیڑھ ہزار سال زندہ رہے اور دوسرا یہ کہ آپ کی عمر دو ہزار سال تھی۔

دنیا دو دروازوں والا گھر ہے

ایک روایت میں ہے کہ جب عزرائیل نے چاہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی روح کو قبض کرے تو اس نے حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا! اے شیخ الانبیاء اے وہ بزرگوار کہ جنہوں نے تمام انبیاء سے زیادہ عمر پائی آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے دنیا کو دو دروازوں والا گھر پایا کہ ایک دروازے سے اس گھر میں داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے باہر آ رہا ہوں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے حالات زندگی میں لکھا ہے ک آپ کا گھر جھونپڑی کی طرح سے تھا اور جب بھی آپ اس میں سیدھے کھڑے ہوتے تو آپ کا سر اس سے باہر جا نکلتا یعنی ان کے قد سے بھی چھوٹا تھا۔

اصحاب کہف اور طول عمر امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ارشاد گرامی سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی طویل عمر میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شباہت رکھتے ہیں اور گویا یہ ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

وہ ذات ذوالجلال جو اس امر پر قادر ہے کہ دو ہزار سال تک حضرت نوح کو زندگی عطا کر کے اسے اس بات پر بھی پوری پوری قدرت حاصل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو جس قدر چاہے عمر عطا فرمائے۔

اصحاب کہف کے متعلق قرآن مجید میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہ لوگ تین سو نو (۳۰۹) سال تک اس غار میں رہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

فلبثوا فی کھفھم ثلث ماۃ سنین و ازدادو تسعا (سورہ کہف آیہ: ۲۵)

اصحاب کہف کے واقعے سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اس طویل عرصے میں ایک ہی لباس پہنے رکھا۔ تین سو سال تک لگاتار سوتے رہے اور پھر بیدار ہوئے' پھر دوبارہ سو گئے یہاں تک کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا اور آپ علیہ السلام اس غار کے اندر تشریف لے گئے اور انہیں سلام کرنے کے بعد ان کی احوال پرسی کی' انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر تیسری بار سو گئے اور اب وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پرنور کے مبارک زمانے تک سوئے رہیں گے پھر بیدار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں میں شامل ہوں گے۔ اصحاب کہف کے طویل ترین عرصے میں سوتے رہنے سے اس حقیقت کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ جو ذات کروگار اتنی طاقت و قدرت رکھتی ہے تو اس کی بابت یہ امر کیونکر تعجب آور ہو سکتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ایک طویل اور نامعلوم مدت تک پردہ غیبت میں پوشیدہ رکھے۔

حضرت عزیر علیہ السلام اور ان کے گدھے کا واقعہ

اصحاب کہف کے واقعے سے زیادہ دلچسپ حضرت عزیر اور ان کے گدھے اور انگور کا واقعہ ہے' جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ

خداوند عالم نے ایک سو سال تک انگور کے خوشے کو تروتازہ رکھا' اور اس عرصے میں حضرت عزیر علیہ السلام کے بدن مبارک کو اس میں محفوظ رکھا۔ البتہ اس عرصے میں ان کا گدھا اپنے طبعی تقاضوں کے مطابق مرگیا اور اس کا جسم بھی بوسیدہ ہوگیا۔ اس واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ذات کردگار جو انگور کے خوشے کو اتنی طویل و مدت تک تروتازہ رکھ سکتی ہے' تو اس کے لیے حضرت امام مہدیؑ کو ایک طویل عرصے تک زندگی عطا کرنا کیونکر امکان پذیر نہیں؟

عالم جلیل القدر حضرت علامہ آقائے سید محسن عاملیؒ (جن کا شمار اکابر علماء میں ہوتا ہے) نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں ایک کتاب تحریر فرمائی ہے' جس کا نام "البیان فی برہان صاحب الزمان" ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی زندگی کے سلسلے میں چند ایک شواہد ذکر فرمائے ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے کہ فراعنہ مصر کے اجسام کو ہزاروں سال بعد دیکھا گیا تو وہ اپنی صحیح و سالم حالت میں تھے۔ اور میں نے ایک واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے' کہ ایک جسم کو باہر نکالا گیا' جو کہ ایک صندوقچے میں بند تھا۔ اس میں وہ دسترخوان بھی موجود تھا' جس میں غذا اور میوہ جات رکھتے ہوئے تھے اور وہ (مرنے والا) موت

کے وقت دستر خوان پر کھانے پینے میں مصروف تھا' یہ بدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے بہت پہلے کا تھا' جسے یقینی طور پر دو ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔

انسان کا علم و فضل' خدا کا عطیہ ہے

علامہ محسن عاملیؒ نے فراعنہ مصر کے اجسام کے بارے میں اپنے مشاہدے کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ایک عام انسان جڑی بوٹیوں یا کیمیائی مواد کے ذریعے انسانی بدن اور پھلوں کو کئی ہزار سال تک تروتازہ اور محفوظ رکھ سکتا ہے' تو پھر وہ قادر مطلق ذات (جو پوری کائنات کا پروردگار ہے اور سب کچھ اسی کا خلق کیا ہوا ہے) کیا اس بات پر قادر نہیں کہ کسی کو ایک طویل مدت کے لیے زندہ رکھے اور صدیوں تک اس کی جوانی یا طاقت کو محفوظ رکھے؟!! جبکہ یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ انسان اپنے علم و دانش میں جس قدر بھی ترقی کرے' وہ درحقیقت خدا کا عطیہ ہوتا ہے۔ اور ہر بشر کی صلاحیتیں خالق کائنات اور قادر مطلق کے فیض و عنایت ہی کا نتیجہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اس امر میں شک و شبہ کا شکار ہوتے ہیں' وہ معنوی اقدار سے ناآشنا اور مادی کثافتوں میں غرق ہیں۔ اس لیے وہ

اس طرح کی واضح و آشکار حقیقتوں کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔ اور ان کی مثال چمگادڑ جیسی ہے جو سورج کی روشنی کے سامنے آنکھ نہیں کھول سکتا۔ یہ لوگ بھی نور حقیقت کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ جس کے سبب عداوتوں اور دشمنیوں پر اتر آتے ہیں۔ لہٰذا درحقیقت اگر کوئی نقص یا کمزوری ہے تو دیکھنے والے میں ہے نہ کہ اصل حق و حقیقت میں'

کیا یہ سب شواہد کافی نہیں؟

یہ سب روایات و احادیث جو کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام سے منقول ہیں' جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک اور غیبت صغریٰ و کبریٰ کے بارے میں اہم مطالب ذکر کئے گئے ہیں' اور ان کے علاوہ متعدد نیک و صالح اور بزرگ شخصیتوں کے بیانات کہ انہیں امام علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ کیا یہ حقیقت امر کے ثبوت کے لیے کافی نہیں ہیں؟!! اور یہ تمام لوگ کہ جنہوں نے امام علیہ السلام کے وسیلے سے اپنی مشکلات و آلام سے نجات پائی' اس بات کے لیے کافی نہیں کہ آپ علیہ السلام کے طفیل خداوند عالم دردمندوں اور مضطر و مجبور لوگوں کی حاجت روائی فرماتا ہے!؟

(۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امر ولادت میں حضرت ابراہیمؑ سے شباہت

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں انبیاء کی نشانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے، جن امور کی طرف اشارہ فرمایا، ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے طول عمر کے ساتھ شباہت کا بیان ہو چکا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہم یادگار جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کا امر ولادت عام لوگوں سے مخفی و پوشیدہ رکھا گیا اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے بارے میں بھی تمام

حالات مخفی و پوشیدہ رکھے گئے، اور آنحضرتؑ خود بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے خاص اصحاب اور نیک و صالح افراد کے سوا کسی کو حضرت مہدی علیہ السلام کی زیارت نہیں کروائی۔

وہ بچہ جس نے نمرود کا تختہ الٹ دیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں ذکر کیا گیا ہے کہ حاکم وقت کو اس بات کی پیشگوئی کی گئی کہ ایک بچہ متولد ہوگا اور تیری سلطنت کو زیرو زبر کر دے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے حکم دے دیا کہ جن دنوں کے بارے میں نجومیوں نے کہا ہے کہ ان ایام میں اس بچہ کا نطفہ انعقاد پذیر ہوگا، ان دونوں میں کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کرے، لیکن وہ رات آگئی جب اسے یہ اطلاع دی گئی کہ اس بچے کا نطفہ انعقاد پذیر ہو چکا ہے، لہٰذا اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اب جو لڑکا پیدا ہوگا، اسے قتل کر دیا جائے گا، چنانچہ اس نے اس مقصد کے لیے اپنے جاسوس مقرر کر دیئے، اور انہیں حکم دیا کہ جب بھی کوئی لڑکا پیدا ہو، اسے فوراً قتل کر دیا جائے، اسی طرح اس نے درباریوں کو بھی حکم دیا کہ جس گھر میں لڑکا متولد ہو اس کی اطلاع فوراً دیں۔

ابراہیمؑ بت شکن کی ولادت

خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان کی والدہ گرامی کے شکم مبارک میں حفاظت فرمائی' اور جب وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو ایک دایا بھی آگئی' تاکہ بچے کی ولادت کے مراحل میں امداد کرے' بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہو گئے' جوں ہی بچہ متولد ہوا' آپؑ گرامی خوفزدہ ہو گئیں؟ دایا نے پوچھا کہ آپ اس قدر خوفزدہ کیوں ہو گئی ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ گرامی نے رو کر جواب دیا کہ میں نے نو (۹) مہینے تک اس بچے کو شکم میں رکھا' اور اس کی بابت ہر طرح کی تکلیف اٹھائی' لیکن اب اس لڑکے کو قتل کر دیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ گرامی کی حالت دیکھ کر دایہ کو رحم آگیا' اور خداوند عالم نے اس کے دل کو اس طرح نرم کر دیا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ گرامی سے وعدہ کیا کہ لڑکے کے پیدا ہونے کی اطلاع نہیں دے گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی تارخ نے آپ علیہ السلام کی والدہ گرامی سے کہا کہ اگرچہ دایا نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ لڑکے کی پیدائش کے بارے میں کسی کو نہ بتائے گی' لیکن پھر بھی اس بچے کا ہمارے گھر میں ہونا خطرے سے خالی نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کی غار میں تنہائی

تارخ کی بات سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ گرامی نے کہا کہ میں اسے ایک غار میں لے جاتی ہوں' اور وہاں اسے چھوڑ دیتی ہوں۔ اس کی حفاظت خود خداوند عالم فرمائے گا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے آپ کو اٹھایا اور پہاڑ کے دامن میں لے آئیں۔ وہاں ایک غار میں چھوڑ کر واپس آگئیں' چند روز گزرے تھے کہ ماں کا دل تو اداس ہوا' اور وہ اپنے فرزند کو دیکھنے کے لیے وہاں تشریف لائیں' تاکہ اپنے لخت جگر کی خیریت معلوم کریں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی انگلی منہ میں رکھی ہوئی ہے' اور اس سے دودھ پی رہے ہیں۔ درحقیقت یہ قدرت الٰہی کا ایک نمونہ تھا کہ وہ ذات کردگار جو ماں کے سینے سے دودھ پیدا کر کے بچے کی زندگی کو لطف سے بہرہ ور فرماتا ہے۔ اسے یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ انگلی سے دودھ پیدا کرے۔ اور جب دودھ کے تمام اسباب منقطع ہو جائیں تو ہاتھ کی انگلی میں یہ صلاحیت بھر دے کہ بچہ اس سے دودھ حاصل کر سکے۔

بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ گرامی نے آپ کو اٹھایا اور آغوش میں لے کر دودھ پلایا۔ پھر نہایت غمگین حالت میں بچے کو وہاں چھوڑا اور اس کے ارد گرد پتھر رکھ کر واپس چلی گئیں۔

طاغوتی حکومت کو سرنگوں کردے گا

بہرحال حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو نشانی پائی جاتی ہے' وہ یہ کہ آپ علیہ السلام کی ولادت کا راز بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مانند مخفی و پوشیدہ تھا۔ کیونکہ خلیفہ عباسی نے بھرپور کوشش کی کہ امام مہدی علیہ السلام کو ڈھونڈ کر انہیں قتل کر دے۔ اور اس مقصد کے لیے اس نے کئی ایک جاسوس بھی مقرر کئے تاکہ امامؑ کے متعلق اطلاع ملتے ہی انہیں ختم کر دے۔ اور یہ سب اس لیے بھی تھا کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی طرف سے روایات و احادیث متواترہ وارد ہو چکی تھیں' کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور زمانے کے طاغوتوں کو نیست و نابود کر کے حق و عدالت کی حکومت قائم کریں گے۔ اسی لیے ہر طاغوت آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ نبرد آزما ہے' اور ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ آنجناب علیہ السلام ظہور پذیر نہ ہونے پائیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلے میں کوششیں کی گئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غائب ہو جانے کی یادگار

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں حضرت موسیٰ کلیم

اللہ علیہ السلام کی ایک نشانی یہ پائی جاتی ہے' کہ جس طرح حضرت موسی علیہ السلام اپنی قوم سے کئی مرتبہ غائب ہو گئے' اسی طرح امام مہدی علیہ السلام بھی اپنے زمانے کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہوئے۔

ایک مرتبہ حضرت موسی علیہ السلام اپنی قوم سے ۶۸ سال تک غائب رہے' اور اس عرصے میں بنی اسرائیل کو آپ علیہ السلام کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت موسے علیہ السلام کا نام لیتے ہوئے بھی گبھراتے تھے۔ کبھی صحرا و بیابان میں اکٹھے ہو کر ان کے بارے میں گفتگو کرتے تھے اور ان کے عالم دین انہیں حضرت موسی علیہ السلام کے اوصاف بتاتے' اور انہیں خوشخبری سناتے تھے' کہ خداوند عالم ان کی نجات کے لیے ان اوصاف کے حامل پیغمبرؑ کو بھیجے گا۔

جب پہلی مرتبہ ۶۸ سال کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام دوبارہ اپنی قوم میں ظاہر ہوئے' تو ان دنوں میں قبطی کے قتل کا واقعہ رونما ہوا۔ اور حضرت موسی علیہ السلام کو خبر دی گئی کہ فرعون کے سپاہی اس سلسلے میں آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے درپے ہیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ یہاں سے چلے جائیں

(قَالَ يَا مُوْسٰی اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاْخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ----(سورہ قصص آیہ 20)

لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام دوبارہ غائب ہو گئے اور مدین چلے گئے' دس سال تک وہاں رہے' اور بنی اسرائیل کی نظروں سے غائب رہے۔

شیخ صدوقؒ کو حضرت مہدی علیہ السلام کا فرمان

شیخ صدوقؒ کتاب "اکمال الدین واتمام النعمہ" میں تحریر فرماتے ہیں' کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد الحرام میں مشرف بزیارت ہوا ہوں' اور احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ طواف کے دوران میری نظر حضرت مہدی علیہ السلام کے نورانی چہرہ اقدس پر پڑی ' امام نے مجھے ارشاد فرمایا کہ: اے شیخ! آپ میرے اور میری غیبت کے بارے میں کیوں ایسی کتاب نہیں لکھتے' جس سے لوگوں کے ایمان کو نور حقیقت اور دلوں کو تقویت پہنچے!؟ میں نے عرض کی: مولاؑ میں نے آپ کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ اپ نے میرے بارے میں بہت کچھ تحریر کیا ہے' لیکن ایک ایسی کتاب لکھیں' جس میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کی غیبتوں کا ذکر بھی ہو' تاکہ لوگ اس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ میری غیبت کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے' بلکہ یہ امر ہادیان برحق کے لیے پیش آتا رہتا ہے۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عالم جلیل القدر شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب "اکمال الدین واتمام النعمہ" تحریر کی، اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء کی غیبتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور اس امر کو بیان کیا ہے کہ ہر نبی ایک عرصے تک اپنی قوم سے غائب رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لوگوں کا اختلاف رائے

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک نشانی پائی جاتی ہے اور وہ دونوں بزرگواروں کے پیدا ہونے میں اہل نظر کی آراء مختلف ہیں، یعنی جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں لوگوں نے اختلاف رائے کیا اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کی آراء مختلف ہو گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بعض حضرات نے کہا کہ انہیں پھانسی دی گئی اور بعض نے کہا کہ انہیں پھانسی نہیں دی گئی، بلکہ ان کے ہم شکل کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ یاد رہے کہ قرآنی تصریحات سے دوسرے نظریئے کی تصدیق ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورۂ نساء آیہ ۶۵ اور ۱۵۷ میں ارشاد الٰہی ہے:

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ

لفی شک منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینًا بل رفعه اللّٰه الیه وکان الله عزیزًا حکیماً

اس آیہ شریفہ میں خداوند عالم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کئے جانے یا پھانسی پر لٹکائے جانے کی صراحت کے ساتھ نفی کی ہے اور اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ انہیں نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی پھانسی دی گئی بلکہ لوگوں کے لیے ان کی شبیہ بنا دی گئی'......

اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی کچھ لوگ منکر اور کافر ہو گئے اور کچھ لوگ اپنے ایمان پر قائم رہے' بعض لوگوں نے کہا کہ اگر مہدی علیہ السلام اب تک زندہ ہوتے اور غائب ہوتے تو یقینا ختم ہو چکے ہوتے' کیونکہ اتنا طویل عرصہ کیونکر زندہ رہ سکتے تھے؟!! لیکن بعض لوگوں نے کہا کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار کے حضور میں موجود ہیں اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔

تلوار لے کر میدان میں آنا اور پرچم توحید کی سربلندی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس نشانی پائی جاتی ہے۔ کہ پیغمبر اکرمؐ نے قدرت الٰہی کے ساتھ قیام کیا اور میدان عمل میں آکر جزیرہ نما عرب کو شرک کی لعنت سے پاک کر دیا۔ کعبہ میں رکھے ہوئے تین سو ساٹھ (۳۶۰)

بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود ساختہ خداؤں کا قلع قمع کر کے (لا الہ الا اللہ) کی کفر شکن آواز پوری دنیا میں پھیلا دی۔

اسی طرح جب حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور پذیر ہوں گے تو تدریجاً زمین کو شرک سے پاک کر دیں گے اور ہر شرک آمیز آواز کو دبا کر رکھ دیں گے۔

اور آپ علیہ السلام ہی کے ذریعے خدا کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور یہ تمام ادیان عالم پر غالب آکر رہے گا۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنَ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ"

یعنی وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے۔

(سورہ توبہ آیہ: ۳۳)

(سورہ فتح آیہ: ۲۸)

حضرت یوسف علیہ السلام کی نشانی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود اقدس میں جناب یوسف علیہ السلام کی اہم نشانی یہ پائی جاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام ایک طویل

عرصہ تک لوگوں میں رہے اور لوگ انہیں دیکھتے بھی تھے مگر انہیں پہچانتے نہیں تھے۔ یہاں تک کہ ان کے بھائی بھی ان کے ساتھ ایک عرصہ تک رہنے کے باوجود ان کی پہچان نہ کر سکے۔ جبکہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر گفتگو کرتے اور ان کے بھائی بھی ان سے ہمکلام ہوتے تھے' لیکن کسی نے انہیں نہیں پہچانا:

کنعان' فلسطین کا ایک حصہ ہے اور ان دنوں میں کنعان سے مصر تک پیدل ۱۸ دن کا راستہ تھا اور اگر تیزی کے ساتھ چل کر آتے تو ۹ دنوں میں اس فاصلے کو طے کیا جاسکتا تھا۔ اتنے تھوڑے فاصلے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام ۲۸ سال تک مصر میں رہے' جبکہ آپ علیہ السلام کے والد گرامی اور دوسرے بھائی کنعان میں رہتے تھے۔ مصر کے لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی پہچان نہ کر سکے بلکہ وہ لوگ یہ سمجھتے رہے کہ عزیز مصر کا فرزند ہے۔

اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کئی مرتبہ مصر آئے اور حضرت یوسف سے ملاقات کی لیکن پہچان نہیں سکے' حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ قرآن مجید کے سورہ یوسف میں موجود ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی پہچان خود کروائی

آپ نے سنا ہو گا کہ ایک مرتبہ مصر میں شدید بارش ہوئی' جو کہ سات سال تک جاری رہی' جس کے نتیجے میں گندم کے انبار لگ گئے' حضرت یوسف علیہ السلام نے حکم دیا کہ گندم کو سٹاک کر لیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب سات سال بارش شدید ہو چکی تو پھر دوسرے سات برس میں شدید قحط پڑ گیا' اور اس قحط سالی کے زمانے میں جو لوگ اشیاء خوردنی بالخصوص گندم کے محتاج ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے' ان میں آپ علیہ السلام کے بھائی بھی تھے' انہوں نے پہلی بار حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی "بن یامین" کو ساتھ نہ لایا' لیکن جب حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ انہیں بھی ساتھ لے آؤ' وہ انہیں لے آئے۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ "بن یامین" سمیت کسی بھائی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچانا' بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام نے خود ہی اپنے حقیقی بھائی "بن یامین" کو اپنا تعارف کروایا۔ اور پھر جب بعض واقعات رونما ہوئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے دوسرے بھائیوں سے اپنا تعارف کروایا اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے اپنی جاہلیت کے دور میں یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ جب آپ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو آپ کے بھائیوں نے آپ علیہ السلام کو پہچان

لیا کہ یہی یوسف علیہ السلام ہیں "قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ---"

(سورہ یوسف آیہ: ۸۹)

مومنین حضرت مہدی علیہ السلام پر یقین رکھتے ہیں۔

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ان کے والد بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کو علم تھا کہ وہ زندہ جاوید ہیں۔ لیکن کوئی اس بات پر یقین نہیں کرتا تھا اس لیے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف علیہ السلام کو تلاش کرو، اور اس سلسلے میں رحمت و عنایت خداوندی سے ناامیدی و مایوسی کا شکار نہ ہو، "قَالَ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (سورہ یوسف آیہ: ۸۸)

حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں مومنین کی حالت بھی یہی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے وجود مبارک پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اور ان کی مثال اس طرح سے ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب خداوند کریم کسی کے بارے میں یہ ارادہ کرے کہ اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھے، تو یہ امر اس کے لیے کوئی مشکل نہیں، بلکہ اس کے کئی ایک شواہد بھی موجود ہیں کہ خداوند کریم نے کئی ایک ہستیوں کو لوگوں کی نظروں سے غائب کر دیا۔

کافروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا

قرآن مجید میں خداوند عالم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک رات ابوجہل اوور اس کے ساتھیوں نے فیصلہ کر لیا کہ مسجد الحرام می جا کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیں۔ چنانچہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھ سکے، ہر طرف نظر کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تلاوت قرآن مجید میں مصروف تھے۔

اسی طرح سورۂ تبت کے نزول کے بعد کہ جس میں ابولہب اور اس کی بیوی کی مذمت کی گئی ہے۔ اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ ابولہب کی بیوی جسے "حَمَّالَةَ الْحَطَبْ" کہا گیا ہے۔ ایک نہایت شریر عورت تھی ایک دن کسی بہانے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر گئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کمرے میں موجود تھے اور وہ بھی کمرے کے اندر داخل ہوئی لیکن اس کے باوجود وہ رسول خدا ﷺ کو نہ دیکھ سکی اور خداوند عالم نے آنحضرت ﷺ کو اس کی نظروں سے پنہاں کر دیا۔

وہابیوں نے تفسیر کبیر کے مولف سید بزرگوار کو نہ دیکھا

بعض تواریخ میں مذکور ہے کہ جس سال وہابیوں کے ایک گروہ نے حملہ کر کے کربلاء میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر دیا۔ اس زمانے میں تفسیر کبیر کے مولف سید بزرگوار اعراق کے بزرگ عالم دین اور مرجع تقلید تھے' وہابیوں نے پروگروام بنایا کہ سید بزرگوار کو قتل کر دیں اور ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں' ایسے خطرناک حالات میں سید بزرگوار نے اپنے اہل و عیال کو گھر سے کسی دوسری جگہ پر بھیج دیا' اور خود بھی چاہتے تھے کہ وہاں سے چلے جائیں' لیکن انہوں نے دیکھا کہ گھر میں ایک شیر خوار بچہ رہ گیا ہے' لہٰذا وہ اس بچے کو اٹھانے کے لیے آگے بڑھے تو کیا دیکھا کہ اسی اثناء میں وہابی ان کے گھر میں گھس آئے ہیں' سید بزرگوار نے اس بچے کو اٹھایا اور اس کمرے میں چلے گئے' جہاں لکڑیاں وغیرہ جمع کی ہوئی تھیں' حملہ آوروں نے گھر کی مکمل تلاشی لی اور سید کو ڈھونڈنے کے لیے ہر کمرے میں گئے۔ یہاں تک کہ کئی بار لکڑیوں کے اس اسٹور میں بھی گئے جہاں سید

مخفی تھے۔ لیکن سید اور اس شیر خوار بچے کو نہ دیکھ سکے' اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جب تک وہ لوگ گھر کے اندر موجود رہے اس شیر خوار نے آواز تک نہ نکالی۔

جب تک امامؑ خود نہ چاہیں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا

بہر حال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اگرچہ حضرت مہدیؑ کو دیکھتے ہیں' لیکن انہیں پہچان نہیں سکتے۔ جس طرح کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو لوگ نہ پہچان سکتے تھے اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی نہیں پہچان سکتے اور یہ نشانی اور یادگار حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت امام مہدی علیہ السلام میں موجود ہے۔

ایک سو سے زیادہ ایسے خوش نصیب افراد کے بارے میں مختلف کتب میں مذکور ہے جو ملاقات سے مشرف ہوئے' لیکن آنحضرت علیہ السلام کو نہ پہچان سکے' اور جب بعد میں متوجہ ہوئے تو سمجھ گئے کہ وہ بزرگوار حضرت امام زمانہ علیہ السلام تھے۔

تمام واقعات سے واضح و آشکار حاجی نوری نے کتاب النجم الثاقب میں لکھا ہے کہ حاجی علی بغدادی کا واقعہ ہماری کتاب کی جان ہے اور اگر اس واقعہ کے سوا کوئی اور واقعہ اس کتاب میں ذِکر نہ کیا جاتا تب بھی

اس واقعے کی نوعیت اور کیفیت اس کے صحیح ہونے کی قوی دلیل تھی'

الحاج شیخ عباس قمی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس واقعے کو کتاب مفاتیح الجنان میں ذکر فرمایا ہے۔

حاجی علی بغدادی نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت کی اور ایک عرصہ تک آنجناب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر رہا' لیکن چونکہ امام علیہ السلام نے خود ہی یہ نہ چاہا کہ وہ آپ کو پہچانے' لہٰذا وہ آپ کو نہ پہچان سکا۔ بہر حال اس واقعے کی صحت پر کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔

(۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمانہ غیبت میں جھوٹے دعویدار

ایک روایت میں ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پذیر ہونے سے قبل ساٹھ آدمی نبوت کا جھوٹا دعوی کریں گے' اور ایک سو افراد امامت اور مہدویت کا دعوی کریں گے' اور بارہ آدمی امام مہدی علیہ السلام کے نائب خاص ہونے کے دعویدار ہونگے' لہٰذا عوام الناس کو جھوٹے دعویداروں کے دھوکہ و فریب سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا اسم گرامی' شخصی خصوصیات و اوصاف اور شکل و صورت کے علاوہ آپ علیہ السلام کے ظہور پُر نور کی پاکیزہ علامتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے' اور تمام اہل ایمان حضرات کے لیے ضروری ہے کہ ان سب احوال و علامات سے آگاہی حاصل کریں۔ اس لیے ہم نے حتمی و یقینی علامات کو مختصر طور پر بیان کر دیا ہے۔

غیر حتمی علامات بہت زیادہ ہیں

حتمی و یقینی علامات کے علاوہ کچھ غیر حتمی یعنی امکانی علامات بھی

میں مذموم و قبیح نہیں سمجھے جائیں گے' اور لوگ انہیں گناہ و برائی ہی نہیں سمجھیں گے بلکہ ان کے ارتکاب سے روکنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ شراب کی خرید و فروخت عام ہو جائے گی' اور لوگ کھلم کھلا شراب خوری میں سرگرم ہونگے' اور شراب نوشی اس طرح عام ہو جائے گی کہ لوگ اسے کوئی برا عمل ہی نہ سمجھیں گے۔

دوسری چیز یہ کہ سود خواری عام ہو جائے گی' حالانکہ یہ عمل خدا و رسول خدا ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے کے برابر ہے "فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔ (البقرہ ۲۷۹) لیکن لوگ اسے کھلم کھلا انجام دیں گے۔ یہاں تک کہ اس زمانے میں سود خواری کے لیے باقاعدہ طور پر بنک قائم کیے جائیں گے اور جیسا کہ اب بھی بنکوں کا نظام اسی پر چل رہا ہے۔

ایک اور عمل جو آخرالزمان میں عام ہوگا وہ غنا ہے' یعنی گانا بجانا اور موسیقی' یہ گناہ موجودہ دور میں ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے اس قدر عام ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اسے برا عمل ہی تصور نہیں کرتا۔

زنا اور لواط کے عام ہونے کے بارے میں ایک روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ لوگ اس طرح ان قبیح اعمال کا ارتکاب کریں گے

ہیں جن کے بارے میں روایات میں صراحت کے ساتھ بیان نہیں ہوا ہے۔ یعنی روایات میں ان کے مسلم و یقینی ہونے کی تصدیق وارد نہیں ہوئی ہے۔ البتہ بزرگ علماء نے ان علامات کو ذکر کیا ہے۔ مثلاً شیخ مفید رحمتہ اللہ علیہ نے "کتاب الارشاد" میں' اور علامہ طبرسیؒ نے "کتاب اعلام الوری" میں اور دیگر اکابرین نے اپنی اپنی کتب میں ان علامات کو ذکر فرمایا ہے۔ بعض نشانیاں ایسی ہیں جو بطور اجمال ذکر کی گئی ہیں اور انہیں ظہور امام علیہ السلام کے مقارن ذکر نہیں کیا گیا' جبکہ ان میں سے کئی ایک وقوع پذیر ہو چکی ہیں۔ جیسے بنی عباس کی حکومت کا خاتمہ' کوفے کا ویران ہونا' بصرہ میں فتنہ و فساد کا پھیلنا اور دجلہ میں طوفان'

اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ جو شخص آنحضرت علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرے وہ جھوٹا بلکہ ملعون ہے جیسا کہ ارشاد ہوا۔

كذب الوقاتون'

بہر حال وہ علامات جو روایات میں ذکر کی گئی ہیں اور جن کا تعلق آخر الزمان سے ہے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں=

سود اور شراب خوری کا دور دورہ

روایات میں کئی ایک گناہ ایسے ذکر کئے گئے ہیں جو آخر الزمان

جیسے کتے اور کتیاں ایک دوسرے کے ساتھ کرتی ہیں، گویا اس عظیم گناہ کو گناہ و برائی ہی نہ سمجھا جائے گا۔ اور جانوروں کی طرح اس کا ارتکاب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ صورتحال یہ ہو جائے گی کہ حلال و حرام کا تصور ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔

تیسری عالمی جنگ کی تباہیاں

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور سے قبل کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ پوری دنیا میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے گا۔ چنانچہ بعض روایات میں اس حالت کو "موت احمر" یعنی سرخ موت کا نام دیا گیا ہے۔ اس وقت ہر طرف جنگ و جدال اور نزاع و قتال کا دور دورہ ہو گا۔ قتل عام کا یہ عالم ہو گا کہ کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہ رہے گا، اور پھر اس کے بعد "طاعون" کا مرض پھیل جائے گا، جس سے دنیا کی دو تہائی آبادی نابود ہو کر رہ جائے گی، یعنی اگر اس وقت پوری دنیا کی آبادی چھ ارب ہو گی تو چار ارب قتل عام کا شکار ہو کر ختم ہو جائیں گے اور دو ارب باقی رہ جائیں گے۔ اسے بعض روایات میں "ذہاب ثلثین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ممکن ہے کہ یہ حالات موجود دور میں ایجاد شدہ مہلک ہتھیاروں اور ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ کے سبب تیسری عالمی جنگ کی

صورت اختیار کرلیں، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر تباہیاں ہوں اور دنیا کی کل آبادی کا دو تہائی حصہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔

عورتوں کی حکمرانی

آخرالزمان ؑ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ معاشرے میں عورتوں کی حکمرانی ہوگی اور وہی حکومت سنبھالیں گئیں اور ان کے فیصلوں اور نظریوں کے ساتھ کاروبار مملکت اور نظام معاشرہ چلایا جائے گا۔

ظاہر ہے کہ جب معاشرے کی یہ حالت ہو کہ عورتیں لوگوں کی تقدیر کا فیصلہ کرنے والی ہوں اور مملکت کے تمام امور ان کے ہاتھوں میں ہوں تو پھر کون سا ایسا مفسدہ اور برائی ہے جس کی روک تھام امکان پذیر ہوسکے!؟ بلکہ حالات کی ابتری یقینی ہو جائے گی اور ایسی خطرناک صورت حال پیدا ہوگی کہ جس کا تصور ی نہیں کیا سکتا۔

عورتوں کی حکمرانی کا ذکر حتمی و یقینی علامات میں بھی کیا گیا ہے۔

امام مہدی ؑ کے نمائندے کو قتل کر دیا جائے گا

حتمی و یقینی علامات میں سے ایک یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پُر نور سے پندرہ روز قبل مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے قریب "رکن و مقام" کے درمیان ایک نیک و صالح سید کو قتل کر

دیا جائے گا۔

اس سلسلے میں روایت ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام ایک عابد و زاہد اور نیک و صالح سید بزرگوار کو حکم دیں گے کہ امام علیہ السلام کی طرف سے لوگوں اکٹھا کریں اور انہیں حق کو قبول کرنے کی دعوت دیں۔ وہ سید بزرگوار امام کے نمائندے کی حیثیت میں یہ کام انجام دیں گے اور جب اہل مکہ متوجہ ہوں گے تو انہیں خانہ کعبہ کے نزدیک "رکن و مقام" کے درمیان قتل کرڈالیں گے۔

ندا ہائے آسمانی

ظہور امام کی نشانیوں میں سے چند آسمانی نداؤں کا سنائی دینا بھی مذکور ہے اور بلکہ روایات میں انہیں حتمی و یقینی علامات میں سے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کی کیفیت کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے=

پہلی بات یہ کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جو ان آوازوں کو نہ سنے، دوسری بات یہ کہ یہ آوازیں لوگوں کو خوفزدہ کر دیں گی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سویا ہوا ہو گا تو بیدار ہو جائے گا، اور اگر بیٹھا ہوا ہو گا تو وحشت زدہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔

تیسری بات یہ کہ ہر شخص ان آسمانی نداؤں کو اپنی زبان میں سنے گا۔

ندائے آسمانی کی کیفیت

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "الغنیہ" میں اور شیخ صدوقؒ نے اپنی تالیفات میں اس سلسلے میں متعدد روایات ذکر فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ندائے آسمانی کئی مرتبہ سنائی دے گی، ماہ رجب میں تین مرتبہ آسمان سے آواز سنائی دے گی جسے ہر شخص سنے گا۔

پہلی ندا: سب سے پہلی آواز جو آسمان سے سنائی دے گی وہ یہ ہو گی "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْنَ"

"ظالم و ستمگروں لوگوں پر خدا کی لعنت ہے"۔

دوسری ندا: دوسری مرتبہ اسی ماہ رجب میں آسمان سے ندائے گی "ازفت الازفتہ ---- جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہو چکا ہے۔ یعنی حضرت مہدی علیہ السلام نے ظہور فرمایا ہے۔

تیسری ندا: تیسری مرتبہ آسمان سے یہ ندا آئے گی کہ اے لوگو حضرت مہدیؑ آل محمدؐ ظالموں اور ستمگروں کو ختم کرنے کے لیے تشریف لا چکے ہیں۔

انتظار کرنے والے ندائے آسمانی سے لطف اندوز ہوں گے۔

جو شخص صمیم قلب سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور

پر نور کا منتظر ہے وہ ندائے آسمانی سے خوش و خوشحال ہو گا اور اس سے روحانی طور پر لطف اندوز ہو گا۔ لہٰذا جو شخص زیادہ منتظر ہو گا اس کی خوشی و مسرت بھی زیادہ ہو گی اور وہ ندائے آسمانی کو سن کر پھولے نہ سمائے گا۔

بعض روایات میں مذکور ہے کہ پوری دنیا سے نیک صالح ترین افراد جن کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) ہو گی وہ "طی الارض" کے ذریعے نہایت تھوڑے وقت میں معجزانہ طور پر امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ ان کی تعداد کے متعلق معتبر روایات موجود ہیں' سات آدمی شیراز سے اور طالقان سے کثیر تعداد میں آئیں گے' جو بیس افراد ایسے ہوں گے انہیں "گنج طالقان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بہرحال اطراف و اکناف عالم سے متقی و پرہیزگار لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور وہ انہی ندا ہائے آسمانی کو سن کر امام علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ خداوند عالم ظہور امام علیہ السلام کے لیے خصوصی طور پر اہتمام کرے گا تاکہ اہل ایمان ایک طویل مدت کے انتظار کے بعد اپنے دلوں کو نور حقیقت سے منور کریں۔

تعجیل ظہور کے لیے دعا ضروری ہے

(۷) شیعیان و محبان اہل بیت علیہم السلام کے لیے ضروری ہے کہ وہ

زمانہ غیبت میں ظہور امام کی دعائیں مانگیں۔ اور یہ ہرگز نہ کہیں کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی ہو گا لہٰذا جب خداوند عالم مصلحت سمجھے گا امام کو ظاہر فرمائے گا کیونکہ روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم اس بات پر قادر ہے کہ جب بھی چاہے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا حکم دے۔ لیکن ہمارے لیے ضروری ہے کہ خدا سے دعا کریں اور التجا و استدعا کریں کہ خدایا ہمارے امام علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل فرما۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ آرزو بھی رکھیں کہ خداوند عالم ہمیں امام علیہ السلام کے ساتھیوں اور اعوان و انصار میں قرار دے۔ کیونکہ یہی تمنا اور یہی آرزو دل ہی میں رکھنا ہی عبادت ہے۔ اور ظہور امام کا منتظر ہونا بہت بڑی عبادت اور اطاعت الٰہی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہ الفاظ ورد زبان کرنے چاہیں۔

"اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"

پروردگار! ظہور امامؑ میں تعجیل فرما! اور ان کے ظہور میں آسانی فرما! اور ہمیں ان کے اعوان و انصار میں سے قرار دے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت کے صدقے میں ہماری دعا قبول فرما۔

علامہ حسن رضا غدیری کی دوسری تصانیف

۱ نظام سیاسی اسلامی (فارسی)
۲ اسلام کا سیاسی نظام (اردو ترجمہ)
۳ مکتب اہل بیتؑ
۴ تفسیر سورہ فاتحہ
۵ زینبؑ زینبؑ ہے
۶ والدین کے حقوق
۷ صحیفہ پنجتنؑ (اردو-انگریزی)
۸ تحفۃ الابراء
چراغ ادب (۳ حصے)
۱۰ آسان عربی (۶ حصے)
۱۱ کلام امام
۱۲ وفاق اسلامی دینیات کورس
۱۳ جام غدیر (شاعری، منقبت)

۱۴ زنجیر حیات (شاعری، غزل و عرفان)

۱۵ حسینؑ میرا (شاعری، منقبت)

۱۶ تعلیم احکام

۱۷ ذکر حسینؑ

۱۸ الاربعین فی فضائل امیرالمومنینؑ

NAJAFI BOOK LIBRARY
Mirza
Baig Road,
Soldier Bazar
Karachi.
MASOOMEEN WELFARE TRUST (R)

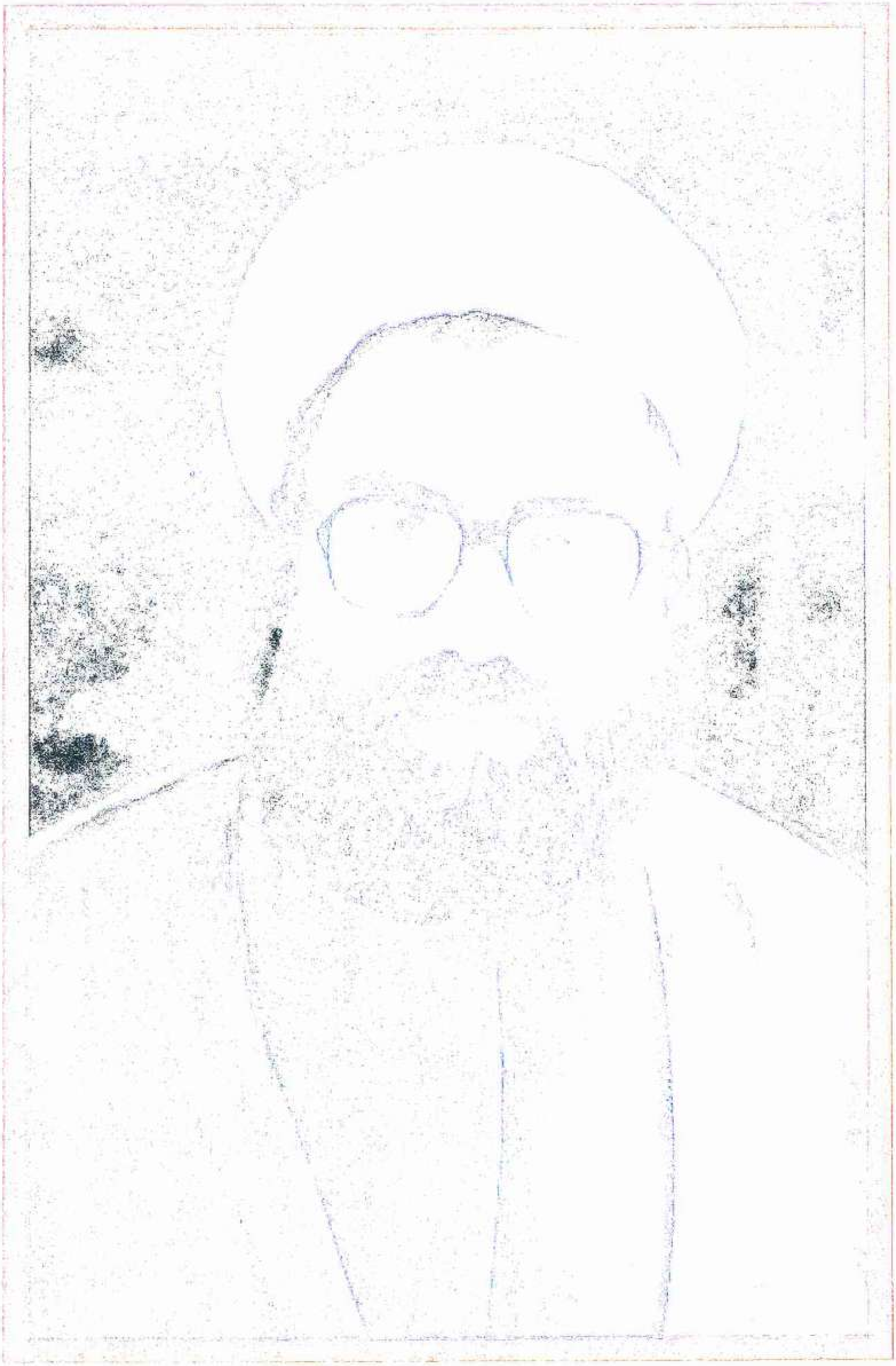

علامہ حسن رضا غدیری

ادارہ منہاج الحسین لاہور